حضرت پیر محمد شاہ درگاہ شریف کتب خانہ

عربی، فارسی، اردو مخطوطات

جلد پنجم ۵

وضاحتی فہرست

فارسی مخطوطات

۱۳۰۱ سے ۱۶۰۰

حضرت پیر محمد شاہ درگاہ شریف ٹرسٹ احمد آباد
پیر محمد شاہ روڈ، پانکور ناکہ، احمد آباد

حضرت پیر محمد شاہ درگاہ شریف کتب خانہ

عربی، فارسی، اردو، مخطوطات

جلد پنجم ۵

وضاحتی فہرست

فارسی مخطوطات

۱۳۰۱ سے ۱۶۰۰

حضرت پیر محمد شاہ درگاہ شریف ٹرسٹ احمد آباد

پیر محمد شاہ روڈ، پانکور ناکہ، احمد آباد

سلسلہ مطبوعات درگاہ شریف ۱۴

مجلسِ ادارت

سن اشاعت	۱۹۹۵ء
طباعت	خطیب کتاب گھر اینڈ پرنٹرس خاص بازار احمد آباد
کتابت	محمد ارشد اعظمی معرفت کلیم بکڈپو تین دروازہ احمد آباد
ناشر	سکریٹری حضرت پیر محمد شاہ درگاہ شریف ٹرسٹ، پانکورناکہ احمد آباد
قیمت	

ملنے کے پتے

موڈرن پبلکشنز ہاؤس دریا گنج نئی دہلی ۲

مکتبہ جامعہ جامعہ نگر نئی دہلی ۲۵

مکتبہ جامعہ پرنس بلڈنگ نزد جے جے ہاسپیٹل بمبئی ۳

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس لال کنواں نئی دہلی ۶

پیشِ لفظ

پروفیسر محی الدین بمبے والا

حسب معمول فہرست سازی کی پیش رفت برابر جاری ہے۔ خوشی اور مسرت کے ساتھ فہرست کی پانچویں جلد ارباب علم وفضل کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اللہ عزوجل کا بڑا احسان وکرم ہے کہ محدود وسائل کے باوجود یہ منصوبہ حسب دلخواہ آگے بڑھانے میں کامیابی ہوئی ہے۔ جلد پنجم میں ۱۳۰۱ سے ۱۶۰۰ تک ۳۰۰ فارسی مخطوطات کی تفصیلات درج ہیں جو مذہب، فقہ، فلسفہ، تصوّف، اوراد ووظائف، تاریخ، اور ادب جیسے اہم موضوعات پر حاوی ہیں۔ مرتبین رفقائے کار نے دقت نظر اور ژرفئہ وقت سے مخطوطات کے بارے میں علمی اور تحقیقی اعتبار سے اہم معلومات درج کی گئی ہیں۔
مخطوطات میں دیئے گئے حواشی اور ترقیموں پر خاص طور پر توجہ دی گئی ہے۔ نیز انکی روشنی میں مخطوطہ کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔

اگرچہ مکرمی ڈاکٹر ضیاء الدین ڈیسائی صاحب نے انگریزی زبان میں اپنے پیشِ لفظ میں بہ تفصیل اِن مشمولات پر اظہار خیال کیا ہے۔ تاہم چند ایک کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہوں گا۔

گجرات کے ممتاز عالم مولانا سلیمان کی "منبع الخیرات" (1505) کا نسخہ کئی اعتبار سے خصوصی طور پر توجہ طلب ہے۔ اس نسخہ کے پہلے دو ۲ اوراق پر اسکے مصنف مولانا سلیمان کے حالات درج ہیں۔ اس کے کاتب مولانا سلیمان کے پرپوتے محمد رضا ہیں محمد رضا نے اسکا عنوان "احوالِ ناظم کتاب منبع الخیرات حضرت جدّی مولوی سلیمان قادری قدس سرّہ" دیا ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ یہ احوال حضرت شاہ وجیہ الدّین علوی قدس سرّہ کے قبیلہ اور مولانا سلیمان کے شاگرد مولانا شاہ کریم محمد کے نوشتہ کے موافق ہیں۔ اس طرح یہ احوال معتبر قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس میں مولانا سلیمان کی اکیس ۲۱ کتابوں کے نام اور انکے موضوعات کی فہرست بھی شامل ہے۔ آخر میں مولانا سلیمان کی تاریخ وفات ۲۸ جمادی الآخر سنہ ۱۰۵۱ھ لکھی ہے۔ اور بیرونِ احمدآباد حضرت موسیٰ سُہاگ کے مزار کے قریب ان کا مدفن بتایا جاتا ہے۔

حضرت پیر محمد شاہؒ کے بارے میں بڑی قیمتی معلومات مخطوطہ (1384) "نور الشیوخ" کے حواشی سے مرتب کی جاسکتی ہیں۔
"نفحات الانس" (1510) اور شرح نفحات الانس" (1515) کے اضافی

اوراق تاریخی اہمیت کے حامل ہیں۔ "نفحات الانس" کے صفحۂ اوّل پر مولانا جامی کا پُراز معلومات خود نوشت خط منقول ہے۔ جبکہ "شرح نفحات الانس" کے صفحۂ اوّل پر خواجہ محمد دھلدار (سورتی) کے حالات اور تصنیفات کا ذکر ملتا ہے۔ جس سے انکا صاحبِ دیوان ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

"گلستان" کے کئی نسخے کتب خانے کی زینت ہیں۔ لیکن گلستان (1582) کا ایک نسخہ خصوصاً قابلِ ذکر ہے۔ جسے کاتب نے گجرات کے مشہور عالم سید جلال مقصود عالم (صدر الصدور) بن سید محمد الشاہی الرضوی کے دستخط شدہ نسخے سے نقل کیا ہے۔ جبکہ ایک ورق پر دربار مُغلیہ کے امیر و مدبر عبداللطیف عباسی کی "خلاصۃ الشعرا" کا وہ ورق منقول ہے جسمیں شیخ سعدی کے حالات درج ہیں۔

پروفیسر محبوب حسین عباسی نے بڑی عرق ریزی سے جلد پنجم پر نظرِ ثانی کی ہے۔ اور متعدد بیش بہا اضافے کئے ہیں۔

اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ ہماری اس کوشش میں جو تسامحات نظر آئیں براہِ کرم انکی نشاندہی کریں۔ جن اندراجات کا شامل ہونا ضروری ہو اور وہ اپنے مقام پر درج نہ ہو پائے ہوں ان سے ہمیں مطلع فرمائیں۔

آخر میں میں درگاہ شریف ٹرسٹ کے صدر محترم ڈاکٹر محمد حبیب کاکی والا درگاہ شریف کے چیرمین جناب محمد شفیع منیار اور لائبریری کمیٹی کے سربراہ جناب مزمل ولی اللہ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ جنکی حوصلہ افزائی اور مثالی تعاون کے ذریعہ فہرست سازی کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔

مجلس ادارت کے اراکین خصوصاً مکرمی ڈاکٹر ضیاءالدین ڈیسائی صاحب کی گرانقدر خدمات کا اعتراف نہ کرنا سخت ناانصافی ہوگی موصوف نے ناسازیٔ طبع کے باوجود ہر وقت اپنی بیش قیمت معلومات سے استفادہ کرنے کا موقع بہم پہنچایا۔ ان حضرات کے علاوہ درگاہ شریف اور لائبریری کا عملہ خاص کر سیکریٹری جناب محمد بھائی ٹوپی والا صاحب کاتب محمد ارشد اعظمی صاحب۔ اور خطیب پرنٹرس وغیرہ کا بہت ہی ممنون ہوں جنھوں نے اس جلد کی کتابت طباعت اور اشاعت میں خندہ پیشانی سے اِعانت کی۔

1301

مکاشفاتِ رضوی

P221 دفتر چہارم، پنجم، ششم

مؤلفہ:۔ محمد رضا

سائز:۔ 21×11½ ۔ 6½×13½ ۔ سطور:۔ 12

اوراق:۔ 294 تالیف:۔ سنہ 1084ھ

خط:۔ نسخ موضوع:۔ تصوف

زبان:۔ فارسی حالت:۔ مجلد ۔

آغاز:۔ آغاز دفتر چہارم ۔ قولہ نور از اں ماہ باشد ۔ وی ص کما قال اللہ تعالیٰ
وہوالذی جعل الشمس ضیاء او القمر نورا

اختتام:۔ حاصل ایں جواب ظاہر است الحمد للہ علیٰ اتمام الکتاب والصلوٰۃ علی رسولہ الداعی
الی مسلک الصواب وعلی الآل والاصحاب وعلی من تبعہم فی الاخلاق والاوصاف
والآداب۔

1302

مکاشفاتِ رضوی

P222 دفتر اول دوم سوم

مؤلفہ:۔ محمد رضا

سائز:۔ 12×20½ ۔ 7×13 سطور:۔ 12

اوراق:۔ 778 تالیف:۔ سنہ 1084ھ

خط:۔ نسخ موضوع:۔ تصوف

زبان:۔ فارسی حالت:۔ مجلد

آغاز:۔ قولہ مدتی ایں مثنوی تاخیر شد ؛ مہلتی بالیست تاخوں شیر شد

اختتام :- در حیثیتی کہ صورت بر معنیٰ غلبہ کردہ باشد نشاید کہ بطور غلبہ ظن معنیٰ صورت پرست حرف زنند۔۔

نوٹ :- اس نسخہ میں پہلے دوسرا دفتر ہے تیسرا دفتر اس کے بعد تحریر کیا گیا ہے۔ اور آخر میں دفتر اول ہے۔

حاشیہ سید حسین خوارزمی۔ احمد بن سلمان۔ میر محمد نعیم۔ ملا سلیمان سید عبدالفتاح اور شیخ محمد وغیرہ سے اقتباسات نقل ہیں۔

مکاشفات رضوی کا ایک نسخہ مجامع میں بھی ہے۔

1303

حواشیٔ مثنوی (مجموعہ)

P223

مؤلف :- مجہول

سائز :- 24½ × 13 - 7½×16½ - سطور :- 21

اوراق :- 333 خط :- نسخ و نستعلیق

مہر و مالک :- سیف اللہ بن مولانا شیخ سعد اللہ

مندرجات :- بکثرت۔ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- قولہ قدس سرہ بشنو از نی چوں حکایت میکند ٭ واز جدائیہا شکایت می کند

اختتام :- ہیں بیا در کشتی باما نشین ٭ ورنہ گردی خوار و رسوا و مہین

نوٹ :- کاتب نے اس مجموعہ میں تین بزرگوں کے حواشی کو جو متفرق و منتشر تھے جمع کیا ہے۔ جہاں ق لکھا ہوا ہے اس سے مراد حواشی مولانا محمد قاسم ہیں۔ کاتب یا مرتب کہتے ہیں کہ یہ حواشی خاص مولانا محمد قاسم کے خط میں ہیں

جہاں ف لکھا ہوا ہے اس سے مراد سید عبدالفتاح عسکری ہیں۔
مرتب کے قول کے مطابق سید عبدالفتاح عسکری مولانا محمد قاسم کے
استاد تھے۔ میر سے مراد میر نور اللہ قدس سرہ ہیں۔
اور ح سے مراد سید حسین ہیں۔

1304

دقائق الحقائق

P224

مؤلفہ:۔	احمد رومی		
سائز:۔	11½×22½	سطور:۔	۱۷
اوراق:۔	229	جدول:۔	6½×15
خط:۔	نستعلیق	موضوع:۔	تصوف
زبان:۔	فارسی	حالت:۔	مجلد

آغاز:۔ الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین والتکلان فی جمیع الامور علی خالق السموٰت والارضین ھٰذا رسالہ۔

اختتام:۔ چوں رسید ایں جا سخن لب در ببست ٭ چوں رسید اینجا قلم بر ھم شکست

نوٹ:۔ شارح احمد رومی اپنے آپکو یکی از بندگان خدا وندگار مولانا جلال الدین رومی کہتے ہیں یہ شرح اسّی ابواب پر مشتمل ہے۔ اور ان میں آیات قرآنی اور احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تفسیر وتاویل بیان کی ہے بعض جگہ تاویل کرتے وقت مولانا رومی کی غزلیات کے اشعار سے استفاد واستمداد کیا ہے اور آخر میں آیت کریمہ و حدیث پاک کے مفہوم کی مناسبت سے اپنا شعر منظوم کیا ہے۔

1305

P225

دقائق الحقائق

احمد رومی

سائز :- 19x23 سطور :- 17 اوراق :- 229 - مہر :- (روشن ضمیر)

کاتب :- عبدالرحیم ابن شیخ محمد یوسف ۔ سن کتابت :- ۵ ذی القعدہ ۱۱۴۱ھ - ۱۳ جلوس محمد شاہ

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین وصلے اللہ علی محمد والہ والطاہرین اجمعین ۔

اختتام :- چوں رسید اینجا سخن لب دم ببست ٭ چوں رسید اینجا قلم برھم شکست

ترقیمہ :- کاتب ومالک ایں کتاب مستطاب اضعف الناس من عباد اللہ الکریم بندۂ خاکسار عبدالرحیم ابن شیخ محمد یوسف متوطن قصبہ خورجہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ بتاریخ پنجم شہر ذی قعدہ سنہ ۱۳ جلوس معلی محمد شاہ بادشاہی العالی مطابق سنہ ۱۱۴۲ ھجری حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم درقصبہ بندر کارکول مضافات بصوبہ مستقر الملک اکبر آباد ۔

نوٹ :- آخری ورق پر تاریخ وفات حضرت شاہ حسین مہابلی رح کے عنوان سے چند اشعار درج ہیں ۔ جن میں مختلف بزرگوں کی وفات کی تاریخیں درج ہیں ۔ اور آخر میں یہ لکھا ہے کہ " ایں ابیات تاریخ از سنگ روضۂ حضرت مہابلی نقل کردہ شد فقط " شاہ حسین کی تاریخ وفات سنہ ۱۰۳۲ اخذ کی ہے ۔ انکے روضہ کی تاریخ بنا ۱۰۶۳ بتائی ہے ۔ اور انکے بیٹے شاہ خضر مہابلی کی تاریخ وفات سنہ ۱۰۴۸ درج ہے ۔

1306

حاشیہ مثنوی معنوی

P226

محمد نور اللہ احراری

سائز:- 25×12 سطور:- 25 اوراق:- 129 زبان:- فارسی

خط:- نستعلیق موضوع:- تصوف مہر و مالک:- شیخ محمد۔ حالت:- مجلد

آغاز:- الحمد للہ الذی العلی الاعلی الوہاب الذی انزل علی عبدہ الکتاب ہدی للمتقین وذکری لاولی الالباب۔

اختتام:- او بگوید من دہاں بستم زگفت یعنی ناطقہ بزبان حال می گوید کہ زبان از گفتن بستم۔

نوٹ:- شارح کہتے ہیں کہ ابتدائے جوانی سے اب تک جبکہ پیرانہ سالی کا دور ہے انھیں مثنوی معنوی کے مطالعہ کا بیحد شوق رہا ہے۔ دوران مطالعہ وہ مختلف شروح وحواشی سے کچھ نہ کچھ نقل کر لیتے تھے اور جدید باریک نکتہ جو اُن کے ذہن میں آتے تھے وہ بھی درج کر لیا کرتے تھے بطریق تعلیقات ــــ اگرچہ ان تعلیقات کو وہ خود درخور اعتنا نہیں سمجھتے تھے مگر اکثر لوگوں نے ان تعلیقات کو بنظر استحسان دیکھا اور اسکی تدوین وترتیب کا تقاضا کیا۔ شارح کہتے ہیں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ سننے والے کے ذہن میں کسی لفظ کا ایک مفہوم فوراً آجاتا ہے جسکو وہ متقنع سمجھ کر دوسرے احتمالات تشریحی پر غور نہیں کرتا اگلے شارحین مثنوی معنوی کیساتھ یہی ہوا۔

دفتر دوم صفحہ ۳۵ سوم ص ۵۷ چہارم ص ۷۷ پنجم ص ۹۴ ششم ص ۱۱۱

1307

P227

حاشیہ مثنوی معنوی

مؤلفہ:۔ میر نوراللہ احراری

سائز:۔ 12½×23 ۔ 16×8 سطور:۔ 21

اوراق:۔ 161 تالیف:۔ ۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۰۹ھ

کتابت:۔ روز چہار شنبہ وقت ظہر ۶ جمادی الآخر شاہجہاں آباد سنہ 1109ھ

مقام:۔ شاہجہاں آباد ۔ کاتب:۔ عطاء اللہ

مہر:۔ مہریں پڑھی نہیں جاتی ۔ خط:۔ نستعلیق

موضوع:۔ تصوف ۔ زبان:۔ فارسی

آغاز:۔ الحمد للہ العلی الاعلی الوھاب الذی انزل علی عبدہ الکتاب ھدی للمتقین و ذکری لاولی الالباب ۔

اختتام:۔ او بگوید من دہاں بستم زگفت یعنی ناطقہ بزبان حال میگوید کہ من زبان از گفتن بستم ۔

نوٹ:۔ کاتب میر نوراللہ صاحب کے اصل نسخہ سے اس کتاب کو نقل کیا ہے میر نوراللہ کو صدر دارالخلافہ کہا ہے ۔ شارح نے عبداللطیف گجراتی سے استناد و استفادہ حاصل کیا ہے ۔ ص ۴۲ ص ۸۳

دفتر سوم کے اختتام پر ص ۹۴ کاتب نے اپنا نام عطاء اللہ بتایا ہے کہ اورنگ زیب عالمگیر رح کے جلوس کا ۳۹ رواں سال تھا اور ہجری سنہ ۱۱۰۹ھ میں صدر دارالخلافہ سید میر نوراللہ سلمہ کے اصل نسخہ سے انہوں نے استنساخ کیا ہے لفظ سلمہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شارح بقید حیات تھے ص ۱۱۵ پر لکھا ہے کہ چوتھا دفتر ۱۸ جمادی الاول کو سنہ ۳۹ جلوس استنساخ کیا گیا ۔ صفحہ ۱۳۶ پر بھی اسی قسم کی عبارت درج ہے کہ یہ نسخہ سنہ ۳۹ جلوس میں شہر شاہجہاں آباد میں کتابت کیا گیا ۔

1308

P228

شرح مثنوی معنوی

سید حسین خوارزمی

سائز :۔ 14×25 ۔ 9×18½ سطور :۔ 22 اوراق :۔ 350

مہر و مالک :۔ (اللہ کافی ۔۔۔۔ حب احمد) موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز الحمدللہ الذی جعل قلوب العارفین خزائن جواہر اسرارہ و صیر ارواح العاشقین مطالع زواہر انوارہ ......

اختتام :۔ (بیت) دیدہ و دل ہست بین اصبعین ۔ چوں قلم در دست کاتب ای حسین ۔

شرف الملۃ والدین الحسین الخوارزمی، طیب اللہ انفاس شریفۃ والسلام ۔

نوٹ :۔ ص ۱۷۶ پر تین مہریں ہیں (اللہ کافی ۔۔۔ حب احمد) ص ۱۱۲ پر مہر ہے مگر پڑھی نہیں جاتی ۔

دوسرا دفتر ص ۱۱۲ پر ختم ہوتا ہے ۔ صرف دفتر دوم اور سوم کی شرح ہے ۔ مصنف نے متن کے بعد جو تشریحات کی ہیں وہ منثور بھی اور منظوم بھی ہیں ۔ مؤلف و شارح نے اپنے اشعار سے بھی بعض نکات کی وضاحت کی ہیں ۔

1309

P229

مجہول

سائز :۔ 12×22½ سطور :۔ 19 اوراق :۔ 140 تا 544

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد کرم خوردہ

آغاز :۔ دریں راہ اعتماد کل بر زیرکی و تیز بینی خود بی راہی است ....

اختتام :۔ از قبور در برخاستن بنفخ صور و دقت ۔

نوٹ :- ایں رسالہ گنج آگنان گنج نامہ۔ ایں خیال اندیش راشد ریش کاو۔ ص ۱۳۹ مطبوعہ عربی شرح ـــ دفتر اوّل کی ابتدار کا کچھ حصّہ ناپید ہے۔ آخری شعر ؎

جملہ را چوں روز رستاخیز من ٭ نامش می بنیم عیاں از مرد و زن

دفتر اول عربی شرح مطبوعہ ص ۶۳۹ پر ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ اسمیں صرف پہلے دفتر کی شرح ہے اور وہ ناقص الطرفین ہے۔ اس کی جلد پر کتاب معنوی لکھا ہوا ہے۔ جو غلط نام ہے۔ دراصل یہ کتاب مجہول الاسم ہے ناقص الطرفین ہے۔ غلط نام جلد پر لکھ جانے کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ورق نمبر ۵۳ اور ص ۵۳۱ کے درمیان ایک ورق دوسری کتاب کا غلطی سے مجلد ہو گیا ہے۔ اسکا تعلق زیر نظر مخطوطہ کتاب کے ساتھ نہیں ہے۔ اسکا خط بھی الگ اور کاتب نے جو نمبر اوراق پر لگائے ہیں اس سے بھی ظاہر ہے لہٰذا مثنوی کی یہ شرح ناقص الطرفین ہونیکی وجہ سے مجہول الاسم ہے۔

کاتب کے لگائے ہوئے اوراق نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی دوسری جلد بھی ہوگی۔ ورق نمبر ۱۱۴ تک کتاب کی حالت ٹھیک ہے اسکے بعد اوپر کا سرا پھٹا ہوا ہے آخیر تک یہاں تک کہ ورق نمبر ۳۰۴ پر تو بالائی عبارت بھی پڑھی نہیں جاتی۔ آخری اوراق بھی بہت زیادہ بوسیدہ ہیں۔

1310

P230

لطائفِ مثنوی

مؤلفہ :- عبداللطیف

سائز :- 19 × 26   سطور :- 22

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- ونزدیاراں مقامہا

اختتام :- تابرادرشد یعنی من اخیہ

نوٹ :- مثنوی کے چھ دفاتر ہیں کتاب نہایت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے کتاب

ناقص الطرفین ہے

1311

شرح فتوح الغیب

P231

مؤلفہ :- شیخ عبد الحق محدث دھلوی رح

سائز :- 31 × 19½ - 10×20½ - سطور :- 25

اوراق :- 385 تالیف :- 1023

خط :- نسخ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد- مفتاح فتوح تاریخی نام

آغاز :- ھذا کتاب فتوح الغیب لسیدنا ومولانا العلامہ الاوحد

الشیخ الامام العارف الکامل امام ائمہ الطریق وشیخ

شیوخ الاسلام علی التحقیق ۔

اختتام :- مفتاح فتوح نام تاریخی او فتاد ٭ درخاطر آں کہ مظہر لاریب است

نوٹ یہ دوسرا نسخہ ہے ۔

1312

شرح فتوح الغیب

P232

مؤلف :- شیخ عبدالحق محدث دھلوی

سائز :- 25×13½ سطور :- 21

اوراق :- 297 جدول :- 11×6½

تالیف :- مفتاح فتوح ۱۰۲۳ھ

کتابت :- ۱۴ ر رمضان ۱۰۹۶ھ

مہر و مالک :- تاتار خان ابن جعفر خاں - اخیر میں تاتار خاں ہی کی پانچ مہریں ہیں - عبدالقادر چلپی

خط :- نسخ و نستعلیق - موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- ھذا کتاب فتوح الغیب لسیدنا و مولانا العلام الاوحد الشیخ الامام العارف الکامل امام ائمۃ الطرایق و شیخ شیوخ الاسلام علی التحقیق .

اختتام :- مفتاح فتوح نام و تاریخ او فتاد - در خاطر آں کہ مظہر لاریب است -

نوٹ :- شارح نے بوجہ کمال انکساری اپنے نام کی وضاحت کرنے سے عمداً احتراز کیا ہے اور سعدی کے اس مصرعہ سے استناد کیا ہے کہ باوجود ت زمین آواز نیامد کہ منم -

شارح فرماتے ہیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے تو اسوقت شیخ عبدالوھاب متقی قادری شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے ارشاد فرمایا تھا کہ فتوح الغیب کو حاصل کرکے پڑھنا اور حتی الامکان اسپر عمل کرنا یہ کتاب مکہ معظمہ میں تو دستیاب نہ ہوئی شارح ھندوستان آگئے اور سلسلہ قادریہ کے بعض بزرگوں سے اس کتاب

کو کیا اور بغور مطالعہ کیا اسی عرصہ میں جناب عالی اسد اللہ بن شاہ ابوالمعالی
کا پیغام ملا کہ اس کتاب کا ترجمہ کیجیے اور اسپر شرح بھی لکھیے لیکن اسپر عمل
کرنیکی ہمت نہ ہوئی ایک سال کے بعد شیخ کی خدمت میں لاہور پہنچے شاہ ابوالمعالی
نے دوبارہ وہی تقاضہ اور اصرار شروع کردیا پہلے شارح کا خیال یہ تھا کہ
اختصار سے کام لیا جائے لیکن پھر شرح وبسط کیطرف مائل ہو گئے اسی لئے
بعض جگہ اختصار پایا جاتا ہے۔ اور بعض جگہ تفصیل شارح نے کسی کتاب سے
استفادہ نہیں کیا اور نہ ہی کسی بزرگ کے قول سے رجوع کیا۔
مفتاح فتوح اسکا تاریخی نام ہے جس سے اسکی سن تالیف سنہ ۱۰۲۳ھ
نکلتی ہے۔ لیکن اسکے شارح شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں
متن خط نسخ میں ہے۔ اور شرح خط نستعلیق میں ہے۔

1313

P233

رسائلِ عبدالحق

مؤلفہ :۔ عبدالحق

سائز :۔ 13×24 ۔ 7×17 ۔ سطور :۔ 13 :۔ اوراق :۔ 316

کتابت :۔ جمعرات بوقت یک پہر ۱۰ ذی القعدہ سنہ ۱۱۳۵۔ کاتب :۔ صدرالدین بن شیخ پیر محمد قریشی الہاشمی

مقام :۔ سورت خط :۔ نستعلیق ۔

موضوع :۔ تصوف ۔ زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد ناقص الاول

آغاز :۔ تامل وتدقیق نظر نمایند مشکل کہ سر ازاں بر آرند و استیفاء و استقصاء آن توانند نمود

اختتام :۔ وآخر دعوانا بہم کذا ان الحمد للہ رب العلمین

ترقیمہ :۔ تمت تمام شد رسالہ تصنیف حقائق ومعارف آگاہ شیخ عبدالحق دہلوی غفراللہ لہٗ روز پنجشنبہ بوقت یک پہر روز
برآمدہ دہم ماہ ذی القعدہ سنہ ۱۱۳۵ ہجری در بلدہ بندر مبارک سورت تحریر و تتمیم یافت کتبہ فقیر حقیر صدرالدین ابن
شیخ پیر محمد قریشی الہاشمی۔

نوٹ :۔ تکملہ کے بعد مصنف نے وضاحت کی ہے کہ انکا خیال چالیس مکاتیب لکھنے کا تھا لیکن اب اس پر کچھ مزید مکاتیب لکھتے ہیں ۔ فرماتے ہیں کہ مشائخ نے ہمیشہ اذکار و تسبیحات و احکام عبادت میں اربعین کو اہمیت دی ہے ۔ اسمیں جو راز مضمر ہے اسکو وہی حضرات جانتے ہیں کہ اربعین میں ایک خاص خصوصیت و تاثیر و حکمت ہے خمرت طینۃ آدم اربعین صباحا تم میقات ربہ اربعین لیلۃ ۔ بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ وغیرہ اسکے دلائل ہیں ۔ احادیث میں آیا ہے کہ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیثیں از بر یاد کیں ۔ یا من ادرک صلوٰۃ الجماعۃ اربعین صباحا ۔ وغیرہ بھی اس ضمن میں آئیں گے ۔ اسی لئے تعداد اربعین سے تیمن و تبرک جوئی کی جائے تو مناسب ہے ۔ اسکے بعد اور رسائل و مکاتیب تو لکھے ہی جائیں گے اگر انکی تعداد بھی چالیس تک پہونچ گئی تو نور علی نور اور اگر نہ پہنچے تو وہ اسکا تکملہ و تتمیم سمجھا جائے اب یہ کاتب کو اختیار ہے کہ وہ چالیس کے بعد دوبارہ رسائل کے نمبر ایک دو سے شروع کرے یا اکتالیس بیالیس لکھے ۔

1314

P234

رسائل عبد الحق

مؤلفہ :۔ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سائز :۔ 24×13½ 7×17 سطور :۔ 13

اوراق :۔ 166 مقام کتابت :۔ سورت

مہر و مالک :۔ اوّل ما خلق اللہ نور محمد ۔ خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :- مجلد ۔ صرف ابتداء کے دو اوراق جدول میں ہیں کتاب ناقص الآخر ہے ۔

آغاز :- الٰھی لا احصی ثناء علیك والصلوٰۃ علی نبیك الداعی الیك انت
کما اثنیت علی نفسك ووصیت علیہ فی کتابك

اختتام :- مثلاً تصور کنند در اسباب و الآت و اطوار و احوال آں ۔

نوٹ :- مصنف نے یہ مکاتیب باقتضای وقت و مناسب حال وقتاً فوقتاً تحریر کئے تھے
بعض کے مخاطب اہل سلوک ہیں ۔ بعض کے امراء و ملوک اور بعض نصیحت نفس
کے ضمن میں آتے ہیں ۔ مصنف فرماتے ہیں وہ اپنے بزرگوں سے اس بات کیلئے
مامور ہیں کہ ترویج و تجدید شریعت حفظ عقاید و احکام سنت کے سوا کسی اور موضوع
پر لب کشائی نہ کرے اور اسمیں بھی اعتدال و احتیاط کو ملحوظ رکھے اشارات وجودیہ
و تاویلات باطلہ سے پرہیز کرے مشائخ کی ایک اور وصیت ہے اور وہ یہ کہ
مصنف حقائق و دقائق کی وضاحت کے بجائے علم معاملات پر زیادہ زور دے
اسی وجہ سے مصنف نے ہمیشہ اپنی تالیفات میں نقل و ترجمہ عبارت بزرگان دین
پر زیادہ اعتماد کیا ہے ۔

1315

P235

تکمیل الایمان و تقویۃ الایمان

مؤلفہ :- عبد الحق محدث دہلوی

سائز :- 23½ × 17 ۔ 16½ × 8½ سطور :- 15

اوراق :- 108 کتابت :- 1183ھ

کاتب :- محمد عیسیٰ ولد شاہ محمد ۔ خط :- نستعلیق

موضوع تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المھدین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد والہ واصحابہ واتباعہ اجمعین اما بعد می گوید فقیر اضعف عباد اللہ القوی الباری۔

اختتام :- واعلموا ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم۔

نوٹ :- عقاید اسلام وقواعد ملت کی وضاحت اہل سنت والجماعت کے مسلک پر کی گئی ہے اسمیں معانی لطیفہ فوائد شریفہ اور تبئین کلام اسطرح ہے کہ خدا نے چاہا تو طالب کے دلیں اس سے نور پیدا ہوگا۔ مصنف نے اسکو مومن طالب و طالب صادق تصنیف کیا ہے۔ مصنف نے اسمیں اثبات مذہب حق پر زور دیا ہے۔ مذاہب زائغہ اور اقوال باطلہ کے اعتراضات وتنقید سے عمداً پرہیز کیا ہے نیز دلائل کلامیہ اور تدقیقات فلسفیہ کو بھی نظر انداز کیا ہے تاکہ طالب ورطۂ حیرت میں نہ پڑ جائے

یہ کتاب چھپ چکی ہے اور اسکا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے

1316

P236 # رِسالہ ارشاداتِ احمدیہ فی بیانِ اراداتِ اعتقادیہ

مؤلفہ :- مجہول الاسم

سائز :- 12½ cm - 7½ cm - سطور :- 15

اوراق :- 162 جدول :- 14 × 8½

خط :- نسخ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- بے شمار مر عزت سمیعی و بصیری را کہ اذکار اولیاء را بسمع خود رسانید

اختتام ۔ نستعینہ بجواب سوال منکر نکیر یسھل الایتان ونصلی علی

نبیہ ورسولہ

نوٹ :۔ آیا شیخ کی رحلت کے بعد اعتقاد سے مرید ہونا روا ہے ! یہ پوری کتاب اسی مسئلہ سے بحث کرتی ہے ۔ معنی قرآن واحادیث کلام مشائخ طریقت وحقیقت وغیرہ سے یہ ثابت کیا ہے، کہ شیخ کی رحلت کے بعد اعتقاد سے مرید ہونا روا ہے شیخ کی قبولیت صحبت و تربیت عدم استفادہ سے جو امکانات پیدا ہوتے ہیں انکا تسلی بخش جواب دینے کی کوشش کی ہے اپنے موقف کے اثبات میں مصنف نے دلائل عقلی ونقلی سے کام لیا ہے۔ حضرت شیخ احمد کھٹو کے روضہ مبارکہ کے خادم شیخ صلاح الدین کا انتقال ہوگیا اسکے بعد انکے صاحبزادے علاء الدین انکے جانشین ہوئے قطب الاقطاب شیخ احمد کھٹو کے مریدزادوں اور معتقدین نے اعتراض کیا علاء الدین کو خرقۂ ارادت شیخ سے عطا نہیں ہوا ۔ لہٰذا انھیں یہ حق نہیں پہنچتا ۔ میاں علاء الدین نے اس رسالہ کے مجہول الاسم مصنف کے ساتھ مشورہ کیا انہوں نے علاء الدین کی مدافعت میں یہ رسالہ لکھا ۔

چراغ وفتیلہ وجاروب کی خدمات میں صلاح الدین کو شیخ احمد کھٹو کی جانب سے آپکے مرض وصال میں بحضور خواجگان کریم عطا ہوئی تھیں ۔ حضرت سلمان کی طرف سے بھی جامہ تولیت وخدامت مرحمت ہوا تھا ۔ علاء الدین کو یہ خدمت کا شرف ورثاً ملا تھا اور بعض بزرگوں نے ارادت اعتقاد کو صریحاً روا رکھا ہے ۔ چنانچہ فتاوای صوفیہ میں ہے کہ ارادت کا مسئلہ بالکل تقلید کے مسئلہ کی طرح ہے ۔ تقلید کیلئے جسطرح شیخ کا بقید حیات ہونا ضروری نہیں ہے ۔ اسی طرح ارادت کیلئے بھی حضرت نظام الدین بدایونی سید محمد گیسو دراز اور شیخ برھان الدین قدس سرہٗ اُرا حمہم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرشد سے کہے کہ میں آپ کا مرید ہوں اور مرشد ہزار بار کہیں کہ تو میرا مرید نہیں ہے ۔ پھر بھی وہ شخص انھیں بزرگ کا مرید

تسلیم کیا جائے گا۔ کیونکہ ارادت فعل مرید ہے نہ کہ مرشد، سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مرید عاشق ہیں اور مرشد معشوق اگر معشوق کسی سے کہے بھی کہ تو میرا عاشق نہیں ہے تب بھی عاشق عاشق ہی رہتا ہے۔ اخیر میں عنوان محبت و زیارت قبر سے بحث کی ہے۔ اس نسخہ کے صفحہ ۸۵ پر حاشیہ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا چپکا ہوا جس میں اس قلمی نسخے کے مالک کا نام عبداللہ بن صدیق واعظ بتایا ہے۔

1317

P237

رسالہ الہامیہ

مصنف :۔ شیخ نورالدین محمد المحمدی الشاہی

سائز :۔ 11. cm - 6.cm ۔ اوراق :۔ 34

سطریں :۔ عام طور پر ۱۷ ہیں کہیں کہیں کم وبیش ہیں ۔ مثلاً آخری صفحہ پر ۲۹ سطریں ہیں

مہر و مالک :۔ قاضی محمد نظام الدین خان

خط :۔ نسخ و نستعلیق ۔ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ عربی و فارسی ۔

آغاز :۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا غفود یا غفود صلی اللہ تعالی علی محمد و آلہ سپاس و ستائش راسخ الاساس متجاوز القیاس مر رب العلمین ارحم الرحمین را

اختتام :۔ انا ہ اللہ الرزق من حیث لا یحتسب ۔

نوٹ :۔ ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴ یہ اوراق ذرا کرم خوردہ ہیں ۔ ان پر الگ سے کاغذ چسپاں کیا گیا ہے ۔

یہ رسالہ روضات شاہیہ بدر یہ مسمی بہ تحقیقات نجبار پر مبنی ہے لہذا سید جعفر بدر عالم کے مذکورہ رسالہ کیساتھ اسکا موازنہ مقابلہ نہایت ضروری ہے

تب ہی اس پر زیادہ روشنی پڑ سکتی ہے ۔ شروع میں اثبات واجب الوجود کا ذکر ہے ۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کا اور اہل بیت کا ذکر ہے ۔ مناقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور پیر و مرشد کی ضرورت کا ذکر ہے مرشد میں بیس خواص کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ مرشد کہلانیکا اہل سمجھا جائے کچھ دعائیں ہیں جو کفن پر لکھی جاتی ہیں وہ عبارت درج ہے ۔ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو کفن پر لکھی تھی ۔ خود مصنف کو کفن پر لکھنے کیلئے ایک دعا رالقا ہوئی تھی وہ بھی اس رسالہ میں محفوظ ہے ۔

کتاب میں جو مہر ہے انکے بیٹے کی ہے جو احمد آباد کے قاضی تھے نیز یہ رسالہ مصنف کی زندگی میں کتابت کیا گیا ہے ۔ چوں کہ مصنف کے نام کے بعد یہ دعائیہ الفاظ ہیں ۔ مد اللہ تعالیٰ ظلالہ علیٰ روس المعتقدین والمستفدین الیٰ یوم الدین مطلب اس کتاب کی کتابت مصنف کی زندگی میں ہوئی ہے ۔

1318

P238

مرارۃ العارفین

مؤلف :- مسعود بک

سائز :- 19 × ½11 - ½12 × ½6 - سطور :- 19

اوراق :- 136 خط :- نسخ

کاتب :- حسن بن عبد القادر غریب اللہ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- علم الیقین وعین الیقین روشن شریعت لعلم الیقین بود وکشش طریقت لعین الیقین ویافت حقیقت بحق الیقین ۔

اختتام :۔ رباعی گراز خودکباخویش بروں آئی تو ۔ ۔ در پردہ توحید دروں آئی تو .....

وراز روش چوں وچرابگر آئی تو ۔ ۔ از خودہ شدہ بیچوں وچگوں آئی تو ۔

نوٹ :۔ ایک آدھ صفحہ شروع میں اور دو ڈیڑھ صفحہ آخر میں ناقص ہے ۔

اسکے حاشیہ میں بھی ۱۳۲۰ کیطرح ورق نمبر ۲۵ سے لیکر ورق نمبر ۸۵

تک لمعات اور اسکی عربی شرح و ترجمہ منقول ہے ۔

اس میں مصنف کی کئی عارفانہ غزلیں شامل ہیں ۔

1319

مرآۃ العارفین

P239

مؤلفہ :۔ مسعود بک

سائز :۔ 19×12 ۔ 6×10 سطور :۔ 11

اوراق :۔ 241 خط :۔ نستعلیق

مالک :۔ مملوک اہل بیت نبوی جعفر بن جلال مقصود عالم الشاہی الرضوی

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ الحمد للہ الذی خلق آدم علی صورتہ وخلا فی لوح وجودہ سر صورتہ

اختتام :۔ رباعی۔ باآنکہ ہزار جلد کاغذ خوانی ۔ تا در تو خودی بود خدا کی دانی

گراز حد خود خویش بروں بنشانی ۔ دانی بیقین مرآنچہ جوئی آنی ۔

نوٹ :۔ ابتدا میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اخبار الاخیار میں سے مسعود بک کا ترجمہ حال نقل

کیا گیا ہے ۔ اگرچہ ناقل نے اپنا نام نہیں لکھا مگر بوثوق کہا جاسکتا ہے کہ یہ خط غلام رضا

یا محمد رضا کا ہے جو احمد بن سلمان کے پوتے تھے ۔

اوراق بہت بوسیدہ ہو چکے ہیں۔ بعض جگہ پھٹ بھی گئے ہیں۔ بعض جگہ کاغذ چسپاں ہے۔ اوراق کی حالت نہایت خستہ ہے۔

1320

مرارۃ العارفین

P240

مؤلفہ :- مسعود بلک

سائز :- 14×23 ۔ $6\frac{1}{2}$×14 ۔ سطور :- 15

اوراق :- 136 مندرجات :- بکثرت

کتابت :- روز جمعہ ۲ رجمادی الثانی سنہ ۱۱۱۶ھ

مہرومالک :- حاجی محمد ولد عبدالکریم

موضوع :- تصوف ۔ زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ الذی خلق آدم علی صورتہ و تلا فی لوح وجودکا سر صورتہ

اختتام :- رباعی :- باآنکہ ہزار جلد کاغذ خوانی ÷ تا در تو خودی بود خدا کی دانی

گر از حد خود خویش بروں نشانی ÷ دانی بیقین ہر آنچہ جوئی آنی

نوٹ :- مصنف علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روش شریعت علم الیقین سے ہے۔ کشش طریقت عین الیقین سے ہے اور حقیقت کا پانا حق الیقین سے ہے رونده شریعت اسکا جاننے والا ہے۔ رونده طریقت اسکا دیکھنے والا ہے۔ رونده حقیقت اسکا چکھنے والا ہے۔ شریعت سیکھنے کا نام ہے طریقت چلنے کا نام ہے۔ اور حقیقت افروزندہ ہونے کا نام ہے۔ پہلے علم شریعت سیکھ پھر راہ طریقت میں ہمہ سوز ہو اور آخر میں شمع حقیقت روشن کرو اور اپنی نفی کرو اہل شریعت حق داں اہل طریقت مقدمین اور اہل حقیقت حق باش ہیں شریعت آئینہ

کی طرح ہے ۔ طریقت اسکی صفا ہے ۔ اور حقیقت عین جمال ہے ۔ آئینہ کی صفا و جلا کے بغیر دیدارِ جمال ممکن نہیں ۔ اسمیں چودہ ابواب ہیں ۔ ہر ایک کو کشف کہا ہے ۔ اور کشف کے ضمن میں کئی نکات ہیں ۔ حقیقۃ وجود ۔ حقیقۃ توحید حقیقۃ معرفت ۔ حقیقۃ محبت ۔ حقیقۃ الفقر ۔ حقیقۃ قربت ۔ حقیقۃ الوصل ۔ حقیقۃ کلام ۔ حقیقۃ رویہ ۔ حقیقۃ الصفویہ ۔ حقیقۃ الارادہ ۔ حقیقۃ الولایۃ ۔ حقیقۃ سماع ۔ حقیقۃ روح وغیرہ کا بیان ہے ۔

132

مرأۃ العارفین

P241

مصنف :- مسعود بک

سائز :- 21½ cm 7×14 سطور :- 15

اوراق :- 120 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف ۔ زبان :- فارسی

مہر و مالک :- (اوّل ما خلق اللہ نور محمد ۱۲۳۲) ایسی ہی دو مہریں اخیر میں ہیں صہ ۲ صہ ۱۲۰ پر

آغاز :- الحمد للہ الذی خلق الادم علی صورتہ وتلافی لوح وجودہ سر صورۃ

اختتام :- ودانید ودانید ازیں مرحلہ چوں باد ۔ چہ مغرور چہ مسرور ازیں کشک سرائید ۔

نوٹ :- کتاب اس جملہ پر ختم ہوتی ہے ۔ غزل گوش دارد خود را دریں حلقہ بیار تا کشف شود تمام وترا مکاشفت نام

اسکے بعد ۱۳ اشعار پر مشتمل ایک غزل ہے جسکا مطلع یہ ہے ۔

کجائید کجائید بیائید بیائید ۔ خود طالب مطلوب شمائید شمائید

صہ ۵۲ پر بھی خود مسعود کی غزل ہے ۔

| دوانید دوانید ازیں مرحلہ چوں باد ■ چہ مغرور چہ مسرور ازیں کشک سرائید |

اسی کتب خانہ پیر محمد شاہ میں اسکا ایک اور مکمل نسخہ ہے نمبر ۱۳۲۰ اسکے ساتھ موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہیکہ صرف آخری پانچ سطریں کم ہیں ۔ یہ نسخہ صرف اتنا ہی ناقص ہے ۔

1322

P242 ## شجرۂ پیران چہاردہ خانوادہ کا ہے

سائز :- 19½ cm - 7x12cm سطور :- 7

خط :- نسخ موضوع :- متفرقات

زبان :- فارسی

آغاز :- شجرہ پیران چہاردہ خانوادہ کہ بحضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی کرم اللہ وجہہ می رسند

اختتام :- علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اربعمائۃ الف عشرین مرات

نوٹ :- اخیر میں سجدہ تلاوت کا ذکر ہے ۔ ان عورتوں کا ذکر ہے جن سے نکاح جائز ہے اور جن سے جائز نہیں ۔

1323

P243 ## جواہر غیاثی

مؤلفہ :- عبداللطیف بن کمال الدین الانصاری القادری

سائز :- 22.cm - 7x16½ - سطور :- 19

اوراق :- 20 خط :- نستعلیق

موضوع :- علم سلوک ۔ زبان :- فارسی

آغاز :- الحمدللہ الذی ھدانا سبل الحق والرشاد

اختتام :- درہر ماہ مواظبت نماید تا موجب دفع بلیات ومکروہات آں ماہ باشد ۔ جوہر سیوم ۔

نوٹ :- عبداللطیف سلسلہ شابیہ سے ارادت رکھتے تھے شاہ غیاث الدین القادری البغدادی الگیلانی کے جواہر پاروں سے یہ کتاب وابستہ ہے ۔ مصنف وجہ تالیف کے بارے میں لکھتے ہیں کہ روزی برزبان فیض تبسیان بعضی از مخدوم زادگان زاداللہ تعالی قدرھم رفتہ کہ اگر از تلفظات آں معدن انوار الہی ومنطوقات آں مخزن اسرار نامتناہی نوعی در محفل شریف منیف مذکور گردد و در لوک قلم بند نماید تا ہر کہ از منتسباں ایں سلسلہ عالیہ قادریہ باشد استفادہ واستفاضہ تواند کرد ۔

مخدوم زادوں کے اصرار پر اپنے سلسلہ سے وابستہ مریدوں کے استفادہ کیلئے یہ کتاب قلمبند کی گئی ہے ۔

1324

P244 شرح جام جہاں نماں من شرح ملا علی برو

مصنف :- محمد شیریں بن الشیخ عزالدین المغربی

شارح :- حضرت شاہ وجیہہ الدین علوی گجراتی

سائز :- 20½ cm سطور :- 17

اوراق :- 33 جدول :- 8x15 cm

تالیف :- 785 ھ

مہر و مالک :- زین العابدین خط :- نستعلیق

مندرجات :- اکثر جگہ وضاحتی نوٹس ھیں

موضوع :- تصوف ۔ زبان :- فارسی

آغاز :- حمد بے حد و شکر بے عد سزای ذاتی کہ وحدتش منشا احدیت و واحدیت شد

اختتام :- افعالہ انفعالہ در پیش

نوٹ :- سن شرح ملا علی برو لکھا ہوا ہے ۔

ص۸ کے بعد چھوٹے بڑے کاغذ کے ٹکڑے کچھ اس طرح چسپاں کیے گئے ہیں کہ عبارت پڑھی نہیں جاتی ۔ یہ حال ص۱۸ سے ص۲۳ تک ہے اسی لئے اختتام کی سطریں بالکل پڑھی نہیں جاتی ۔

جدول کے آس پاس جگہ جگہ عبارات و حواشی ہیں، جن میں بعض ملا احمد بن سلمان کے، بعض علوی کے اور بعض ملا علی برو کے اور بعض شیخ عراقی کے ہیں ۔ ص۹ پر ملا احمد بن سلمان کے نوٹ ہیں ۔ اور ساتھ ہی لکھا ہوا ہے سلمہ اللہ دا لبقاہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کی گیارہویں صدی ہجری میں کتابت کی گئی ہے کیونکہ احمد بن سلیمان کا یہی زمانہ ہے ۔ اکثر جگہ جو انکی تعلیقات ہیں وہ انکے خط میں ہیں

1325

P245

جامِ جہاں نُمای

مولفہ :- مجہول

سائز :- 19½ cm سطور :- 11

اوراق :- 24 جدول :- ص ½10 × ½5

مہر و مالک :- محمد ابی بکر احمد آبادی حنفی کی ملکیت ہے جو انہوں نے شاہجہان آباد سے ۱۱۲۶ھ میں خریدی تھی

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی۔ حالت۔ مجلد

آغاز :- الحمد للہ علی صفات العلی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اختتام :- لاخیر کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس واللہ اعلم بالصواب تم الیہ المرجع والمآب۔

نوٹ :- اس کتاب کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا مگر یہ کتاب اس نام کی کتاب سے بالکل مختلف ہے جسکے مصنف محمد بن عزالدین مغربی ہیں۔ اس کتاب میں شریعت کی پابندی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ذکر وغیرہ پر زور دیا گیا ہے۔
آخری صفحہ کے پیچھے خسرو کی ایک غزل ترقیم ہوئی ہے۔ ۸ اشعار پر مشتمل ہے مطلع یہ ہے ع

فرسودہ منقش فتراک وارگردد ۔ عنبر فشاں آذر تریاک مارگردد

ایک اور شعر ہے

ممتاز محل زلطف حق در عالم ۔ باشاہ جہاں ظل خدا شد ہمدم

یہ ممتاز محل کی مہر کا سجع تھا۔

1326

246 انشاء خواجہ مغربی یا رسالہ جام جہاں نمائی

مؤلفہ :- محمد شرین بن عزالدین المغربی

سائز :- 20 cm - 9x13 cm - سطور :- 11

اوراق :- 15 تالیف :- 785ھ

موضوع :- تصوف۔ زبان :- فارسی

آغاز :۔ حمد بحد و شکر بے عد سزای ذاتی کہ وحدتش منشاء احدیت و واحدیت شد

اختتام :۔ و بر ہمیں اختصار کنیم کہ وقت عزیز است و کاری مہم تر ازیں در پیش است

نوٹ :۔ احدیت واحدیت وحدت اعتبار و جوہ علم و شہود نور یقین تجلی اوّل برزخیت وغیرہ سے متعلق بحث کی گئی ہے ۔

1327

P247

شرح جام جہاں نمای

مؤلفہ :۔ محمد شیرین بن عزالدین المغربی

شارح :۔ حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی

سائز :۔ 24½ cm ۔ 8½×16 cm ۔ سطور :۔ 15

اوراق :۔ 57 تالیف :۔ 795 ھ

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ حمد بحد و شکر بے عد سزائی ذاتی کہ وحدتش منشا احدیت و واحدیت شد

اختتام :۔ انعالہ افعالہ در پیش است ۔

1358

P248

شرح جام جہاں نما

مؤلفہ :۔ محمد بن عزالدین بن عادل بن یوسف المشتہر بہ شیرین المغربی

شارح :۔ حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی

سائز :- 20½ cm - 6½ × 14½ cm سطور :- 15

اوراق :- 43 تالیف :- 785

کتابت :- بیست و ششم شہر ذی القعدہ بوقت ظہر سنہ ۱۰۶۳ھ۔

کاتب :- محمد باقر - خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف - زبان :- فارسی

آغاز :- حمد بحد و شکر بے عد سزای ذاتی کہ وحدتش منشا احدیت و واحدیت شد

اختتام :- اللہ یقول الحق و ہو یہدی السبیل والحمد للہ اولاً و آخراً و باطناً و ظاہراً

ترقیمہ :- تمت تمام شد شرح جام جہاں نمای تصنیف سراج السالکین زبدۃ الواصلین بندگی حضرت میاں شیخ وجیہہ الدین قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ بیست و ششم شہر ذی القعدہ بوقت ظہر تحریر یافت سنہ ۱۰۶۳ کاتبہ محمد باقر۔

نوٹ :- متن شرح ملا علی بر دو لکھا ہوا ہے۔ مصنف نے اپنے ایک خواب کا ذکر کیا ہے کہ جب یہ سطور لکھی جا رہی تھیں یعنی ۸۰۵ ہجری میں یہ خواب دیکھا۔ دیکھئے صہ 13 بقیہ دونوں نسخوں میں اس خواب کا ذکر ہے مگر سن مذکور نہیں۔ کتاب نمبر 97 میں حاشیہ میں یہی سن درج ہے ۔۔۔۔ یہ تو ہوئی شروح کی بات خود مصنف کی کتاب محض متن پر مشتمل ہے۔ یہ سن مذکور نہیں ہے۔ کتاب 98 ۔

1329

آئینہ حق نما شرح جام جہاں نمای

P249

مؤلفہ :- نجم الدین محمد عز الدین المغربی

شارح :- ابراہیم شطاری جنت آبادی

سائز :- 22.cm. - 7×15.cm سطور :- 13

اوراق :- 67 - مقام :- احمد آباد

خط :- نستعلیق - موضوع :- تصوف - زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ حد المحیط من الازل الی الابد والمرح للہ حمد الواسط بین الواحد والاحد

اختتام :- بطرف حادی نہ خلد ست نہ ملا وطرف محوی ملایت نہ خلد طرف ملا او را ۔

نوٹ :- مبادی علم ، وجود حق ، غیب ہویت ، واحدیت وواحدیت مراتب الہیہ وکونیہ وغیرہ سے بحث کی گئی ہے ۔
شارح حضرت محمد غوث گوالیاری کے مسلک کے ہیں ۔

1330

آئینہ حقیقت نمای شرح جام جہاں نمائی

P29(

مؤلفہ :- نجم الدین محمد عزالدین المغربی

شارح :- ابراہیم شطاری جنت آبادی

سائز :- 22½ cm ۔ 6½×12½ ۔ سطور :- 15

اوراق :- 54 ۔ 55 تا 99 ۔ مقام :- احمد آباد

مندرجات :- حواشی از ملاعلی برو ۔ خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف ۔ زبان :- فارسی

آغاز وپوشیدہ نیست کہ بعد از ایجاد عرش

اختتام :- ترک قیل وقال باید کرد وفنا مطلق حاصل باید کرد کہ نہایت کار سالک ہمین است پس الحمد للہ رب العالمین

نوٹ :- شارح ابراہیم شطاری شہر احمد آباد آئے ہوئے تھے ۔ اور مرشد ابوعبداللہ محمد خطیر الدین العطاری المخاطب من حضرۃ القدس الغوث سلام الرحمن سے جدا ہو گئے تھے ۔ ہجر میں بیقرار تھے شیخ المشائخ شیخ محب اللہ کے

بعض سالکان راہ کی استدعا پر انہوں نے محمد عزالدین کے رسالے جام جہاں نمای پر شرح لکھی

1331

P251 # آئینہ حقائق نما شرح جام جہاں نما

مؤلفہ :- ابراھیم شطاری جنت آبادی

سائز :- 24 × 13½ - 14×7 - سطور :- 17

اوراق :- 79 مقام :- احمد آباد

مندرجات :- مکمل ؟ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للاحد المحیط من الازل الی الابد والمدح للاحد الواسط بین الواحد والاحد ۔

اختتام :- ترک قیل و قال باید کرد و فنا مطلق حاصل باید کرد کہ نہایت کار سالک ہمیں است پس الحمد للہ رب العلمین

نوٹ :- محب اللہ کی استدعا پر شرح لکھی گئی ۔

1332

P252 # زبدۃ الحقائق یا تمہیدات

مؤلفہ :- عین القضاۃ ھمدانی

سائز :- 22½ × 13 - 16×8½ - سطور :- 19

جدول :- 16 × 8½ اوراق :- 8

کتابت :- ۲۵ محرم الحرام سنہ ۹۹۲ھ خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف . زبان :- فارسی - حالت مجلد

آغاز :- من کلام سلطان العارفین والاولیاء قطب الاقطاب والاصفیاء
مترجمان الرحمن جلیس قباب السبحان لسان الراسخین زبدۃ
المشائخ المحققین حجۃ الحقیقۃ وبرہان الطریقۃ عارف اسرار الاعلی

اختتام :- وکی باشد کہ از ادبار خود برہیم وہنوز دو راست وارجو کہ عن قربت میسر شود
فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد والہ اجمعین ۔

1333

تمہیدات یا زبدۃ الحقائق

P253

مصنف :- عین القضاۃ ہمدانی

سائز :- 21 cm سطور :- 15

اوراق :- 165 جدول :- $8\frac{1}{4} \times 13\frac{1}{2}$ cm

مہر و مالک پہلے صفحہ پر پانچ اور آخری صفحہ پر تین مہریں ہیں جو پڑھی نہیں جاتیں ۔ (مرید و بندۂ شاہجہاں بود صالح سنہ ۱۰۵۱

موضوع :- تصوف . زبان :- فارسی

آغاز :- سپاس وستائش بے حد وثناء بے عدد حضرت آں خدائی راکہ...

اختتام :- وکی باشد کہ از ادبار خود برہیم ہنوز دو راست و ارجو کہ عن قریب میسر میشود
ان شاء اللہ تعالیٰ

نوٹ :- حقیقت رسالت طالب و مرید صادق کے دلمیں طلب حق و حقیقت ۔ وارادت
کا جذبہ موجزن ہونا چاہیئے ۔ مرید دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک طالب حقیقت

اور دوسرے مطلوب حقیقت۔ انبیاء علیہم السّلام کا شمار دوسرے زمرے میں ہوتا ہے مخلوق کے اقسام۔ معرفت نفس وحق۔ طلب علم۔ اور اسلام کے پانچ ارکان۔ عشق وبیان نفس وروح۔ بطون قرآن پاک اور آخر میں تین سوالوں کے جواب ہیں جو جملہ تمہیدات کا لب لباب ہیں۔

مندرجات:۔ ① بتاریخ ۵ رشہر ربیع الاول سنہ سار اموال حکیم خوشحال تحویل عبد الغفور تیمت حال عو

② تمہیدات عین القضات داخل جمیع است۔

③ مجموعہ از بابت خرید روضۂ منورہ مقدسہ شاہ برہان الدین۔

④ مہر:" بندۂ درگاہ ملک سبحان عبدہ مصطفےٰ خان"، بتاریخ ۲۵ ربیع الثانی ۱۸ عرض دیدہ

⑤ تمہیدات عین القضاۃ۔ حق ملک فقیر حقیر محمد حسین۔ مہر" عبدہ محمد حسین ابن کمال الدین"

⑥ آخری صفحہ: بتاریخ ۵ رشہر شعبان سنہ ۲۱ جلوس مبارک دیدہ شد۔

⑦ بتاریخ ۲۹ رشہر جمادی الثانی سنہ ۲۳ ۔۔۔۔

1334

رسالہ سُلوکؑ

P254

مصنف:۔ شیخ ابراہیم المعروف مخدوم جی صاحب بن شمس الدین ابو الفتح شیخ محمد ملتانی القادری

سائز:۔ 24½ cm ۔ 7×16cm ۔ سطور۔ 17

اوراق:۔ ۱۰ کاتب:۔ محمد رضا؟

خط:۔ نسخ ۔ موضوع:۔ سلوک

زبان:۔ فارسی ۔ کتابت:۔ ۴ر جمادی الآخر۔ حالت:۔ مجلد کرم خوردہ

آغاز:۔ الحمد للہ رب العلمین الذی جعل الذکر منتاجا لجمیع الخیرات

اختتام:۔ بفضل اللہ الکریم ذبحرمت النبی الذی فیضہ العمیم والصلوٰۃ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وعترۃ الذی ہم علی صراط المستقیم برحمتک یا کریم

ترقیمہ :۔ بتاریخ چہارم شہر جمادی الآخر رقوم گشت ہذالرسالہ من تصنیف شیخ ابراہیم المعروف مخدوم جی صاحب بن شمس الدین ابوالفتح شیخ محمد ملتانی القادری مصنیف رقوم محمد رضا است۔

نوٹ :۔ بعد اختتام کتاب دو فارسی اور دو عربی مصرعے ہیں۔

1335

مُخبرُ الواصلین

P255

مؤلفہ :۔ ابو عبداللہ محمد فاضل ابن سید احمد ابن سید حسین الحسینی التبریزی الاکبرآبادی المدعو بمظہر الحق

سائز :۔ 21½ cm ۔ 10×17 cm ۔ سطور :۔ 17

اوراق :۔ 51 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف :۔ تاریخ وصال اولیاء عظام رحمہم اللہ اجمعین

زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔

آغاز :۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ برترین کلامیکہ عارفان معارف سخن سازی و واقفان مواقف نکتہ پردازی

اختتام :۔ اہل را ایں چنیں سماع کے است

نوٹ :۔ اس کتاب میں تاریخ حیات و ممات سیدالابرار صلے اللہ علیہ وسلم خلفائے راشدین وائمہ معصومین اولیاء محققین وعلماء شرع متین منظوم کی گئی ہے نیز اس میں شاہ وجیہہ الدین علوی اور چند گجراتی اولیاء کرام کی تاریخ وصال بھی درج ہیں سب سے آخر میں "در نکوہش مقلدان بطریق وعظ گفتہ شد" کے عنوان سے ریاکار پیر و فقیر کی مذمت کی ہے۔

1336

P256

مُختارنامہ منظوم

تالیف:۔ خواجہ فرید الدین عطار

سائز:۔ ½25 × ½13 ۔ ½1 × 16 سطور:۔ 14

اوراق:۔ 180 کتابت:۔ ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۱۱ھ

مقام:۔ احمد آباد کاتب:۔ سید قاسم بن محمد جلال بن داؤد حسین

مہر و مالک:۔ عبدالقادر چلپی ۔ موضوع:۔ تصوف

زبان:۔ فارسی منظوم حالت:۔ مجلد، بعض اوراق بوسیدہ اور کرم خوردہ ہیں۔

آغاز:۔ حمد و سپاس بے قیاس خداوندی را کہ اشراق آفتاب الوہیت او در ہر ذرہ ہزار صد ہزار خیمہ نصب کردہ کہ۔ اِن مِن شَیٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا یفقہون تسبیحہم ۔

اختتام:۔ من خاک ہمی گردم و او می گردد۔

ترقیمہ:۔ تمت تمام شد مختار نامہ حضرت شیخ عطار در بلدہ احمد آباد۔ بتاریخ نوزدہم شہر ربیع الاول سنہ ہزار یازدہ بفرمودۂ ملا عبدالکریم صحاف لکاتبہ فقیر حقیر سید قاسم ابن سید جلال داؤد حسین ۔

نوٹ:۔ اگرچہ کسی نے ہری پنسل سے لکھا ہوا ہے کہ یہ کتاب ناقص الآخر ہے مگر ایسا نہیں ہے ۔ یہ مکمل نسخہ ہے ۔ ملا عبدالکریم صحاف کی فرمائش پر کاتب نے اس کی کتابت کی ۔ دیباچہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دوستوں نے عرض کیا کہ خبر نامہ و اسرار نامہ ۔ منطق الطیر ۔ مصیبت نامہ ۔ جواہر نامہ ۔ شرح القلب ۔ اور دیوان وغیرہ تو اپنا مقام بنا چکے ہیں ۔ دیوان میں اشعار ہیں لیکن ان کا ضبط کرنا دشوار ہے ۔ ان میں ترکیب بے تزئین نہیں ہے ۔ ان میں سے کچھ انتخاب ہو جائے تو بہتر تاکہ استفادہ کی بہتر شکل نکل آئے ۔ لہٰذا دوستوں کے اصرار پر اس کتاب میں

چھ ہزار رباعیاں تھیں۔ ان میں سے قریب قریب ۱۰۲۰ رباعیاں حذف کر ڈالیں۔ چونکہ اس عالم کے لائق نہ تھیں۔ بقیہ پانچہزار کو اس میں شامل کیں جن میں حمد و نعت، منقبتِ اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے، تصوف کے تقریباً تمام چھوٹے موٹے موضوعات پر رباعیاں ہیں۔ ان میں سے بعض رباعیاں لباس، زلف، لب، خال و دہاں ہیں۔ قالب، صورت و کسوت۔ الفاظ متداول کو ترجیح دی ہے۔ لیکن اہل ذوق کا ذہن صورت سے معنی کیطرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس نسخہ میں 1454 رباعیاں ہیں۔

ترقیمہ:۔ تمت تمام شد مختار نامہ حضرت شیخ عطار در بلدہ احمد آباد بتاریخ نوزدہم شہر ربیع الاول سنہ ہزار یازدہ بفرمودۂ ملا عبدالکریم صحاف لکاتبہ فقیر حقیر سید قاسم ابن سید جلال داؤد حسین

1337

P257

مَنطِقُ الطَّیر

مؤلف:۔ خواجہ فرید الدین عطّار

سائز:۔ 23×12½ سطور:۔ 19

اوراق:۔ 128 جدول:۔ 15×7½

کتابت:۔ بوقت ضحیٰ ۲۹ ربیع الثانی ۱۰۱۱ھ

کاتب:۔ امان اللہ بن ولی محمد ابن منجلہ خط:۔ نسخ

موضوع:۔ تصوف۔ زبان:۔ فارسی

آغاز:۔ آفریں جان آفریں پاک را ÷ آنکہ جاں بخشد و ایمان خاک را

اختتام:۔ شوخی بے شرمی مادر گذار ÷ شوخی اپیش چشم خود میار

ترقیمہ:۔ تمت کتاب من کتاب منطق الطیر بوقت ضحا تاریخ ۲۹ شہر ربیع الثانی ۱۰۱۱ھ از خطِ امان اللہ بن ولی محمد ابن منجلہ کہ این کتاب برائی بندگی حضرت شیخ المشائخ والاولیاء بندگی میاں شیخ عبداللہ نوشتہ شدہ است

نوٹ :- اس نسخہ کا پہلا صفحہ نصف ضائع ہو چکا ہے ۔ یہ نسخہ حضرت شیخ میاں عبداللہ کیلئے کتابت کیا گیا ہے ۔ غالباً یہ حضرت شاہ وجیہ الدین علوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں ۔

1338

P258

تحفۃ الافکار

مجہول

سائز :- 12½×21½ - 5½×11½ سطور :- 12

اوراق :- 14 موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی خط :- نستعلیق

مہرومالک :- عبدالقادر چلبی حالت :- مجلد

آغاز :- چرخ مردم خوارہ گر روزی دو مردم پرور است
نیست از شفقت ازاں پروری او لاغر است

اختتام :- طالبان ربع مسکون را ظل عالیش ۔
فیض بادا تا مقام مہر چارم منظر است ۔

نوٹ :- اس کتاب پر نیل پنسل سے لکھا ہوا ہے کہ یہ عطار کی تصنیف ہے لیکن یہ غلط ہے عطار نے تحفۃ الافکار نامی کوئی کتاب تصنیف نہیں لکھی اسکے علاوہ اسمیں چند اشعار عطار کے ہیں ۔ ورق ۳ سے امیر خسرو کے اشعار شروع ہوتے ہیں ۔ ورق ۵ سید نسیمی کے اشعار ہیں ۔ ورق ۷ سے مولانا جامی کے اشعار ہیں ۔ سارے اشعار تمام شاعروں کے ایک ہی بحر میں ہیں ایک

ہی قافیہ میں ہیں ۔ زیادہ تر اشعار اخلاق سے متعلق ہیں ۔ تحفۃ الافکار نامی
کتاب اصل میں صفحہ ۱ سے شروع ہوتی ہے ۔ امیر خسرو کا پہلا شعر ہے ۔

مرد پنہاں در پلاس و بادشاہ عالم است ❖ تیغ خفتہ در نیام و پاسبان کشور است

سید نسیمی کے اشعار جو انھوں نے بحر ابرار کے جواب میں کہے ھیں ۔

در جواب بحر ابرار آمد ایں ابیات من	از نسیمی بشنو ایں معنیٰ کہ بحر گوھر است
ملک دنیا سر بسر چوں خانہ زنبور داں	گاہ دُرِ وی شہد و شکر زخم نشتر است

علامہ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ کا پہلا شعر اس طرح ہے ۔

کنگرہ ایوان شہ کز کاخ کیواں برتر است ❖ رخنہای داں کش بدیوار حصار دیں در است

علامہ جامی نے اس کا لقب " لجۃ الاسرار حجۃ الاصرار لکھا ہے ۔

1339

P259

مصیبت نامہ

مؤلفہ :۔ خواجہ فرید الدین عطار

سائز :۔ 14×23 ۔ 10×16 ۔ سطور :۔ 28

اوراق :۔ 91 زبان : فارسی

کتابت :۔ بروز سنیچر اول شہر ربیع الآخر 954ھ ۔

موضوع :۔ تصوف ۔ حالت :۔ چمڑے کی جلد

کاتب :۔ صدر الدین ابن حسین الیمنی

آغاز :۔ حمد پاک از جان پاک آں پاک را ❖ کو خلافت داد مشتی خاک را

اختتام :۔ ختم کردم ایں مصیبت نامہ را چوں رسید ایں جا شکستم خامہ را
در مناجاتی نیاز ایں کتاب ختم شد واللہ اعلم بالصواب ۔

ترقیمہ :۔ وقد وقع الفراغ من کتابت ہذا الکتاب فی یوم السبت اول شہر ربیع الآخر سنہ اربع وخمسین وتسعمائۃ

علی ید عبد الضعیف النحیف المذنب المحتاج الی رحمۃ ربہ الغنی صدر الدین ابن حسین الیمنی تاب اللہ علیہ توبۃ
النصوحاً۔ وختم علیہ ابواب العلم النافع العمل الرافع کتبہ رجا ران یذکرہ المطالع فی صالح دعواتہ خاصۃ فی ادبار در ۹۵۶ نوشتہ شد

نوٹ :۔ تذکرہ دولت شاہ سمرقندی سے پہلے ورق پر عطار کی شرح حال نقل کی گئی ہے

1340

P260

مصیبت نامہ

مؤلفہ :۔ خواجہ فرید الدین عطار

سائز :۔ 12×20½ ۔ 9½×15½ ۔ سطور :۔ 30 ۔ سطور کی تعداد یکساں نہیں ہے

اوراق :۔ 120 خط :۔ نسخ و نستعلیق ۔ خط بدلتا رہتا ہے

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ حمد پاک از جان پاک آں پاک را ☆ کہ خلافت داد مشتی خاک را

اختتام :۔ در مناجاتی نیاز ایں کتاب ☆ ختم شد واللہ اعلم بالصواب

1341

P261

شرح فصوص الحکم

مؤلفہ :۔ مجہول

سائز :۔ 12×18½ ۔ 16×11½ ۔ سطور :۔ 12

اوراق :۔ 401 مندرجات :۔ بکثرت

مہر :۔ (دیا بنی مدد) دو اور مہریں آخر میں ہیں جو پڑھی نہیں جاتیں ۔

خط :۔ نستعلیق ۔ موضوع :۔ تصوف ۔ زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ عین بطون منظاھرا عیان ظاھر بر داختہ عظیمی کہ غیرت جلالش جمال ذات خود را بسطوت عظمت محتجب گردانید

اختتام :- ایں معنی را مجملۂ ایمان و عرفان مزین گرداند. تمینہ و کرمہ از قریب مجیب والحمدللہ

وحدہ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

نوٹ :- فصوص الحکم کا فارسی ترجمہ ہے۔ حاشیہ میں بکثرت وضاحتی نوٹس تحریر ہیں۔

1342

نقد النصوص فی شرح نقش الفصوص

P262

مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ

سائز :- 12½×22½ سطور :- 14 اوراق :- 230

تالیف :- 863 خط :- نسخ۔ زبان :- فارسی۔ موضوع :- تصوف

کاتب :- محمد ابن فاضل الملقب بخطاط لاقدس ظہور۔ مہر و مالک :- میاں محمد بن عبدالرحیم

آغاز :- الحمدللہ الذی جعل مفاتیح القلوب ذوی الہمم قابلۃ لنقش فصوص الحکم۔

اختتام :- الحمد لملہم السرائر کامد بمبارکی باآخر پیوست بخوشترین سرانجام۔

ترقیمہ :- تمت تمام شد بتاریخ چہارم روز سہ شنبہ وقت العصر شہر ربیع الثانی سنہ یکہزار

ویک صد و شصت و ہفت من الہجرۃ المبارکۃ۔ وکاتبہ الحروف المسمی محمد ابن فاضل

الملقب بخطاب الاقدس ظہور السید پیر محمد الحسنی الحسینی القادری قدس اللہ سرہ العزیز۔

نوٹ :- کاتب حضرت پیر محمد شاہ کے اجل مریدین میں سے ہیں انھوں نے اور کتابیں بھی کتابت کی ہیں۔ جامی نے فصوص الحکم کو خاتم مصنفات ابن العربی کہا ہے۔ شارح نے ابن العربی صدرالدین محمد بن اسحاق قونوی اور موید الدین الجندی سے بھی استفادہ کیا ہے۔ مؤخر الذکر فصوص الحکم کے پہلے شارح تسلیم کئے جاتے ہیں۔ شیخ سعدالدین سعید الفرغانی شارح قصیدۂ تائیہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

1343

شرح فصوص الحکم

P263

مؤلف :- میر سیّد

سائز :- 12½×23½ سطور :- 14

اوراق :- 81 کاتب :- رحمتُ اللّٰہ

کتابت :- ۱۱ محرم ۴۰ جلوس عالمگیری سنہ ۱۱۰۹ھ

مہر و مالک :- ۱۱۳۰ غلام رضا بن غلام محمد بن احمد بن سلیمان

خط :- شکستہ و نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- حمد بیحد فاطر حکم راکہ آثار انوار صبح وجود را از قعر جاہ ظلمت آباد عدم برآورد۔

اختتام :- اللھم اعصمنا من الخطا والزلل فی الایراد وفقنا فی العلم والقول والعمل للحق والسداد والصواب۔

نوٹ :- غلام رضا بن غلام محمد نے اس کتاب کو سنہ ۱۱۴۱ میں خریدا تھا۔ شارح کہتے ہیں کہ مؤلفات ابن العربی اور خاص طور پر فصوص الحکم کے سمجھنے میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اسمیں اجمال و تفصیل سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن اکثر شارحین کما حقہ عہد برآ نہ ہو سکے متصوفین کی خاص اصطلاحات ہیں انکے مخصوص اصول و اشارے ہیں۔ یہ کتاب اسی اجمال کی شرح ہے۔

1344

الجانب الغربی فی حل مشکلات الشیخ

P264

محی الدین عربی

مؤلف :- شیخ ابوالفتح محمد بن مظفرالدین بن حمیدالدین ابی عبداللہ المقلب بہ شیخ مکی

سائز :- 22×13 - 7½×13½ سطور :- 12

اوراق :- 162 خط :- نسخ

مہر و مالک :- (ابوالفتح محمد اکرم الدین) (ناصرالدین احمد ۱۱۲۴ھ) میاں محمد بن عبدالرحیم

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا ذنبنا وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین حمد توحید اس بے التباس محمد انفاس

اختتام :- اللہ الوکیل علیک والامر بعد ذالک الیک فانک ما تلفظ من قول الالدیہ رقیب عتید حاضر لدیک فانظر ما نقول واحذر الفضول واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔

نوٹ :- سلیم خان بن بایزید خان بن محمد خان حاکم الحرمین الشریفین کے ہمراہ شیخ مکی ایک مرتبہ جا رہے تھے ۔ اور ساتھ میں ابن العربی پر اعتراضات کا ذکر ہو رہا تھا سلطان نے حکم دیا کہ ابن العربی پر اعتراضات کا مقنع جواب دیا جائے جو مطابق عقل و موافق نقل ہو ۔

کتاب دو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے ۔ پہلے باب میں ان اعتراضات و اشکالات کا ذکر ہے ۔ جو علماء قشری نے شیخ ابن عربی پر وارد کئے ہیں ۔

دوسرے باب میں ان اشکالات و اعتراضات کا جواب ہے ۔

خاتمہ میں شیخ ابن عربی کے اور انکے سلسلہ کے مناقب بیان کئے گئے ہیں ۔

1345

P265

جواہر اسرار

علامہ علی حمزہ بن علی ملک بن احسن الطوسی المعروف الشیخ آذری

سائز :۔ ۱۱½×۲۱½ اوراق :۔ 288 کتابت :۔ بدھ ۱۲ رجمادی الآخر 1053ھ

تالیف :۔ اوائل رجب سفر عرب سے مراجعت کے بعد 840ھ خط :۔ نستعلیق

مہر و مالک :۔ جعفر بن جلال الشاہی بدر عالم رحمۃ اللہ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ یا مفتح الابواب افتح باب قلبی وقلوب المسلمین وانت خیر الفاتحین۔

اختتام :۔ آں بند کشادہ شد مگر بہ بند اجل۔

ترقیمہ :۔ الحمدللہ اجلا و اعلا اجلا سبحان اللہ اولا و آخرا والصلوۃ والسلام علی الانبیاء ظاہرا و باطنا خصوصا علی افضل الانبیاء اعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ والرحمن علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلی تابعہ والمؤمنین. تمت الکتاب جواہر الاسرار بتائید الملک الغفار من تالیف صاحب قرآن فی آخر الزمان العارف المحقق العالم المدقق شیخ جلال الملۃ والدین حمزہ بعرف شیخ آذری قدس سرہ فی یوم الاربعاء ۳ شہر جمادی الآخر ۱۰۵۳ھ قلمی نمونہ شد۔ ۱۶ رجمادی الثانی ۱۰۵۶ھ در وقت سعد رابع در مقام بنیبان مطالعہ

نوٹ :۔ مصنف کہتے ہیں کہ کتاب مفاتیح الاسرار ۸۳۰ھ میں لکھی گئی تھی یہ کتاب شام سے مراجعت کے وقت چار ابواب میں مبوب کی گئی تھی اسمیں معرفت کلام اللہ تعالیٰ، مشکلات احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مشائخ کرام کے مرموز بیانات اور شرائع اسلام کے متعلق کلام کی تشریح تھی۔ دوبارہ احرام باندھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ دارالملک احمد شاہ میں اس کتاب کو خوب سراہا۔ وطن میں لوٹنے کے بعد مصنف کو خیال آیا کہ عجم میں بھی اسکو وہی درجہ ملنا چاہیئے۔ ایک نکتہ یہ تھا کہ ذخائر سفر بابرکت کی غنیمت کو بھی اسمیں شامل کیا جائے۔ پہلے تاریخ مشائخ اور مولد و مدفن انکے مختلف خرقوں کے بارےمیں اختصار سے کام لیا گیا تھا اب اسکا خیال آیا کہ اسکی تفصیل ضروری ہے۔ اسامی کتب منقول عنہا سے اجتناب کیا اور اسکا نام جواہر الاسرار

رکھا جو تنبیہاً مفاتیح الاسرار ہے۔

1346

P266

مرصاد العباد من المبدأ و فی المعاد

مؤلف :- نجم الدین صغری

سائز :- 14×24 سطور :- 21

اوراق :- 162 جدول :- 18×8½

تالیف :- رمضان 618 سنہ ھ کتابت :- 1016 سنہ ھ

مقام :- برھان پور خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبیہ وحبیبہ محمد و آلہ اجمعین
حمد بیحد و ثنائ بیعدد بادشاہی را کہ ...

اختتام :- فالحمد للہ رب العالمین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین

ترقیمہ :- ہذا الکتاب مرصاد العباد فرمائش حضرت سیادت پناہی سعادت دستگاہی مرزا عبدالملک حد اللہ عمرہ و ترقی درجاتہ باد کر العبد الفقیر الحقیر الراجی الی رحمۃ اللہ الصمد حسین ابن عماد ابن محمد غفر لہ اللہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ۔ مورخہ بیست و پنجم ماہ جمادی الاول در مقام معمور شہر برہان پور سنہ ۱۰۱۶ ھ حرس اللہ من آفات البلیات ۔

نوٹ :- سلوک راہ دین ، راہ اصول بمعالم یقین ، تربیت نفسِ انسانی ، معرفت صفات ربانی وغیرہ اسکا موضوع ہے ۔ مذکورہ کتاب پانچ باب اور چالیس فصول پر مشتمل ہے ۔ فہرست شروع میں دی ہوئی ہے ۔ مصنف شاعر بھی تھے ۔ چنانچہ صفحہ ۲ پر ایں ضعیف گوید کہکر شعر نقل کیا ہے ۔

ایں نسخہ نامہ الہٰی کہ توئی ٭ وی آینہ جمال شاہی کہ توئی
بیروں تو نیست ہر چہ در عالم ہست ٭ در خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی

فصل دوم اہم ہے ۔ اسمیں مصنف نے سببِ تالیف کیساتھ ہی اپنا تفصیل سے احوال بیان کیا ہے ۔ فصل سوم اس بات کی تفصیل ہے کہ اس کتاب کو کس نہج پر تیار کیا گیا ہے ۔

جملہ مریدین مصنف سے بزبان فارسی تصوف کے موضوع پر ایک جامع کتاب کی تالیف چاہتے تھے۔ اگرچہ مصنف نے حسب استعداد والتماس ہر طائفہ چند مجموعے قلم بند کئے تھے۔ مصنف عراق وخراسان میں سیر وسفر میں رہتے تھے۔

یہاں تک کہ ۶۱۷ھ میں تاتار کا فتنہ برپا ہوا بلاد اسلامیہ کو تہس نہس کر دیا گیا ایک سال تک عراق میں مارے مارے پھرتے رہے عزیز واقارب کو چھوڑنا محال تھا لیکن اب حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ نفسی نفسی مصنف اپنے مسکن مالوف ہمدان کو ۶۱۸ھ میں خیرباد کہہ کر چل پڑے انکے نکلنے کے بعد مغلوں کا حملہ ہوا اور مصنف کے عزیز واقارب سمیت اکثر اہل شہر کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔

اب مصنف نے کسی ایسے اسلامی ملک میں قیام پسند کیا جہاں اہل سنت والجماعت کی آبادی ہو۔

چنانچہ بلاد روم پر نظر پڑی جہاں کا بادشاہ ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو الغ ارسلان حامی دین اور محسن ملت تھا اور مدارس، خانقاہ، مساجد، منابر صوامع، پل، رباط، اور بیمارستان تعمیر کیا کرتا تھا۔ آل سلجوق کے اس بادشاہ کیلئے مصنف نے طویل دعائے خیر کی ہے۔

بڑی مشکل سے مصنف شہر قیصریہ پہنچے شہر ملطیہ میں انکو شہاب الدین عمر سہروردی سے شرف ملاقات نصیب ہوئی انہوں نے انکا استقبال کیا۔ انہوں نے مصنف کو اسی جگہ قیام کا مشورہ دیا۔ بلکہ حضرت سہروردی نے اپنے مبارک خط میں چند باتیں مرقوم فرما کر مصنف کو دیں۔ اور بادشاہ سے مراسم قائم کرنے کو کہا۔ مصنف نے بادشاہ کیلئے تحفہ لے جانا ضروری سمجھا خدا کیطرف سے انقباض کا زمانہ پورا ہوا۔ اور انبساط نصیب ہوا۔ ملہم غیب سے اشارہ ہوا کہ بہترین تحفہ ایک کتاب ہوگی۔ لہٰذا طلبہ کا تقاضہ بھی دامن گیر ہوا

اور ۱۱۱۸ھ میں اسکو تالیف کیا۔ اس نسخہ کے پہلے دو اوراق پر اہم عرض دیدہ ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہیکہ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے شاہی کتب خانہ میں رہ چکا ہے۔

① بتاریخ بیست و ہفتم شہر شوال من شہور سنہ ثلث و سبع و عشر مأیۃ (۱۰۷۳) در دار الفتح اجین عرض دیدہ شدہ

② مرصاد العباد فرستادۂ علی اصغر خویش آقا عربا کہ از مستقر الخلافہ اکبرآباد ارسال حضور نمودہ شد بتاریخ ہفتم شہر شوال ۶ سنہ جلوس ہمایونی بتحویل خواجہ مطلوب تحویلدار کتابخانہ سرکار علیہ جمع نمودہ شد۔

③ بتاریخ سلخ شہر شوال سنہ ملاحظہ نمودہ شد عرض دیدہ شد ④ بتاریخ ۲۷ جمادی الاول ۱۰۹۰ھ از حافظ محمد یعقوب خرید نمودہ شد

⑤ مرصاد العباد نیاز مند درگاہ محمد مہدی خرید از بابت شیخ کالے کتاب فروش دار الخلافت شاہجہاں آباد واقعہ بتاریخ بیست و یکم جمادی الاول ۲۳ سنہ جلوس مطابق ۱۰۹۱ھ..... شاہجہانی ۔ ⑥ در خطۂ برہانپور نویسانید فی شہور ۱۰۱۷ سنہ خادم الفقراء عبد الملک الحسینی ⑦ مالکہ عربای شیرازی در دار السلطنۃ اکبرآباد از دُدہ محمد حسین ابتیاع شد شہر جمادی الثانی ۱۰۵۱ھ ⑧ بتاریخ غرہ شوال ۱۰۹۱ھ داخل کتاب خانہ شد۔

1347

P267

لباب الاخبار

محمد بن محمود دہدار

سائز :- 11×17 ۔ سطور :- 11 ۔ اوراق :- 107 ۔ کاتب :- محمد امین

مقام :- قصبہ بریلی ۔ مالک :- حافظ عبد الکریم ولد عبد الرحیم ۔ زبان :- فارسی

کتابت :- ۶ رجب عہد عالمگیر ثانی ۔ موضوع :- تصوف ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- حمد بیحد و ثنای بیعد مر خدا یرا جل جلالہ و عم نوالہ کہ علم علمار عالم را بر فراشت

اختتام :- فی المواطن کلہا الا علیک فانہ لم یحمدہ ۔

ترقیمہ قد تمت ہذا الکتاب مسمیٰ لباب الاخبار فی التاریخ ششم شہر رجب المرجب سنہ احد بادشاہ عالمگیر ثانی ۔ کاتبہ الحروف نقیر حقیر محمد امین بخط خط داشرت ملاں خیراتی در قصبہ بریلی تحریر یافت۔

نوٹ :- مترجم نے اپنے نام کیساتھ دھدار نہیں لکھا لیکن میگوید بندہ ضعیف گناہگار امیدوار رحمت پروردگار احمد بن محمود کیساتھ الملقلب بہ دھدار ہی ہونا چاہیے واللہ اعلم بالصواب۔

مصنف کو مطالعہ لباب الاخبار کرتے وقت خیال آیا کہ اسکو عربی سے فارسی میں منتقل کرنا چاہیئے۔ یہ کتاب چالیس الواب پر مشتمل ہے ہر ایک باب میں دس حدیثیں ہیں۔ فضیلتِ علماء۔ فضیلت کلمہ طیبہ۔ فضیلت بسم اللہ فضیلت نماز با جماعت۔ فضیلت مسجد۔ فضیلت تسبیح۔ فضیلت نکاح عقوبت زانی و موطی۔ عقوبت نوحہ و ماتم وغیرہ الواب کے عنوانات ہیں۔ اوّل کے دو صفحوں پر دعاء سریانی کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور آخر میں چالیس احادیث درج ہیں۔

1348

P268 # خلاصۃ الرحمٰن فی تاویل خطبۃ البیان

مؤلفہ :- خواجہ محمد بن محمود دھدار سودتی

سائز :- 22×12 سطور :- 14

اوراق :- 108 جدول :- 14×7

تالیف :- 1013ھ زفیض جود علی خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ الذی خلق الانسان علمہ البیان المنان ذی الاحسان الذی کل یوم ھو فی شأن

اختتام :- لبطریق خاتمہ ملحق میسار ذوبہ الحول والقوۃ

نوٹ :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جامع کوفہ میں خطبۃ البیان دیا تھا جسکو جذبہ

قدسیہ، نفحات الٰہیہ اور غلبۂ نور الوہیت سے مقہور ہو کر بیان کیا تھا۔ اسکی تاویل و
تشریح میں یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ عبدالرحیم خانخاناں نے مصنف کو
شرح خطبۃ البیان لکھنے کو کہا آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں
ایک قصیدہ کہا ہے۔ خطبۃ البیان کی شرح لکھنے کی توفیق نصیب ہوئی یہ قصیدہ
اسکا شکرانہ ہے اسمیں تقریباً ۲۷ راشعار ہیں قصیدہ کا آخری شعر تاریخی ہے۔
زفیض جود علی چوں رسیدم ایں توفیق ٭ چناں رواست کہ تاریخش از ھماں باشد

ورق ۱۰۳ سے ۱۰۸ تک متن خطبۃ البیان عربی میں دیا گیا ہے۔ جسمیں
بعض پیش گوئیاں ہیں فلاں سال میں یہ ہوگا وغیرہ وغیرہ

پہلے دو صفحوں پر دھدار کی سوانح عمری درج ہے جو ملا صادق اصفہانی
کی صبح صادق سے منقول ہے۔ یہ بہت اہم ہے یہی ترجمہ شارح حاشیہ
نفحات الانس کے مخطوطہ میں بھی بعینہٖ درج ہے۔ اس مخطوطہ نمبر ۱۵۱۵ ہے
مگر یہ کتاب فن سیرت میں ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

1349

P269

ایجاز مفاتیح الاعجاز

مصنف :- محمد بن محمود (دھدار)

سائز :-	12½×22	سطور :-	16
اوراق :-	167	خط :-	نستعلیق
موضوع :-	تصوف	زبان :-	فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ اجمعین ہر فیض کہ از فیاض
مطلق فایض میشود چوں بتوسط اسمار است۔

اختتام :۔ چیستر موضعی است در ہشت فرسنگی شہر بتریز و مولد و مدفن ایشان ہم آنجاست قدس سرہ العزیز۔

نوٹ :۔

حالانکہ جلد پر اسکا نام مفاتیح الاعجاز لکھا ہوا ہے یہ نام غلط ہے اسکا اصل نام ایجاز مفاتیح الاعجاز ہے اور یہ دھدار کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کے پہلے ورق پر یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ شرح گلشن راز لمولانا جامی۔ لیکن یہ بات بھی غلط ہے۔ چونکہ دھدار کے پہلے نسخہ کے ساتھ مقابلہ کیا تو دونوں ایک ثابت ہوئیں۔ جامی نے شارح گلشن راز لاہجی کے بارے میں شرح کے مطالعہ کے بعد جو شعر کہا تھا وہ پہلے ورق پر نقل ہے۔ ؎

اے فقر تو نور بخش ارباب نیاز
خرم ز بہار خاطرت گلشن راز
یک وہ نظری برمس قلم انداز
باشد کہ برم رہ بحقیقت ز مجاز

ایک شعر یہ بھی نقل ہے معلوم نہ ہوسکا کہ کس کا ہے۔ ؎

دوستی با ناتواں مایہ روشن دل است
رشتہ چوں با موم سازد شمع محفل میشود

برہمن کے یہ اشعار بھی درج ہیں۔ ؎

بلبل از چمن بگذرد گر در چمن بیند مرا
بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا
در سخن پنہاں شدم مانند بو در برگ گل
میل دیدن ہر کہ دارد در سخن بیند مرا

1350

ایجاز مفاتیح اعجاز شرح گلشن راز

P270

مؤلفہ :- محمد بن محمود دھدار سودتی

سائز :- 17×18½ سطور :- 15

اوراق :- 192 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد مندرجات :- کہیں کہیں

آغاز :- الحمد لمن لہ الحمد فی الاولی والآخرہ والصلوٰۃ والسلام علی شمس فلک والرسالۃ بنورہ القاہرۃ

اختتام :- چپستر موضعی است در ہشت فرسنگی شہر تبریز و مولد و مدفن ایشاں قدس سرہ العزیز ہم آنجا است ۔

نوٹ :- عام طور پر تذکروں میں دھدار کو خواجہ محمد کا وطن بتایا گیا ہے مگر ہمیشہ محمد بن محمود نے اپنی ہر تصنیف میں اپنے آپکو الملقب بہ دھدار لکھا ہے ۔ اسمیں بھی وہ کہتے ہیں عبید الاحرار و مملوک الابرار محمد بن محمود الملقب بہ دھدار خواجہ دھدار نے لاہجی کی مفاتیح الاعجاز کو جو شرح گلشن راز ہے ایجاز کیا ہے یہ کتاب اس کا اختصار ہے ۔ خواجہ دھدار خود فرماتے ہیں کہ اسکو علیحدہ شمار نہ کیا جائے اور میرے نام کیساتھ منسوب نہ کی جائے حالانکہ سب ہی تذکرہ نگاروں کا خیال ہے کہ دھدار نے گلشن راز کی شرح لکھی ہے ۔

1351

الجانب الغربی فی حل مشکلات ابن العربیؒ

شیخ مکیؒ

سائز :- 12½×23½

سطور :- 14

اوراق :- 123

خط :- نسخ

موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا ذنوبنا وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

اختتام :- فانظرنا ما تقول واحذر الفضول واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل۔

نوٹ :- مذکور کتاب کا یہ چوتھا نسخہ ہے۔

1352

مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز

P272

محمد بن یحییٰ بن علی الجیلانی النوربخشی اللاہجی

سائز :۔ 13x27

سطور :۔ 21

اوراق :۔ 184

موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی

خط :۔ نستعلیق

تالیف :۔ بروز پیر ۱۹ ذی الحجہ 877ھ

مالک :۔ محمد معین

مہر :۔ یا معین الضعفا

آغاز :۔ باسمک الاعظم الشامل فیضہ المقدس بکل موجود المنور ظلمات العدم بالنوار الوجود۔

اختتام :۔ وغیر ازیں نیست چوں متحقق بدیں حال گشتی اگر ہوالحق گوئی راست۔

نوٹ :۔ بعض سالکان راہ اور دوستوں کے اصرار پر شارح نے اپنی قلت بضاعت کے باوجود خود نمائی کی غرض سے نہیں بلکہ محض رہ نمائی اہل دل کے واسطے بعد از استخارہ قلم اٹھایا۔ متن سُرخ روشنائی سے تحریر کیا گیا ہے۔

1353

مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز

273

مؤلفہ :- محمد بن یحیی بن علی الجیلانی النوربخشی اللاہجی۔

سائز :- 13×23 سطور :- 21

اوراق :- 1 تا 172 خط :- نستعلیق

تالیف :- انوار قبل ظہر ۲۹ جمادی الاول سنہ 888ھ

کتابت :- ۶ شوال سنہ 1067ھ مقام :- گولکنڈہ

کاتب :- محمد بن عبداللہ۔ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- است زیراکہ باعتبار قید و اطلاق غیرت اعتباری ملاحظہ است۔

اختتام :- و چیستر موضعی است در ہشت فرسنگ شہر تبریز و مدفن و مولد ایشان ہمان جا است قدس سرہ العزیز

ترقیمہ :- قد تم کتاب ہذا الکتاب یوم الجمعہ قبل العصر سادس شہر مبارک شوال ختم بالخیر والاقبال لسنہ سبع الف ہجریہ نبویہ ہذا الآخر شرع بعد فقد تم کتابتہ ہذا الشرح فی یوم الاحد قبل الظہر یا بخ شہر جمادی الاول سنہ ثمان وثمانین وثمانیہ ہجریہ نبویہ علیہ السلام من کلام قدوۃ المشائخ فی التجرید پیشوای اصحاف تفرید ہادی طالبان حقائق مرشد واعنان دقائق سرو چمن ناسوت بلبل گلشن جبروت سائر فضائی ملکوت طائر ہوائی لاہوت والی ولایہ خلیفہ ممالک ہدایہ شمساً للملۃ والدین محمد بن یحیی بن علی الجیلانی النوربخشی اللاہجی۔ اللہم کما ایدیہ بالنفس القدسیہ والاوصاف الملکیہ فی دار السلطنت المسمیٰ بگلکنڈہ علی ید العبد الفقیر محمد بن عبداللہ غفر لہ اللہ لہم و ذنوبہم۔

نوٹ :- 1332 اور 1353 ملکر ایک مکمل نسخہ بنتا ہے۔ آخر میں ایک غزل اور مثنوی کے اشعار ہیں۔

1354

P274
مفاتیح اعجاز شرح گلشن راز

مؤلفہ :- محمد بن یحییٰ اللاہجی

سائز :- 14×25½ سطور :- 25

اوراق :- 235 تالیف :- 877ھ

خط :- نستعلیق بعض جگہ شکستہ ۔

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- باسمک الاعظم الشامل بفیضہ المقدس لکل موجودات المنور ظلمات العدم بانوار الوجود ۔

اختتام :- چیستر موضعی است در ہشت فرسنگ شہر تبریز مدفن و مولود ایشان ہم آں جا است قدس سرہ العزیز

اختتام :- کسی نے ۱۹ ر ذی الحجہ ۱۰۸۵ھ میں اول سے آخر تک اس کتاب کا مطالعہ کیا تھا ۔ مجلدہ ۔ دوسرا نسخہ

1355

P275
الجانب الغربی فی حل مشکلات ابن العربی

مؤلفہ :- شیخ مکی

سائز :- 12×21 سطور :- 15

اوراق :- 132 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا ذنوبنا وصلی اللہ علےٰ سیدنا محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین۔

اختتام :- فانزر ما تقول واحذر الفضول واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل۔

نوٹ :- ورق نمبر ایک پر ملکیت کے بارے میں دو اہم گذارشیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ پہلے محمد حفیظ اللہ النقشبندی الرضائی کی ملک میں تھا۔ اور بعد میں محمد اعظم بن محمد حسن کی ملک میں کسی صالح بھائی کاتب دھولقیہ کی وساطت سے آیا تھا۔ آخری صفحہ پر عربی میں کتاب لکھنے کا سبب بیان کیا ہے۔

1356

معارف العوارف فی ترجمۂ عوارف المعارف

P276

مؤلفہ :- ابن علی بن غش عبدالرحمٰن (دیا) ابوالنجاشی عبدالرحمٰن (جلد پر نام غلط ہے۔ نجیب الدین)

سائز :-	28x16½	سطور :-	19
اوراق :-	203	خط :-	نسخ
موضوع :-	تصوف۔	زبان :-	فارسی

آغاز :- کتب ایشاں مبین مناہج سلوک وطریقت ومجمع البحرین شریعت وحقیقت است

اختتام :- مقام خروج خارج نہیم لبس اعتدال در مزاج۔

نوٹ :- کتاب مجلد ہے۔ بعض جگہ کرم خوردہ ہے۔

حل مشکلات شرح معانی مفصلہ کیا تھ لفظ بلفظ ترجمہ کرنا ضروری تھا مگر بعض جگہ یہ ممکن نہ ہوا کچھ مقدم مؤخر کرنا پڑا آیات قرآنی واحادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو کما حقہٗ لکھا گیا ہے۔ اور اسکا فارسی ترجمہ بھی شامل کیا گیا اسی طرح ہر اس کلمہ اور لفظ کو جوں کا توں رکھا گیا کہ جو مشہور تھا یا اسکا فارسی معادل متعذر تھا بعض ایسے مشکل کلمات بھی آئے جنکے ظواہر معانی کو بآسانی سمجھا نہیں جا سکتا

ان کیطرف خاتمہ میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔

خانقاہ میں یوں تو ہر مرید صاحب کمال تھا لیکن ترجمہ کے املا کی خدمت گاذرونی محمد محمود کے سپرد ہوئی۔

یہ کتاب ۶۳ر ابواب پر مشتمل ہے۔

1357

معارف العوارف فی ترجمہ عوارف المعارف جزء دوم

P27

مؤلفہ :- نجیب الدین۔ ابن علی بن غش عبد الرحمن۔ ابو النجاشی عبد الرحمن۔

سائز :-	16½×18	سطور :-	19
اوراق :-	204 تا 404	جدول :-	11×18
خط :-	نسخ	موضوع :-	تصوف
زبان :-	فارسی	حالت :-	مجلد۔ ناقص الطرفین

آغاز :- الا چوں از مضیق خوف و قبض و ہیبت برگذشتہ بود، و خلاصی یافت

اختتام :- آمند بلوح من صفحات وجوھھم لبر الو جدان۔

نوٹ :- آخری دو تین صفحات بُری طرح پھٹ گئے ہیں نیز اس پر کاغذ چسپاں کیا گیا ہے

1358

مصباح الہدایہ و مفتاح الکفایہ

P27

مؤلفہ :- عزالدین محمود بن علی القاشانی

(حاشیہ میں لکھا ہوا ہے کہ قاشان۔ کاشان کا معرب ہے)

سائز :- 14x23 سطور :- 24

اوراق :- 121 خط :- نستعلیق

زبان :- فارسی موضوع :- تصوف

آغاز :- حمد صدق و نفحات اخلاص آں دیدہ جا نرا منور و دماغ را معطر دارد نثار حضرت پادشاہی است کہ ۔۔۔

اختتام :- مصراع ۔ دیر جسم اللہ عبدا قال آمنا

نوٹ مصنف کے بعض دوست احباب جو عربی سے نابلد تھے اکثر مصنف سے التماس کرتے تھے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی کتاب عوارف المعارف کا ترجمہ فارسی میں کیا جائے لیکن مصنف کو اس بات کا شدید احساس تھا کہ اسکا ترجمہ کرنا روح کو جسم سے علیحدہ کرنے کے مترادف ہے لہذا اسمیں انہیں تامل تھا ایک روز انہیں خیال آیا کہ فارسی میں ایک ایسا مختصر رسالہ تصنیف کیا جائے جو مشائخ کے کلام کے ساتھ خود ان پر غیب سے جو فتوحات آئیں ان پر مشتمل ہو اس طرح عوارف المعارف کے اصول و فروع پر احتوار بھی ممکن ہوگا جس سے دوستوں کا تقاضا پورا ہو جائے گا ۔ اور محذور سے اجتناب بھی ہاتھ سے نہ جائیگا ۔

انہوں نے اسمیں مشائخ کے نصوص احادیث و کلمات کو مندرج کیا اس میں دس باب اور ہر باب دس فصول پر مبنی ہے ۔

متن میں مصنف نے اپنے نام کے ساتھ عزالدین نہیں لکھا حالانکہ سرورق سرخ روشنائی میں مصنف کا نام عزالدین محمود بن علی القاشانی لکھا ہوا ہے ۔

1359

نشاطِ عشق

P279

عبداللہ بن حسن بن علی مکی حسین العجلانی

سائز :۔ 12×21 سطور :۔ 13

اوراق :۔ 43 کتابت :۔ ۷ رجب 1082ھ

کاتب :۔ ابو محمد مقام :۔ مظفرآباد عرف کوتیانہ

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ بسم اللہ فھو المبتدا ، والحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین

اختتام :۔ دراں جای نشینی نہ قراری ۔

نوٹ :۔ حضرت غوث اعظم عبدالقادر محی الدین کے رسالہ کا فارسی ترجمہ ہے ۔

1360

راحتُ القلوب

P280

مبارک فیض اللہ شاھی

سائز :۔ $11\frac{1}{2}$×18 سطور :۔ 9

اوراق :۔ 138 جدول :۔ $7\times11\frac{1}{2}$

خط :۔ نسخ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد ، مقام :۔ احمد آباد

کاتب :۔ ابوبکر ابن شیخ میاں بن عبدالعزیز بن عبدالرحمان

مہر و مالک:۔ بندہ ابوبکر ابن شیخ میاں - ۱۰۲۸ھ

آغاز:۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین می گوید بندہ مبارک فیض اللہ شاہی

اختتام:۔ الٰہی توفیق طاعت دِہ وایمان را سلامت دار بحرمت النبی وآلہ الامجاد۔

نوٹ:۔ مصنف نے چند ایسی باتیں لکھیں ہیں جن پر عمل کرنا سلامتی ایمان کیلئے ضروری ہیں۔ یہ ۱۹؍ ابواب پر مشتمل ہے۔

ذکر قیامت۔ خوف قیامت۔ صفت دوزخ۔ صفت بھشت حق مادر وپدر وھمسایہ۔ سودخوری۔ فضیلت نماز رمضان المبارک۔ حق شوھر بر زنان۔ منع حسد۔ وغیرہ کا بیان ہے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبداللہ ابوشحمہ سے یہودی نے دھوکہ سے جو زنا کرایا تھا اور اسکی سزا کا بیان ہے ـــــ نیز

کاتب نے کتابت کا وقت " زمان شاہ عالم گیر" اور مقام شہر گجرات احمدآباد بتایا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہیکہ (اُس وقت) صوبہ دار مختار خان، معتمد دیوان محمد طاہر، قاضی بدیع الزماں، محتسب نظر بیگ، میر عادل، سعید ادل امین، میر عزیز اللہ، مفتی عالم علی، صدر محی الدین اور بخشی بہار الدین تھے۔

1361

b381

نشاط عشق

عبداللہ ابن حسین بن علی مکی حسینی العجلانی

سائز:۔	11×20	سطور:۔	15
اوراق:۔	43	خط:۔	نسخ
موضوع:۔	تصوف	زبان:۔	فارسی
حالت:۔	مجلد		دوسرا نسخہ

آغاز :۔ سپاس وستائش مرآں واجب الوجود راکہ احدیت را در وحدت منزوی
گردانیدہ

اختتام :۔ ملکی راہ مزکی می برد ہر کہ اودر عین طاعات آمدہ

نوٹ :۔ اخیر میں مسنیہ نامی ایک کتاب سے کچھ عبارت منقول ہے ایک صفحہ
جسمیں مختلف اسلامی فرقوں کی تعریف ہے ۔ اور شیعہ کو ناجی کہا گیا ہے
چونکہ مصنف شیعہ ہے ۔

136

P28:

مرارۃ الحق :۔

جمال محمد جنیدی

سائز :۔	12½×23½ - 8×18½	سطور :۔	19
اوراق :۔	49	کتابت :۔	غرہ ربیع الآخر سنہ ۲
خط :۔	نستعلیق	موضوع :۔	تصوف
زبان :۔	فارسی	حالت :۔	مجلد

آغاز :۔ الحمد للہ الذی نور السموٰت والارض وھو بکل شئ علیم محیط بذالک
النور ظھور العالمین ایاہ لنعبد وایاہ نستعین ۔

اختتام :۔ تمام شد رسالہ خدا یگانی فی میاں جمال محمد مدظل عالی علی سائر الطالبین
الی یوم الدین ۔

نوٹ :۔ رسالہ خود مصنف کی زندگی میں استنساخ کیا گیا ہے ۔ مصنف نے پہلے اپنے
مرشد محمد فاضل سے کسب فیض کیا بعدہ شیخ عبدالرحمن کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے ۔ اب مجاہدہ اور ریاضت میں مصروف ہیں
اپنی کیفیات باطنی و ظاہری صوری و معنوی سے انکو آگاہ کرتے رہے ۔ اور انکی

رہنمائی سے مستفید ہوتے رہے۔ اب انھیں معنیٰ لاالہ الا اللہ سے
کما حقہ واقفیت حاصل ہوئی۔ حقائق اشیاء معلوم ہوئیں اور ممکنات کو ذات
واجب میں فانی اور منسلک دیکھنے لگے پس ویبقی وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام کی حقیقت منکشف ہوئی۔ پھر سیر سیاحت اختیار کی اس سلسلہ
کے کئی بزرگوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہر شخص صاحب کمال تھا اس
رمز سے یعنی وحدۃ الوجود سے بخوبی واقف نہ تھا وہ رسائل بھی جمع کئے جو اسلاف
نے اس نکتے کی وضاحت کیلئے لکھے ہیں۔ تشفی نہیں ہوئی اب انہوں نے ہر ایک
رسالے سے مفید مطلب باتیں اخذ کیں اور یہ رسالہ تیار کیا۔ مصنف اورنگ زیب
کے یا اس کے بعد کے زمانے کے معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے شہزادہ
دارا شکوہ کا شعر نقل کیا۔ مصنف خود بھی شاعر ہیں انہوں نے خود اپنا شعر بھی نقل کیا
محمد فاضل حضرت پیر محمد شاہ ؒ کے مرید خاص تھے عبدالرحمٰن بھی انکے
بزرگ تھے بہت ممکن ہے محمد جنیدی انہیں کے مرید رہے ہوں بہرحال
واللہ اعلم بالصواب یہ محض ایک قیاس ہے قرائن سے یہی اندازہ لگتا ہے۔

1363

P283

سلسلہ طریقت

شجرات شاہ وجیہ الدین علوی

سائز:۔	12×18½	سطور:۔	15
اوراق:۔	26	خط:۔	نسخ
موضوع:۔	تصوف	زبان:۔ فارسی	حالت:۔ مجلد

آغاز:۔ بحرمت حضرت شیخ کریم الدین اودھی قدس سرہ الٰہی بحرمت خرقہ
خلافت بر حضرت شیخ علی بداؤنی قدس سرہٗ

اختتام :- وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ واہماتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نوٹ :- اسمیں حضرت شاہ وجیہہ الدین علوی قدس سرہ العزیز کے شجرات مرقوم ہیں۔ خلافت پیران اویسی۔ خلافت پیراں خلوتی، شجرہ از طرف شیخ اخی سراج الدین عثمانی اودھی۔ خلافت از طرف پیران سید علی ہمدانی۔ پیران چشتی۔ فردوسی پیرانِ طبقات۔ یعنی قادری۔ پیران سہروردی، مداریہ۔ شجرہ از طرف قاضی خان المعروف بہ شاہ قاضی از طرف شاہِ عالم قدس سرہ وغیرہ سے جیسے مختلف خرقوں کا بیان ہے۔

اخیر میں شجرہ مسعود بک ہے از طرف خواجگان چشت یہ شجرہ منظوم ہے اس کتاب کا کوئی نام مخطوطہ میں نہیں حالانکہ جلد پر سلسلہ طریقت لکھا ہوا ہے۔

1364

اَنوارِ حکمت

P284

یوسفی

سائز :-	12×18	سطور :-	15
اوراق :-	23	جدول :-	13×$7\frac{1}{2}$
تالیف :-	۹ ربیع الاول سنہ ۹۱۹ھ	خط :-	نسخ

مہر ومالک :- عبدالقادر حبیبی - ۱۱۰۴ھ مہر پڑھی نہیں جاتی۔

موضوع :- تصوف۔ زبان :- فارسی۔ حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی نور المصابیح القلوب بانوار حکمت وزین لبساتین الارواح بازھار نعمۃ

اختتام :۔ سنہ از شہر ربیع الاول در سنہ صد و نوزدہ باتمام رسید

نوٹ :۔ اخیر میں مذکورہ کتاب پر کتب جامع الفوائد جنت مکانی ہمایوں بادشاہ لکھا ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے یہ ہمایوں کے کتب خانے میں رہ چکی ہے۔ اسمیں مختصر مگر مؤثر اقوالِ زریں اور نصیحت آمیز باتیں مرقوم ہیں۔ ہر نئی بات کو کلمہ آخری کہا گیا ہے۔

فنا عبارت از نہایت سیر الی اللہ است ۔ راحت دنیا در سہ چیز است ۔ ذکر سبحان ۔ تلاوت قرآن و زیارت اخوان وغیرہ ۔

لیکن صفحہ ۸ کے بعد عبارت میں تسلسل برقرار نہیں ہے۔ اور ص ۱۶ تا ص ۹۰ فن طب پر مشتمل ہیں۔ جن مختلف امراض کے علاج درج کیے ہیں۔ یہ منقطع سلسلہ ص ۱۷ سے مل جاتا ہے۔ پھر وہی سخنان فقرار و حکمار کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

آخری ورق پر حاشیہ میں تحریر ہے : کتاب جامع الفوائد جنت مکانی ہمایوں بادشاہ ۔

خاتمہ کے بعد "قصیدہ در حفظ صحت" کے عنوان سے عبارت شروع ہوتی ہے۔ لیکن نامکمل رہ گئی ہے۔

1365

P285

ارشاد المسلمین

برھان مسکینی

سائز :- 11×16½ سطور :- 13

ورق :- 165 تالیف :- سنہ 914ھ

مقام تالیف :- ھرات خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- ربنا آتنا من لدنک رحمۃ وھیٔ لنا من امرنا رشدا ای بارخدایا بدہ تو مان را از نزدیک خود رحمت را مہیا کن ۔

اختتام :- این کتاب را زیادت برین احتمال ندارد والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد خیر الانام وعلی الہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

نوٹ :- لوگوں کی مختلف اقسام سے بحث کی ہے ۔ اور کون سے قسم کے لوگ کہاں آباد ہوئے یہ واضح کیا ہے ۔ اخیر میں فرق اسلام کی بات کر کے فرقہ اہل سنت والجماعت کو ناجی کہا ہے ۔ ادیان باطلہ اور مسلک حق سے بحث کرتی ہوئی کئی مجمل و مفصل کتابیں ہیں ۔ لیکن نجم الدین عمر النسفی کی عقائد اہل اسلام میں مذہب اہل سنت والجماعت کو اچھی طرح پیش کیا گیا ہے ۔ مصنف کو اسکے فارسی ترجمہ کا اور اسکی شرح کا خیال پیدا ہوا لیکن اسوقت مصنف کو جہاں اور مصروفیات تھیں وہاں وہ کچھ تصانیف میں بھی منہمک تھے جیسے اربعین در احادیث سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم مسمی بانیس الواعظین ایک شرح احادیث آیات روضۃ الاتقیا رفی ذکر الاولیا ر ، انیس العابدین ۔ در مسائل عبادات ، نحو میں سراج للمتعلمین ادعیہ میں اوراد الاوقات وکنوز الاعمال اور خلاصۃ الاوراد وغیرہ وغیرہ

یہاں تک کہ ۹۱۴ھ میں بمقام ہرات مذکور کتاب پر شرح لکھی اور اس کا نام ارشاد المسلمین رکھا۔

اس میں ذات وصفات باری تعالیٰ، توحید، علاماتِ قیامت وغیرہ سے بحث ہے۔ ؎

مصنیف کے دادا بھی صاحب تصنیف تھے ان کا نام نہیں لکھا مگر ان کی کتاب روضۃ الواعظین کا حوالہ دیا ہے۔ اسی شہاب الدین ہندی کے رسالہ مناقب سادات کا بھی حوالہ دیا ہے جو ص ۱۹۰ پر ہے۔ غالباً یہ شہاب الدین دولت آبادی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اخیر میں "مشکوٰۃ" عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے باب جہاد کا ورق ہے۔

اسی کے بعد محی الدین نوری کی تہذیب الاسمار واللغات کے دو ورق ہیں۔ جن میں ہجری کے پہلے سال سے نویں سال تک رونما ہونے والے اہم واقعات کا مختصر ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے گیارہ چچاؤں کا ذکر ہے۔ اور اس کی آخری فصل ہے فی کتابہ صلے اللہ علیہ وسلم جو صرف ۷ سطروں پر مشتمل ہے۔

پہلے ورق پر تحریر ہیکہ "این کتاب را از میاں غلام نبی درویش ... روپیہ خریدہ ام معلوم باشد و ورق این کتاب یک صد و شصت و پنج ہستند۔

1366 **محبوب المطلوب** منظوم

P286

نور محمد

سائز :- 15×25 سطور :- 11

اوراق :- 46 جدول :- 9×15

تالیف :- سنہ 1035ھ کتابت :- ۱۹ جمادی الآخر سنہ 1039ھ

کاتب :- نور محمد خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی - حالت :- مجلد

آغاز :- ربك نستعين فی العبارات والا شارات یا کہیعص

اختتام :- بخط اقلام نور محمد مذکور تمام شد۔

نوٹ :- مصنف نور محمد نے انیس مطلق نامی کتاب لکھی تھی اور اسکی تلخیص بھی کی تھی مسمی بہ مرغوب القلوب انکے مرید عبد الرسول نے اصرار کیا کہ اسکی شرح بھی لکھی جائے۔ مصنف نے اسکی شرح لکھی اور اسکا نام محبوب المطلق رکھا متن منظوم ہے شرح منثور

دس فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں توبہ ہے۔ مصنف کہتے ہیں انہوں نے مرصاد الطالبین سے کچھ باتین اخذ کر کے جامہ شعر پہنایا دوم میں بیان روح ہے۔ سوم میں بیان نماز و ضو چہارم ترک دنیا کا بیان ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ترقیمہ :- بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الآخر از شہور سنہ سی و نہم بعد از ہزار از ہجرۃ سید مختار علیہ وعلیٰ الہ الکرام واصحابہ العظام الصلوٰۃ والسلام بخط اقلام نور محمد مذکور تمام شد۔

1367

P287

سلک السلوک

ضیاء الدین نخشبی

سائز :- 13½×24 سطور :- 15

اوراق :- 125 جدول :- 7½×16½

کتابت :- جمعرات ۲۱ ذی الحجہ 1067ھ خط :- نستعلیق

کاتب :- عنایت اللہ ابن میاں بولا عرف بڈگجہ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد تمیز النسخہ

آغاز :- حمدی کہ از شمیم روایح او ارواح اولیاء معطر کردد و مراحدی را

اختتام :- بحق النبی الہاشمی وآلہ الطاہرین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔

نوٹ :- پہلے دو ورق آراستہ ہیں۔ متن کے پہلے دو تین اوراق پر عطار وسنائی

کے اشعار مرقوم ہیں۔ نیز منقبت متور حضرت علی کرم اللہ بھی تحریر ہے۔

ترقیمہ :- تحریر فی التاریخ ۲۱ روز پنجشنبہ ماہ مبارک ذی الحجہ ۱۰۶۸ھ تحریر یافت۔

1368

P288

سلک السلوک

ضیاء نخشبی

سائز :- 14×23½ سطور :- 14

اوراق :- 153 جدول :- 8×14

کتابت :- دوشنبہ ۲۶ ذی الحجہ 1034ھ خط :- نستعلیق

کاتب :- تاج الدین ولد شیخ خلیل اللہ

مہر و مالک :- عبد القادر چلبی موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- حمدی کہ از عطر روایح او ارواح اولیاء معظم معطر کرد احدی راکہ

اختتام :- بحق النبی الہاشمی وآلہ الطاہرین الطیبین اجمعین تسلیماً کثیراً کثیراً

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں علم توحید و شرائع کے بعد علم سلوک سے شریف ترکوئی علم نہیں لہٰذا انہوں نے اس فن میں یہ کتاب لکھی مگر ابواب و فصول کی قید گوارا نہ کی کیونکہ یہ ذوق و وجدان کی باتیں ہیں جو باب عشق سے صادر ہوتی ہیں ۔ اور عاشق کو تربیت سے کیا سروکار اپنے لؤلؤ آبدار جیسی باتوں کو انھوں نے ۱۵۱ رسہلک میں منسلک کیا ہے ۔ بعد میں انہوں نے اصطلاحات علم سلوک کی وضاحت کی ہے ۔ جیسے ۔ توبہ ۔ مقام حال قبض و بسط علم الیقین وغیرہ وغیرہ ۔

ترقیمہ :- تمت ہذا الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب والیہ المرجع والمآب بخط عبد الضعیف النحیف فقیر تاج الدین ولد شیخ خلیل اللہ غفرلہٗ ۔ روز دوشنبہ بتاریخ ۲۶ بیست و ششم من ماہ ذی الحجہ تمام شد ۔

1369

سلک السلوک

P289

ضیاء نخشبی

سائز :- 13×22½ سطور :- 21

اوراق :- 79 جدول :- 7×14½

مہر و مالک :- عبد القادر چلبی خط :- نسخ

آغاز :- حمدی کہ از عطر روایح او ارواح اولیاء معظم معطر کرد احدی راکہ

اختتام :- بحق النبی الہاشمی وآلہ الطاہرین الطیبین اجمعین تسلیماً کثیراً کثیراً

نوٹ :- پہلا ورق پھٹا ہوا ہے ۔ اور یہ دوسرا نسخہ ہے

1370

P290

مصباح العاشقین

بہاء الدین بن محمود بن ابراہیم

سائز :- 23×12½ سطور :- 17

اوراق :- 29 خط :- نسخ

آغاز :- الحمد للہ الذی خالق الماء والطین و مالک السمٰوٰت والارضین و رازق الابرار والفاجرین

اختتام :- وجہ پنجم نعمت ظاہر توبہ است و نعمت باطن قبول

نوٹ :- مصنف قاضی حمید الدین ناگوری کے نبیرہ ہیں کہتے ہیں کہ سورۃ والضحیٰ کے بارے میں چند رموز عشق بیان کئے ہیں جو تفاسیر معتبر احادیث صحیحہ اور تصانیف حضرت قاضی حمید الدین ناگوری پر مبنی ہیں۔ ناقص الآخر ہے۔

1371

P291

اصول الطریقہ

حمید الحق محمد بن احمد بن محمد الصوفی السعیدی

سائز :- 25×14½ سطور :- 20

اوراق :- 157 سن تالیف :- 673ھ

خط :- نسخ و نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ دیان یوم الدین رب العٰلمین الحمید المجید الفعال لما یرید۔

اختتام :- واگر نہ خودرا از جاہ پندار بدارد ۔ تا باسفل السافلین نرود ۔۔۔

ترقیمہ :- تم ہذا الکتاب المسمّی باصول الطریقہ بعون اللہ وحسن توفیقہ یقول العبد الضعیف محمود بن سعید بن محمد الصوفی الملقب بفرید قرأت اصول الطریقہ من تالیف شیخی وجدی واستاذی قطب المشائخ استاذ السالکین حمید الملۃ والدین قدوۃ الواقفین فی بحار عظمۃ الفانی من صفات البشریۃ الباقی باوصاف الربوبیۃ محمد بن احمد بن محمد الصوفی السعیدی اوصل اللہ برکات انفاسہ الی کافۃ المسلمین من اوّلہ الی آخرہ بخدمتہ واجازلی بجمیع ما فیہ وذلک فی الیامن من ذی القعدۃ سنۃ ثلث وسبعین وستمایہ حامداً ومصلیاً قرأ علیّ واستجاز علی روایۃ فاجزتہ حین وثقت علی درایۃ کتبہ محمد بن احمد بن محمد الصوفی السعیدی الملقب بحمید سنۃ ثلث وسبعین وستمایہ خدمت مخدوم شیخ ادام اللہ برکات انفاسہ روز چہارشنبہ ہژدہم ماہ ذی القعدۃ سنۃ ثلث وسبعین وستمایہ ۔ فرمود کہ ایں کتاب از من تو امانت است زنہار نخواہم کہ کسی را بدہی و یا بنمائی بارہا ایں سخن فرمودہ اند کہ نیکو نگاہ داری و کسی را ننمائی کہ ایں کتاب را بسوا کنند و دنیا را بگیرند و طعمہ سازند ۔

نوٹ :- آیات کریمہ احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور اقوال بزرگان دین کی متصوفانہ تشریح کرتے ہوئے تصوف کے اسرار و رموز بیان کئے ہیں ۔

حضرت حمید الدین صوفی کے ملفوظات کو عبدالقادر بن محمود بن سعید بن محمد الصوفی السعیدی نے جمع کیا ہے جو انھیں کی اولاد سے ایک تھے (یعنی پوتے) مذکور عبدالقادر کے والد محمود بن سعید بن محمد الصوفی السعیدی الملقب بہ فرید کہتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو حضرت جدی حمید الحق صوفی کی خدمت میں اوّل سے آخر تک پڑھا آپ نے مجھے اس کتاب کی ۶۸۳ھ ذی القعدہ میں اجازت عطا کی ۔ اور آپ نے فرمایا اس کتاب کو میں تمہیں بطور امانت دیتا ہوں کسی کو نہ دکھانا نہ دینا بارہا فرمایا کہ اسکو اچھی طرح سنبھال کر رکھنا ۔

1372

P29-

مجمع البحرین

داراشکوہ

سائز :- 12×21½ سطور :- 11

اوراق :- 24 تالیف :- سنہ 1065ھ

مہرومالک :- اعظم علی ہیبتہ اللہ خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- بنام او کہ آں نامی ندارد ٭ بہر نامی کہ خوانی سر بر آرد

اختتام :- الحمدللہ والمنہ کہ توفیق اتمام ایں رسالہ مجمع البحرین یافتہ شد در سال یکہزار و شصت و پنج ہجری کہ چہل و دوم از سنین عمر ایں فقیر اندوہ بود ۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ۔

نوٹ :- یہ دوسرا نسخہ ہے ۔ اس کے کاتب نے آخر میں لکھا ہے کہ اس رسالہ کے ختم تک اس کی عمر ۴۲ سال ہو چکی تھی ۔

1373

P293

مجمع البحرین

داراشکوہ

سائز :- 13×26½ سطور :- 11

اوراق :- 45 ۔ مہرومالک :- اعظم علی ہیبت اللہ ۔ خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- بنام آں کہ او نامی ندارد ٭ بہر نامی کہ خوانی سر بر آرد

اختتام :- ایں اشارہ بشارت بہ بے نہایتی ادوار است کہ می رود فہم من فہم والاوہم من وہم

نوٹ :- دارالشکوہ کو موحدین اسلام اور موحدان ہنود کے عقائد کی کئی باتیں مشترک نظر آئیں یہاں تک کہ بعض باتیں مختلف اللفظ اور مترادف المعنیٰ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کا نام مجمع البحرین رکھا اور فریقین کے اقوال میں تطبیق کی۔

1374

خیالاتِ عشّاق

P294

سلطان التارکین حمید الدین صوفی ناگوری

سائز :- 15×20 سطور :- 11

اوراق :- 51 ۳ رمضان سنہ 1096ھ

مقام :- شعلہ پور کاتب :- جلال محمد

خط :- نستعلیق و شکستہ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد۔ دوسرا نسخہ

آغاز :- حمد نامحدود و درود بیحدود بر آں نور ظہور کہ مشہود ذات و مقصود صفات است ....

اختتام :- نفس و شیطان و خلق و دنیا کفر و اسلام خیر و شر بہشت و دوزخ ہمہ را در دائرہ محبت جمع کن والسلام ولا یشرک بعبادة ربہ احدا

نوٹ :- کاتب نے یہ نسخہ بہرام خانجیو کی فرمائش پر لکھا تھا پہلے چند اوراق خط شکستہ میں ہیں بعد میں نستعلیق صاف ہے۔ اس سے قبل کے نسخہ جسکا نمبر ۱۳۷۵ ہے اور اسمیں اکثر جگہ متن میں تھوڑا فرق پایا جاتا ہے ....

ترقیمہ :- باستغاثہ الملک العلام نسخہ خیالات عشاق من تصنیف سلطان التارکین حضرت قاضی حمید الدین ناگوری قدس سرہ در بلدہ شعلہ پور بتاریخ سوم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۶ ہجرۃ المقدسہ بید احقر الناس جلال محمد حسیب العزمن خالق الیشان بہرام خانجیو

تمام شد

1375

خیالات عشاق

P295

سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری

سائز :-	12½×21½	سطور :-	۱۳
اوراق :-	68	خط :-	نستعلیق
موضوع :-	تصوف	زبان :- فارسی	حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی لا الہ الا ھو درود نا محدود بر آن نور ظہور کہ مشہود ذات و صفات است . . .

اختتام :- نفس و شیطان و خلق و دنیا و کفر و اسلام خیر و شر بہشت و دوزخ ہمہ را در دائرہ محبت جمع کن والسلام ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا

لوٹ :- مصنف کہتے ہیں کہ اس کتاب کا نام خیالات عشاق اس لئے رکھا کہ عنایات سے ناشی ہیں نہ کہ نقلیات وعقلیات سے یہ معاملہ جوش کا ہے نہ گوش کا تاکہ عقدہ عشق کے حل میں رہنمائی حاصل ہو اسی لئے اسمیں نہ ترتیب ابواب ہے کہ ترکیب فصول اکثر تخاطب دل یعنی ای دل سے ہے گویا یہ ایک قسم کی خود کلامی ہے وحدت وکثرت جیسے مسائل پر گفتگو ہے ۔

1376

مجہول

P296

نا معلوم

سائز :- 12×22 سطور :- 13

اوراق :- 50 خط :- نسخ

کتابت :- بروز بدھ قبل عصر ١٧ رذی الحجہ 1155ھ

موضوع :- تصوف، زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- **الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؏**

اختتام :- **لیکن چوں ایں صانع مصنوع حق پس مال جمیع محامد بحق باشد، والی اللہ عاقبۃ الامور ۔**

لوٹ :- اسکی جلد پر لمعات لکھا ہوا ہے حالانکہ یہ لمعات نہیں ہے ۔ نام غلط لکھا ہے ۔ مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا ۔ مصنف نے وحدت وجود تعینات تقیدات ذات وصفات مراتب وجود وغیرہ سے ابن العربی کی نہج پر بحث کرتے ہوئے تمہید باندھی ہے ۔ شیخ محی الدین کی کتابِ معرفت وفصوص علامہ غزالی کی مشکوٰۃ الانوار، شیخ صدرالدین کی سورۂ فاتحہ کی تفسیر، شیخ محی الدین کی کتاب التجلیات، شیخ علاءالدین کی رسالہ قدسیہ جیسی کتابوں کا جگہ جگہ حوالہ دیا ہے ۔ اور بعد میں عطار کے اس قصیدہ کی متصوفانہ شرح لکھی ہے جسکا مطلع یہ ہے ؏

یں روی در کشیدہ بیازار آمدہ ٭ خلقی بدیں طلیم گرفتار آمدہ

۲۹ اشعار پر مشتمل اس قصیدہ کا مقطع یہ ہے ۔

باایں ہمہ ستارہ اسرار چوں فلک ٭ سرگشتگی نصیب عطار آمدہ

شارح نے اسکو بحر توحید و تحقیق کہا ہے ۔

ترقیمہ :۔ قد وقع الفراغ من تسوید ہذالنسخۃ المبارکۃ المیمونۃ قبل العصر یوم الاربعا فی التاریخ السابع والعشرمن شہر ذی الحجۃ الحرام فی سنۃ خمس وخمسین و آ ۔ ۔ دالف مزالہجرۃ المبارکۃ المیمونۃ بعون اللہ تعالےٰ ۔

1377

P297

امواج خوبی

خوب محمد چشتی

سائز :۔	12×23	سطور :۔	11
اوراق :۔	280	خط :۔	نستعلیق
موضوع :۔	تصوف،	زبان :۔	فارسی وقدیم گوجری

حالت :۔ مجلد ۔ تیسرا نسخہ

آغاز :۔ وجود مطلق از ہر قید بدپاک ٭ انیت اندراں چوں خمر در تاک

اختتام :۔ بے نشاں اس کا نشاں ٭ یہ عارف ہی کل نشاں

نوٹ :۔ جلد پر خوب، ترنگ لکھا ہوا ہے ۔ جو غلط ہے ۔ درحقیقت یہ خوب ترنگ کی فارسی شرح ہے ۔ مذکور کتاب میں فارسی اور قدیم گجری اردو دونوں زبان شامل ہے ۔ یہ خوب ترنگ کتاب کا فارسی ترجمہ، شرح نما الموسوم بہ امواج خوبی ہے ۔

خوب محمد چشتی نے غالباً اپنے مرشد شیخ کمال سیستانی قدس سرہ کی تاریخ وصال (ذاکر محبوب ۹۷۹ھ) سے نکالی ہے ۔ اس اعتبار سے مصنف کا زمانہ ۹۷۹ھ کا معلوم ہوتا ہے ۔ گو کتاب کے دوسرے نسخے کی کتابت سنہ ۱۱۶۰ھ کی ہے ۔

1378

P298

امواج خوبی

خوب محمد چشتی

سائز :- 13×24 سطور :- 15

اوراق :- 290 کتابت :- ۱۵ رجب 1160ھ

کاتب :- محمد احسن خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد . چوتھا نسخہ

آغاز :- وجود مطلق از هر قید بد پاک ، انیت اندراں چوں در خمر تاک

اختتام :- بہ عارف ھی کل لسان

نوٹ :- جلد پر خوب ترنگ نام لکھا ہوا ہے جو غلط ہے ۔

1379

P299

امواج خوبی

خوب محمد چشتی

سائز :- 12×22 سطور :- 15

اوراق :- 277 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف . زبان :- فارسی

حالت :- مجلد . پانچواں نسخہ

آغاز :- وجود مطلق از هر قید بد پاک ، انیت اندراں چوں در خمر تاک

اختتام :- من عرف لحال لسانہ . (غالباً کل ہونا چاہیے سہو کاتب ہے)

نوٹ :- جلد پر خوب ترنگ نام لکھا ہوا ہے ۔ جو غلط ہے

ترقیمہ :۔ فقد وقع الفراغ من کتاب النسخۃ المبارکہ اللمعات با مواج خوبی خوب ترنگ من مؤلفات مؤلفہ المحقق مولانا الشیخ خوب محمد افاض اللہ ۔

1380

حفظِ مراتب اور رسالہ شراب جام

P300

خوب محمد چشتی

سائز :۔ 13×20 سطور :۔ 17 اوراق :۔ 101

تالیف :۔ منگل ۷ محرم الحرام ۱۰۰۹ھ (می شمر تواز عدد یا حفیظ سنہ ۱۰۰۹ھ

کتابت :۔ ملا مدو ولد شیر محمد ۔ بوقت ظہر بروز جمعرات ۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۰۱۴ھ

مقام :۔ احمد آباد موضوع :۔ تصوف ۔ زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ حمد مطلق سزای ذاتی راکہ او بحفظِ مراتب ایجاد عالم کرد واز اژدہام کثرت ۔

اختتام :۔ کہ چنانچہ بادہ درمیکدہ شنید ہمان طورمی باید چشید ۔

ترقیمہ :۔ تمت الکتاب ہذا الرسالہ فی وقت ظہر یوم الخمیس بتاریخ شانزدہم ماہ شعبان المعظم المکرم ماہ رمضان سنہ ۱۰۱۴ بخط ملا مدو ولد شیر محمد در احمد آباد نوشتہ شد ، بحضور ۔

نوٹ :۔ ص ۱ سے ص ۷۶ تک حفظ مراتب اور ص ۷۶ سے ص ۱۰۲ تک رسالہ شراب جام مجلد ہے ص ۷۶ پر لکھا ہے کہ "تمت تمام شد رسالہ حفظ مراتب کہ مقدمہ شرح جام جہان نماست وآن شرح مسماست بہ شراب جام از تصنیف خوب محمد چشتی "

کئی فنون میں کمال حاصل کرنے کے طریقے درج ہیں۔ مثلاً علم فلکیات۔
علم طب، علم نجوم۔ علم تصوف، اسمائے حسنیٰ کے پڑھنے کے طریقے وغیرہا اس
کسی بھی علم میں کامل ہوجائے تو اس نے اپنے مرتبے کی حفاظت کرلی۔ اس لئے اسکا نام حفظِ مراتب
رکھا ہے۔ ذات وصفات کا بیان ذات قائم بہ نفس صفات قائم بذات
اعتبارات ذات صفات و اعتبارات صفات لاتعین۔ غیب ہویت
ظہور تعینات و تقیدات کے مراتب علی الترتیب بیان کئے ہیں۔
اسی کو حفظ مراتب قرار دیا گیا ہے۔ جسمیں تقدیم و تاخیر کی گنجائش
نہیں۔ خدا کے اسمائے حسنیٰ کا بیان ہے۔

1381

P301

نور الشیوخ

حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سائز:-	13×24	سطور:-	
اوراق:-	152	خط:-	نسخ
موضوع:-	تصوف	زبان:-	فارسی

مہر مالک:- عبدالقادر جیلی تالیف:- سنہ ۱۱۳۹ھ

آغاز:- حمد بیحد و شکر بے عدد مر احدی را کہ از تخم حب فاحببت ان اعرف
شجرہ طیب احمدی را کہ

اختتام:- نظر فرما تا بایں اقدس الہی :: نمائی وجہ خود ادراکماھی

نوٹ:- حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے درج ذیل منظوم رسائل کا یہ مجموعہ ہے۔

(۱) نورالشیوخ (۲) خلعت شرف (۳) خلعت دُرد

(۴) خلعت سند (۵) پیرنامہ (۶) پیر گنج

درق ۹۰ سے شجرے نظم کئے ہیں۔ درق ۶۳ پر شیخ نظام الدین محمد چشتی قدس سرہ العزیز کی قوایم العقائد سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جنت کے دروازہ پر کھڑا کر کے خلعت پہنایا تو رحمتِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں گذرا کہ میری امت کو بھی یہ خلعت نصیب ہو جائے۔ اس پر حضرت جرائیل نے یہ شرط رکھی کہ جو امتی کسی مسلمان کی عیب پوشی کریگا اُسے یہ خلعت مرحمت کیا جائے گا۔

(قوایم العقائد تالیف محمد جمالی قوام۔ صـ۸۸ـ صـ۸۷ـ باب ہشتم مطبوعہ قندپارسی، شمارۂ ۷ بہار ۱۳۷۳ فصل نامہ رایزنی فرھنگی سفارت خانہ جمہوری اسلامی ایران، دھلی نو)

(اردو ترجمہ: قوام العقائد، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے چشم دید حالات۔ مترجم، پروفیسر نثار احمد فاروقی ادارۂ نشرواشاعت جامع العلوم فرقانیہ، ملٹن گنج، رام پور یوپی انڈیا ۲۴۴۹۰۱

خلعت شرف صـ۱ـ سے صـ۶۵ـ تک، خلعت درد صـ۶۶ـ سے صـ۷۲ـ تک خلعت سند صـ۷۲ـ سے صـ۷۷ـ تک پیرنامہ صـ۷۸ـ سے صـ۸۱ـ تک پیر گنج صـ۸۲ـ سے صـ۸۷ـ تک شجرے صـ۹۰ـ سے صـ۱۵۲ـ تک نقل ہیں۔

ترقیمہ :- تمت الکتاب ہذالرسالہ فی وقت ظہر یوم الخمیس بتاریخ شانزدہم ماہ معظم المکرم ماہ رمضان ۱۲۱۰ھ بخط ملامدد ولد شیر محمد در احمدآباد نوشتہ شد بحضور۔

1382

نورالشیوخ

P302 (منظوم)

حضرت پیر محمد شاہ رحمتہ اللہ علیہ

سائز :- $11 \times 21\frac{1}{2}$ سطور :- 13

اوراق :- 48 خط :- نسخ

مہرومالک :- میاں محمد بن عبدالرحیم چلی محلہ ٹیماپول۔ عبدالقادر چلی پسر میاں محمد عبدالرحیم چلی

موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی۔ حالت :- مجلد۔ ناقص الآخر

آغاز :- حمد بیحد و شکر بے عد مر احدی راکہ از تخم حب فاحببت ان اعرف شجرہ طیبہ احمدی را

اختتام :- درود سلام باد از سوی ھوی ÷ بآں احمد و آل اصحاب او

نوٹ :- سلاسل قادریہ، شطاریہ، چشتیہ، سہروردیہ، فردوسیہ، خلوتیہ ہمدانیہ، نقشبندیہ، مداریہ، اویسیہ، کا مفصل ذکر ہے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کا آنحضرت کے سرمبارک پر استرہ پھرانا اور چہار کلاہ پہنانا اسی طرح آپکا حضرت خلفائے راشدین کیساتھ عمل تابعین کا حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ان چھ پیروں کا بیان جن میں سے دوکو بیت الاصل کہتے ہیں اور چار کو چار پیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا بیان احوال اور ان سے چلنے والے چودہ خانوادوں کا بیان ہے۔۔۔۔۔ اخیر میں جمعات شاہی کا ایک ورق نقل کیا ہے۔ اس نسخہ میں صرف منظوم رسالہ نورالشیوخ شامل ہے۔

خلعت شرف میں آپنے یہ شعر کہا ہے ۔ ؎

بریں خرقہ دیگر دیسلی چوں ماہ ؛ کتاب قوائم عقائد بخواہ ؛؛

کتابی کہ جمعات شاہی گواہ ؛ بنقل محمد کہ چشتی چو ماہ ؛؛

1383

نور الشیوخ

P303

حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سائز :۔ 13×23 سطور :۔

اوراق :۔ 76 خط :۔ نستعلیق

کتابت :۔ ۷ ر جمادی الاول 1365ھ ، ۱۰ ر اپریل 1946ء مقام :۔ احمد آباد

کاتب :۔ عبد الغفور مردانوی من نواح پشاور ۔ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد ۔ دوسرا نسخہ

آغاز :۔ حمد بیحد و شکر بے عد مر احدی را کہ از تخم حب فاحببت ان اعرف شجرہ طیبہ احمدی را :۔

اختتام :۔ درود و سلام باد از سوئی ھوی ؛ بآں احمد و آل اصحاب او

نوٹ :۔ صرف نور الشیوخ شامل ہے ۔

1384

نور الشیوخ

P304

حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سائز :۔ 13½ × 24 سطور :۔ 10

اوراق :۔ 129 جدول :۔ 8×16½

مہر و مالک :۔ محمد نجیب الدین ولد قطب الدین ۔

خط :۔ نسخ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد ۔ تیسرا نسخہ

آغاز :۔ حمد بیحد و شکر بیعد مر خدا یرا کہ از تخم حب فاحببت ان اعرف شجرہ طیبہ احمدی را کہ

اختتام :۔ نظر فرما بایں اقدس الٰہی ؛ نمائی دجہ خود ادرا کما ھی

نوٹ :۔ حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اقدس تخلص فرماتے تھے ۔

خلعت شرف	سن تالیف	1139 ۔
خلعت درد	" "	" "
خلعت سند	" "	" "
پیر نامہ	" "	" "
پیر گنج	" "	" "
شجرہ عروجیہ	" "	" "

نور الشیوخ بھی 1139ھ میں تصنیف ہوئی ہوگی ۔ مذکورہ رسائل بھی اس نسخہ میں شامل ہے ۔

اس نسخہ کے ورق ۱۸ ب کے حاشیہ میں درج ذیل اہم عبارت لکھی ہوئی ہے ۔

" حضرت پیر محمد شاہ پسر سید شاہ محمد امین بن سید شاہ علاء الدین الحسنی و الحسینی قادری بیجاپوری دکھنی و حضرت شاہ پیر محمد قدس سرہ العزیز فرمودہ اند کہ من در شکم مادر من شش سال ماندہ ام، پس متولد شدہ ام۔ کذا نقلہ محمد بن فاضل از لسانِ ایشان وقیل نام مادر حضرت شاہ پیر محمد، شاہ بی بی است۔ کہ از اولاد سید محمد گیسو دراز است ۔ قدس اللہ سرہ العزیز ۔

1385

نورالشیوخ منظوم

P305

حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سائز :۔ $11\frac{1}{2}$x23 سطور :۔ 13 ۔ اوراق ۔ 76

مہرو مالک :۔ حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم ۔ خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ وجود نیک و بدچہ شرک و ایمان ❊ برحمانی کہ سید عبدالرحمٰن ۔۔

اختتام :۔ نظر فرما بایں اقدس الٰہی ❊ نمائی وجہ خود او راکماہی

نوٹ :۔ حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو پیر خدا بخش بھی کہتے تھے ۔

اخیر میں میرزا شیرزادہ نے شجرہ قادریہ منظوم کیا ہے ۔ اور حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید خاص غلام محمد نے خود اپنے پیر و مرشد کی زندگی میں جو قصیدہ اور شجرہ قادریہ منظوم کیا تھا وہ نقل کیا گیا ہے ۔

اس نسخہ کے ورق ۶۰۔ب کے حاشیہ میں علی متقی کا پورا نام اس طرح درج ہے ۔ شیخ علی بن حسام الدین بن عبداللہ بن قاضی خان المتقی القادری الشاذلی المدنی الچشتی ۔

1386

نور الشیوخ (منظوم)

P306

حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سائز :- 17×32 سطور :- 25

اوراق :- 3 تا 18 - کتابت :- ۱۸ ردسمبر 1946ء ۲۱ رشوال 1365ھ

مقام :- احمد آباد کاتب :- عبدالغفور مردانوی احمد آبادی

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد، ناقص الاوّل

آغاز :- بر حیدر احمد و بدا مام حسن ؛ بر حسنش ثنا شد حسن زین حسن

اختتام :- درود و سلام باد از سوی ہو ؛ باں احمد و آل و اصحاب او ؟؟

ترقیمہ :- تمام شد نور الشیوخ بتاریخ ۱۸ رستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۱ رشوال ۱۳۶۵ھ ہجری النبوی بروز اتمام یافت۔ کتبہ فقیر عبدالغفور غفرلہ متوطن من نواح پشاور مردانولی حال در احمد آباد

1387

آفرینش نور نامہ

P307

مجہول

سائز :- 10½×18½ سطور :- 12 اوراق :- 8

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف۔

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :۔ صفت آفرینش نور نامہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آوردہ اند ہر کہ ایں
صفت نور نامہ رابخواند یا بر خود نگاہ دارد ۔

اختتام :۔ صفت نور نامہ بسیار است فاما مختصر کردہ است تا خوانندہ وشنوندہ را ۔

نوٹ :۔ نور نامہ کے پڑھنے والے کو چہار صحائف آسمانی کا ثواب ملتا ہے ۔ اسکی اسناد
بے شمار ہیں ۔ لیکن مصنیف نے اختصار سے کام لیا ہے ۔
امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی کتابوں میں جب نور نامہ ملا تو بیحد خوش
ہوئے تھے ۔ سلطان محمود غزنوی بھی اسکو پاکر بیحد خوش ہوئے رسول کریم علیہ
الصلوٰۃ والتسلیم کے خواب میں اسکی بدولت سلطان عاقبت محمود کی بشارت
دی گئی تھی ۔ اول ما خلق اللہ نوری اسکے بعد اس نور سے علم ، حلم ، عقل ،
فقر ، صبر ، رحمت اور نور کے سات دریا پیدا کئے گئے اور اسی طرح یہ نور محمدی
سے کائنات وجود میں آئی ۔

1388

P308

خلعت شرف منظوم

حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

سائز :۔ $11 \times 21\frac{1}{2}$ سطور :۔ 13 اوراق :۔ 100

خط :۔ نسخ موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ خدا ہست نور زمین و زماں ٭ تو اللہ نور السمٰوات خواں

اختتام :۔ از سر الطاف بیحد کریم ٭ دور گردد داغ لعن آں رجیم

نوٹ :۔ اس نسخہ میں نور الشیوخ کے سوا دوسرے تمام رسائل شامل ہیں ۔ اور
اخیر میں حضرت کے مکاشفے اور معمے بڑی تعداد میں درج ہیں ۔

1389

صلحِ کل

P309

خوب محمد چشتی

سائز :- 12½×20 سطور :- 13

اوراق :- 5 تالیف :- 1016ھ

خط :- نستعلیق ۔ موضوع :- تصوف ۔ مہر و مالک :- عبدالقادر چلپی

زبان :- فارسی حالت :- مجلد ۔ ایک ادر نسخہ

آغاز :- حمد جامعی راکہ بجمیع محامد محمد است وصلوٰۃ برآں انسان کامل کہ در رتبہ جامع محمد است ۔

اختتام :- آمد ہزار و شانزدہ ز ہجرت محمد ؛ تاریخ صلح کل بقول خوب محمد

1390

شرح خوب ترنگ

P310

خوب محمد چشتی

سائز :- 13×24 سطور :- 23

اوراق :- 12 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ۔ ایک ادر نسخہ

آغاز :- وجود مطلق از ہر قید بد پاک ؛ انیت اندراں چوں خمر در تاک

اختتام :- کر گوشت واستخواں در گہا و پوست ۔

1391

خوب ترنگ اور امواج خوبی

P311

خوب محمد چشتی

سائز :- 14×26½

سطور :- 15

اوراق :- 113

جدول :- 7×15

کاتب :- محمد شفیع غیرت تخلص

کتابت :- ۱۹ محرم سنہ ۱۱۶۱ھ

زبان :- فارسی

موضوع :- تصوف

حالت :- مجلد

آغاز :- وجود مطلق از ہر قید بدپاک ؛ انیت اندر دچوں خمر در تاک

اختتام :- فرمود کہ من عرف اللہ کل لسانہ

ترقیمہ :- برائے حاجی محمد یعقوب نوشتہ شد و بتاریخ نوزدہم شہر محرم الحرام سنہ یکہزار و یکصد و شصت و یک ہجری از دست محمد شفیع غیرت تخلص کرسی نشین حسن اتمام شد۔

نوٹ :- خوب ترنگ حاشیہ میں اور اسکی فارسی شرح امواج خوبی اصل متن ہے۔ ہر اعتبار بہت اچھا یہ نسخہ ہے۔

1392

امواجِ خوبی

P31-

خوب محمد چشتی

سائز:- 23×12½ سطور:- 11 اوراق:- 370

جدول:- 16×7½ (آخری اوراق پر جدول بنی ہوئی نہیں ہے)

خط:- نسخ و نستعلیق موضوع:- تصوف۔

زبان:- فارسی حالت:- مجلد

آغاز:- قصیدہ براعت استہلال۔ امابعد حکایت تمثیل عذر خواہی و تاریخ کتاب آغاز کتاب خوب ترنگ باترجمہ شرح نما۔

اختتام:- من عرف اللہ کل لسانہ

نوٹ:- اس کی جلد پر خوب ترنگ لکھا ہوا ہے جو غلط ہے۔ یہ کتاب خوب ترنگ کا فارسی ترجمہ ہے مسمیٰ باامواج خوبی۔

ذات وصفات واسمار وافعال جہاں انکی جمع وتفصیل ایک ہی حال میں مجتمع ہے وہاں اسکی مثال تخم سے دی جاتی ہے۔ کہ وہ مرتبہ جمع ہے۔ اور بیخ وشاخ وبرگ وشگوفہ ومیوہ اسکی تفصیل ہے۔ اسی طرح اسی شجر میں بیج بھی ہوتا ہے یہ جمع وتفصیل کی دوسری مثال ہے۔ توحید اسقاط اضافات مراتب وجود مرتبہ محمدیہ اعیان ثابتہ وغیرہ کا مفصل ذکر ہے۔ مصنف نے اپنے پیرومرشد شیخ کمال محمد سیستانی المتوفی ۹۸۱ھ (ذکر محبوب اسکا مادّہ ہے) سے اور دوسرے بزرگوں سے یہ علم توحید سیکھا

خصوصاً ادل الذکر سے گجری زبان میں خوب ترنگ کہی تھی یہ کتاب اسی کا ترجمہ ہے شرح نامہ اس نسخہ میں ورق ۱، ا رنگ گجری متن ایک صفحہ پر اور اسکا فارسی ترجمہ دوسرے صفحہ پر دیا ہے۔ لیکن اسکے بعد گجری متن اور فارسی ترجمہ مخلوط ہے۔.......... ۲ خوب ترنگ کی تاریخ تصنیف اس طرح نظم کی گئی ہے ؎

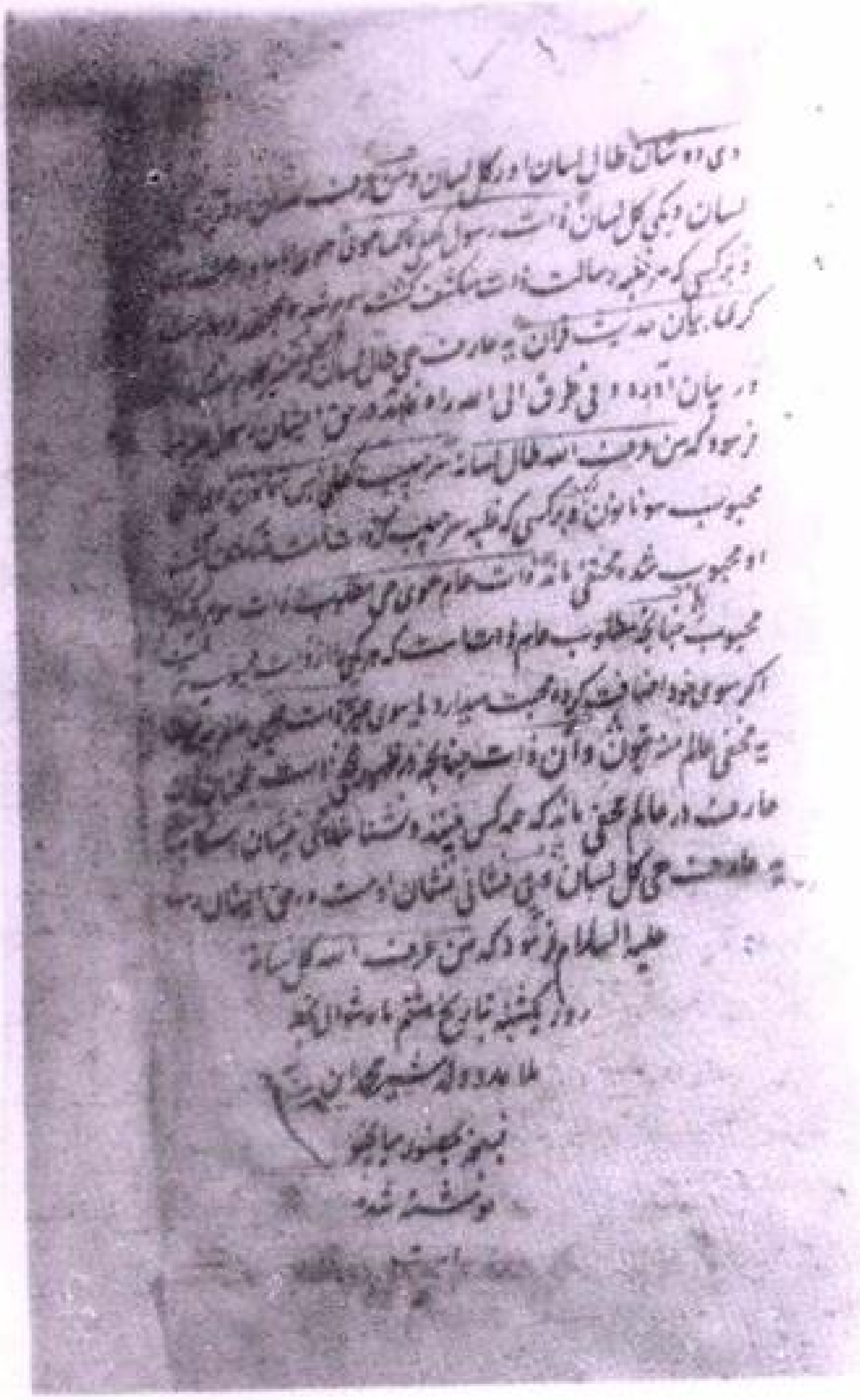
نسخہ کی تاریخ اس تھانہ ٭ پای عدد ہر مصرے مانھ۔
خوب محمد کنے بچار... ٭ چودہ گھاٹ ادس برس ہزار۔
(سنہ ۹۸۶ھ)
ددجا چاند سوتھا شعبان ٭ دلیس دوشنبہ کیا بیان

۳ خوب ترنگ کی زبان کے بارے میں کہتے ہیں ؎

جیوں میری بولی منہ بات ٭ عرب عجم مل ایک سنگھات
جیوں دل عرب عجم کی بات ٭ سن بولی، بولی گجرات

۴ اپنے پیر و مرشد اور کتاب نام کے بارے میں ؎

میں مرشد تھے سُنان بیان ٭ وی مُرشد صاحبِ عرفان
جنی مجھے سکھلایا دین ... ٭ جن تھیں مجھ دل ہوا یقین
جیلانی بسطامی شاہ ... ٭ بغدادی جس چھتر کلاہ ...
وارث محمد ہر تھالو ٭ شیخ کمال محمد نالو ...
ان تھیں میں سُنیاں دن رات ٭ اس میں یاد رہی کچھ بات
وہ جیوں منجہ کون آی ترنگ ٭ جمع کیئے لے تس تس ڈھنگ
خوب ترنگ اِس دیا خطاب ٭ مدح رسول اللہ کی بات



مخطوطہ نمبر ۱۳۹۳

گجری مثنوی "خوب ترنگ" کی "شرح امواج خوبی" کا قدیم ترین نسخہ
جسے ۱۰۱۲ھ میں میاں خوب محمد چشتی کے روبرو نقل کیا گیا

1393

P31

اَمْواجِ خُوبی

خوبُ محمد چشتی ،،

سائز :۔ 13½×23 سطور :۔ 19 اوراق :۔ 151

کتابت :۔ یکشنبہ ۸ رشوال سنہ 1013ھ مقام :۔ درحضور میاں جیو نوشتہ

کاتب :۔ ملا مددو ولد شیر محمد خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد ۔

آغاز :۔ قصیدہ براعت استہلال امابعد حکایت تمثیل عذر خواہی تاریخ کتاب خوب ترنگ
باترجمہ شرح نماکہ مسمیٰ بامواج خوبی

اختتام :۔ من عرف اللہ کل لسانہ

نوٹ :۔ یہ نسخہ بحضور میاں جیو کی حین حیات میں استنساخ کیا گیا ہے ۔

1394

P314

مجہول

مجہول

سائز :۔ 13½×24 سطور :۔ 14 اوراق :۔ 64

خط :۔ نسخ زبان :۔ فارسی موضوع :۔ تصوف

آغاز :۔ بقدر آں مظالم واگر وی را عمل صالح نبود گناہ از مظلوم بر گیرند

اختتام :۔ می فرمایم کہ بنی اسرائیل را بگو تاہم ایں طریق بر دست گیرند ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔
والیہ المرجع والمآب ۔

نوٹ ۱۔ کتاب اور مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلتا اگرچہ جلد پر کتاب الفضائل لکھا ہوا ہے لیکن یہ نام غلط ہے۔ مصنف نے اپنی کتاب کو یہ نام نہیں دیا ہے ایک جگہ کسی نے اس کتاب کا نام اپنے ہاتھ سے مبلغ الاخلاق لکھا ہے مگر اسکی تصریح نہ ہوسکی۔ کتاب مجلد ہے مگر ناقص الطرفین ہے۔

یہ کتاب کل ۸۴ /ابواب پر مشتمل ہے ص۵۹ لیکن ناقص اوّل ہے باب ۵۹ کا کچھ شروع میں ملتا ہے۔ باب ھشتم رحمت و شفقت پر ہے۔ فضائل صحابہ فضائل صلوٰۃ بر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعوات مستجاب۔ فضل مریض اور اسکی عیادت۔ عورت کا شوہر پر حق ص۳۵ توکل علی اللہ کرامات اولیاء۔ حیاء ورع۔ فضل متحابین۔ اتباع جنائز کے فضائل جیسے عنوانات قائم کیے گئے ہیں اخیر میں متفرق شعراء کے اشعار حسب ذیل ہیں۔ ابونصر فرا ص۶۴ اشعار قاسم ص۶۵ اشعار طالب ص۶۸ کلام سید جلیل الدین یزدی ص۷۳ کلام شیخ امین الدین بلیانی قدس سرہ ص۷۴ المربع من کلام خواجو ص۷۲ مناجات موسیٰ ص۷۶ ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ۔ ۔ ۔ آخری ورق کے صفحہ ب پر مالک کتاب کی حسب ذیل دلچسپ تحریر ملتی ہے ۔

الوقف لایملک ایں کتاب وقف کردہ بر شرف الدین حسینی ولد میر غیاث الدین صاحب مرحوم مالک کتاب در مسجد چورگڈھ از علاقہ ۔ ۔ ۔ ۔ وقف کردہ شرط ایں کہ خوانندہ این کتاب در مسجد نخواند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

1395

مجالس الانام

P315

ظفر لوتھاری

سائز :- 14½×20 سطور :- 20

اوراق :- 140 خط :- نستعلیق

کاتب :- سیف المظفر بن برھان موضوع :- تصوف

نامہرومالک :- عبدالرحیم عظمت بھائی

زبان :- فارسی حالت :- مجلد ناقص الآخر۔

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین

اختتام :- مگر صاحب دلا روزی برحمت کند درکار ایں مسکین وعاصی ۔تمت کتابۃ ہذالکتاب بعون اللہ تعالیٰ۔

1396

دُرِّ مجالس

P316

مجهول

سائز :- 13½×21½ اوراق :- 182

سطور :- کتابت :- جمعہ ۲۸ شعبان بوقت سہ پہر سنہ 1241ھ

مقام :- کھیرواڑہ کاتب :- سیف المظفر بن برھان

مہر و مالک:- شیخ احسان محمد ولد شیخ نور محمد انصاری متوطن قصبہ باری

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد ۔ ناقص الطرفین

آغاز :- ذکر چہار پیر و چہاردہ خانوادہ در رسالۃ الاسرار می آورد

اختتام :- از آستین چپ بیروں شد چنانچہ ھمہ ایشاں بدیدند و باز ھرود

نوٹ :- کاتب نے اس کتاب کو اپنے دوست لعل محمد کیواسطے استنساخ کیا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خلافت مندرجہ ذیل چار بزرگوں کو نصیب ہوئی امام حسن امام حسین علیہما السلام خواجہ کمیل اور خواجہ حسن بصری رحمہما اللہ تعالیٰ بعد میں ۱۴ ر چودہ خانوادوں کا ذکر کیا ہے ۔ اس کتاب میں کئی غلطیاں ھیں ۔ صفحات تجلید کے وقت خلط ملط ہو گئے ہیں ۔ تسلسل قائم نہیں رہتا ۔

یہ کتاب ۱۳ ر ابواب پر مشتمل ہے فضیلت و آفرینش آدم علیہ السلام اور پیغمبران جلیل القدر حضرت خاتم النبیین کا دندان مبارک کا شہید ہونا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمۃ الزھرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۔ باب مرد سخی و زن بخیل ۔ آذر بت تراش وغیرہ جیسے عنوانات سے ابواب قائم کئے گئے ہیں ۔

1397

انیس الغربارہ

P317

مجہول

سائز :- 13 ½ × 21 سطور :-

اوراق :- 47 خط :- نستعلیق

کتابت :- بروز پیر ۱۲ ر جمادی الاوّل سنہ 1067ھ

کاتب :- تاج محمد ولد کمال محمد

موضوع :۔ تصوف　　زبان :۔ فارسی　　حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ حمد و ثنا مر مفصلی را کہ فضل داد مہاجران زبر قاعلات لعو درجات ۔

اختتام :۔ دو دیدہ در خیالت دارم ⁂ در ہر چہ نگہ کنم توئی پندارم

نوٹ :۔ سر ورق پہ عبارت تحریر ہے ۔ ایں کتاب انیس الغربا ۔ چنانچہ گفتہ است بزبان ہندی

انیس الغربا بابری ⁂ نراکھی پر پر چھابری ۔

P318　　**انیس الغربار**　　1398

مجمول

سائز :۔ 12½×20　　سطور :۔ 11

اوراق :۔ 104　　خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تصوف　　زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد　　مالک : عبدالقادر چلپی

آغاز :۔ اللھم لا تجعلنا بثناء الناس مغرورین ولا عن خدمتک محجوبین

ولا بنعمتک مسند رجین

اختتام :۔ چوں کہ بکار خویش می نگرم واللہ کہ کمترین سگ بازارم

نوٹ :۔ مصنف نے انیس الغربار کیساتھ اپنی دوسری تصنیف مونس الفقرار

کو جفت کرنیکا خیال ظاہر کیا ہے ۔

آیات کلام اللہ اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریح دلنشین متصوفانہ

انداز میں کی ہے ۔ شروع میں ۶ ورق قدیم اردو میں منظوم " رمضان الوداع " اور نعت رسول شامل ہے ۔

اشعار میں سفید مطلب غزلیں اور رباعیات بھی نقل کئے ہیں ۔

1399

P319

حاشیہ لوایح اسرار

عماد

سائز :- 10×17 سطور :- 13

اوراق :- 74 خط :- نستعلیق

تالیف :- چوں ہست زفیض جود فیاض وجود ‌÷ درباب زفیض جود داتاریخش سنہ 910ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ناقص الطرفین

آغاز :- ای از تو عیاں لوایح نور قدم ÷ یک لایحہ زاں لوایح آمد عالم

اختتام :- چوں ہست زفیض جود فیاض وجود ÷ درباب زفیض جود اوتاریخش

نوٹ :- اس پر لاکی شاہوار رسالہ لوایح الاسرار لکھا ہوا ہے لیکن دراصل یہ نام غلط ہے۔ امید نامی ایک صاحب مصنف سے بار بار لوایح جامی پر حاشیہ کی درخواست کر رہے تھے لہذا عماد نے یہ حاشیہ لکھا۔

1400

(رکن سوم مہلکات)

P320

کیمیائے سعادت

علامہ محمد غزالی

سائز :- 13×24 سطور :- 19

اوراق :- 232 خط :- نسخ ونستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

درحق عائشہ صدیقہ ، تزویج زینب بنت حجش ۔ حدیبیہ ۔ اسلام ابوہریرہ ۔
قصۂ تبوک ۔ فرمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۔ وغیرہ وغیرہ کا ذکر ہے ۔

1501

روزنامہ وقائع تسخیر گلکندہ

P321

وقائع   نعمت خان   عالی

سائز :۔ 11x22   سطور :۔ 15   اوراق :۔ 5   خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تاریخ وسیر ۔ زبان :۔ فارسی ۔ روز دوشنبہ ۱۱ رجب ۳۰ جلوس والا

آغاز :۔ دمی کہ مدرس کشاف صبح درصفحہ صدق وصفا چوں قاضی بیضاوی نشستہ .....

اختتام :۔ بمقتضائے مذمومہ علیہم ربہم فسوا بہا شربت مرگ حیرت نشانند فی الفور غرت خاں را .....

نوٹ :۔ نعمت خاں کی کتاب کا تھوڑا سا حصہ ہے ۔ ماہ رجب ۳۰ جلوس سے دو تین روز کے واقعات درج ہیں ۔ کتاب نہایت بوسیدہ ہے اور کرم خوردہ بھی ۔ مزید یہ کہ ناقص الآخر ہے

تکملہ مولانا عبدالغفور لاری بر نفحات

P322   1502

عبدالغفور لاری

سائز :۔ 14½x24 - 8½x15½   سطور :۔ 17 - کتابت :۔ 1039/1139

اوراق :۔ 30   خط :۔ نستعلیق ۔ حالت :۔ مجلد

موضوع :۔ احوال تصنیفات جامی ۔ زبان :۔ فارسی ۔ مہر و مالک :۔ میاں محمد بن عبدالرحیم

آغاز :۔ تیمنا بذکرا لاعلی وحمد اللہ وتبارک وتعالیٰ وصلے اللہ علی محمد المصطفےٰ وآلہ وصحبہ اصحاب الوفا وارباب الصفا ۔

نوٹ :۔ سیرت وکرامات وتصنیفات حضرت جامی قدس سرہ العزیز کا ذکر ہے۔

عا ورق ۳۰۔ (۲) پر اسناد دعائے نور العرش لکھی ہوئی ہے۔

عا ورق ایک پر حسب ذیل مندرجات ہیں :۔ ششم ماہ محرم الحرام ۱۱۵۳ھ کبیر (؟) بندۂ شاہ عالم تحویل نمودہ شد ...... ورق ۲۹ (ب) کے حاشیہ پر یہ تحریر ہے : مقابلہ بکتاب ملکہ از روی تکلمہ فضیلت شعار شجاعت آثار زاہد بیگ ...... نوشتہ شدو در خدمت مشار الیہ

مقابلہ صاحب فقیر حقیر طالب راہ حق عوض ماہ روی

ے چو نامم در جہاں مہروی کردی الٰہی عاقبت مہروی گردان ؛؛

قیمت بمقتضای زمانہ یک روپیہ

1503

معراج نامہ

P323

مجہول

سائز :۔ ½23×13۔ 8×19 سطور :۔ 13

اوراق :۔ 15 مہر مالک :۔ عبد القادر جیلی

خط :۔ نسخ زبان :۔ فارسی

موضوع :۔ معراج نامہ ۔ و خطبات غوث الاعظم ۔

حالت :۔ مجلد ۔ کاتب :۔ محمد نور اللہ ولد شاہ غریب اللہ غوثی

آغاز :۔ دربیان معراج ۔ حضرت لایزالی ایں راہ بسختی را بہ کمال ہمتی برداشت

اختتام :۔ خدائے تعالیٰ از خلل و زلل نگاہ دارد ۔ آمین یارب العالمین ۔

نوٹ :۔ کسی بزرگ نے سات آسمان کی سیر کی اور ہر ایک آسمان پر مختلف بزرگوں سے ملاقات کا شرف پایا اس کا تفصیلی ذکر ہے۔



مخطوطہ نمبر ۱۵۰۵

منبع الخیرات ۔ کا نادر نسخہ جسے مصنّف کے پوتے ۔ محمد رضا بن غلام محمد
بن احمد بن سلیمان نے رقم کیا ہے۔

1504

P324

فرامین اکبر

مجہول

سائز :- 13 × 21½ - 6 × 14 سطور :- 15

اوراق :- 170 خط :- نستعلیق

موضوع :- فرامین ومکتوب اکبر زبان :- فارسی

حالت :- مجلد - ناقص الطرفین

آغاز :- .... شہادت اندیش دراندک فرصت آں ملک را دراحاطہ تصرف

اختتام :- ایشان را بداں تسلی می بخشم کہ ارسال رسل ورسائل کہ ....

نوٹ :- عبداللہ خان اوزبک شہزادہ مراد خانخانان ولد بیرم خاں خانخاناں حکیم ابوالفتح گیلانی اعظم خان کوکلتاش ولد شمس الدین محمد خاں وغیرہ کو لکھے گئے خطوط پر مشتمل ہے

1505

P325

منبع الخیرات فی مناقب حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ

مولانا سلیمان الکرد

سائز :- 16 × 25½ سطور :- 23

اوراق :- 3 جدول :- 12 × 20½

مقام :- احمد آباد کاتب :- مولانا سلیمان الکرد

خط :- نستعلیق زبان :- فارسی

موضوع :- مناقب حضرت غوث الاعظم بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دائماً ۔

آغاز :۔ بہترین عکسی کہ در چشم شہود ÷ روی نماید زمرات وجود ۔۔

اختتام :۔ ربّ زد علمی لشرع المصطفےٰ ÷ الذی فاضت بہ عین الصفا

نوٹ :۔ حمد باری عز اسمہ نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مناقب خلفاء اربعہ شکر نعمتہا کے حق جل وعلا، تعریف نعمت نطق و سخن مضار نثر و نظم سے وسیع ہے۔ قدمی ھذہ علی رقبتہ کی تفسیر آپ کی ولادت، تحصیل علوم۔ آپکی کرامات۔ مجالس وعظ وتذکیر وغیرہ کا ذکر ہے۔

!! مصنف بہجۃ الاسرار سے نہایت متاثر نظر آتے ہیں۔

مثنوی معنوی مولوی کے تتبع میں اسی بحر میں لکھی گئی ہے۔

مؤلف کے خط میں یہ اہم نسخہ ہے۔ کتاب کے شروع میں مصنف کے پوتے محمد رضا بن غلام محمد بن احمد بن سلیمان کے قلم سے ناظم کتاب مولانا سلیمان گرد کے حالات اور ان کی ۲۱ کتابوں کی مفصل فہرست درج ہے۔ محمد رضا نے یہ بھی درج کیا ہے کہ انہوں نے اس کتاب کا قلمی نسخہ شوال ۱۱۴۲ھ میں تاج پور کے رہنے والے افضل خاں ولد عظمت خاں سے خریدا تھا۔ آخری اوراق پر امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک مکالمہ درج ہے۔ جس میں مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے یہ تفصیل سے بتایا گیا ہے۔

سب سے آخر میں فارسی میں مناجات کے ۳۲ اشعار ہیں۔ جن میں ۱۴ حاجتیں بیان کی گئی ہیں۔ اسکی تحریر کی تاریخ حسب ذیل ہے۔۔۔۔۔ دوازدہم ماہ ذی قعدہ ۱۱۰۲ھ درمقام جود پور۔۔۔

1506 1507 1508 1509

P326

نفحات الانس

عبدالرحمٰن جامی

سائز :۔ 12×2½ ۔ 17×14½ سطور :۔ 19 ۔ اوراق :۔ 392 ۔ مقام :۔ قلعۂ بیجاپور

تالیف :۔ 883 ۔ کتابت :۔ 1054.A.H. ۔ کاتب :۔ شیخ عبداللہ بن شیخ احمد ۔ خط :۔ نستعلیق ۔ زبان :۔ فارسی

موضوع :۔ سیرت اولیاء ۔ حالت :۔ مجلد

① آغاز :۔ من الباب الاول من ترجمۃ العوارف توحید را مراتب است۔

① اختتام :۔ برخیز تا بعض مشائخ را زیارت کنیم برخاست موحل۔

② آغاز :- دست وی گرفت و بہ خانہ ابن سعدان محدث در آمدند

② اختتام :- می فرمودہ اند طالب می باید کہ در

③ آغاز :- زمانی کہ با دوستی از دوستان حق تعالیٰ صحبت می دارد واقف حال خود باشد۔

③ اختتام :- مثل من با دل ابو مدین ہم چنین است

④ آغاز :- مذکورات کہ خلق بجہت تبرک و تیمن دست شیخ ابو مدین فرود می آوردند

④ اختتام :- از ہجرت خیر البشر فخر انام در ہشت صد و ہشتاد و سیوم گشت تمام

1510 نفحات الانس P327

عبدالرحمٰن جامی

سائز :- 15½×24½ - سطور :- 19 - اوراق :- 325 - جدول :- 9×16

تالیف :- 883.A.H. اوائل ذی القعدہ - کتابت :- 970.A.H. - کاتب :- بابا علی ابن ابوبکر زدکنی

مہر و مالک :- ابن عباد اللہ سلطان محمد قمی ۱۱ ربیع الاول ۹۸۴ھ - خط :- نستعلیق

موضوع :- سیرت اولیاء - زبان :- فارسی - حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب اولیاء مجال جمال وجہہ الکریم

اختتام :- از ہجرت خیر البشر فخر انام در ہشتصد و ہشتاد و سیم گشت تمام

نوٹ :- محمد محفوظ الہروی نے ایک عبارت لکھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شروع میں صفحہ پر جو عبارت لکھی ہے وہ جامی کے خط شریف میں ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کتبہ الفقیر عبدالرحمٰن جامی یہ صفحہ نفحات کے اس نسخہ کا ہے جو جامی نے خواجہ جہاں کی خدمت میں دکن ارسال کیا تھا۔ آخری ورق پر یہ عبارت اہم ہے۔ " تقریب سیرت حضرت بابا علی شاہ درمیانہ خلق "

" از درویش رجب کلہ غلام حضرت بابا خادم ایشاں بود چنین استماع نمودہ کہ در روزے کہ حضرت بابا درسر یل کار و درمیانہ جماعتی در باغ می بودہ اند کسی بر احوال ایشان اطلاع نہ داشتہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن جامی بسمرقند بملازمت حضرت خواجہ عبید اللہ رفتہ بودہ اند۔ بابا علی ہی اس کے کاتب ہیں۔

1511

P328

نفحاتُ الانس

:- عبد الرحمٰن جامی

سائز :-	18×25	سطور :-	17
اوراق :-	480	جدول :-	22×18
تالیف :-	883 A.H.	خط :-	نسخ
مندرجات :-	بکثرت	موضوع :-	سیرت اولیاء
زبان :-	فارسی	حالت :-	مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب الاولیاء مجال جمال وجہہ الکریم

اختتام :- از ہجرت خیر البشر فخر انام ÷ در ہشت صد و ہشتاد و سیوم گشت تمام ۔

نوٹ :- پہلے ورق پر وصلی بنی ہوئی ہے اور پہلے دو ورق کتاب کے اول و آخر فہرست کتاب دی ہوئی ہے ۔

ابو عبد الرحمٰن محمد بن سلمی نیشاپوری المتوفی سنہ 512ھ نے عربی میں طبقات الصوفیہ لکھی تھی ۔ خواجہ عبد اللہ انصاری، المتوفی سنہ ۴۸۱ھ نے اسکا ھروی زبان میں ترجمہ کیا ۔ جامی نے اسمیں اپنے زمانے کے صوفیہ کے احوال کا اضافہ کیا ۔ ورق ایک پر مندرجہ ذیل مندرجات ہیں ۔ " اللہ اکبر ۔ ایں نسخۂ لطیف منیف شریف در حضرت دہلی داخل عاریت خانہ عواری الزماں اقل العباد عوض مہرو (؟) رضوی غفر اللہ لہما گشت ۔ فی سنہ ۱۰۲۳

(۲) اللہ اکبر والباقی ...... نفحات الانس حضرت مولانا جامی کہ مجلباب ودصواص از روی حق شناسان ودیدہ وران .... گرفتہ و .... نگر را از گم نامی برفراز ..... برآوردہ خفتگان بیخبر از برکات ارواح مقدسہ آنہا کہ .... را بمعبود حقیقی اند و از میامی برکات ایشان دل از کدورت و آلائش دنیاوی پاک ساختہ ....

(۳) بہ فرزند مجاہد الدین محمد بخشیدم ۔ ــ ــ ... مندرجہ بالا میں سے نمبر ۱ میں عوض مہرو کا نام ہے ۔ یہ نام قلمی نسخہ نمبر ۱۵۰۲ کے مندرجات میں بھی ملتا ہے ۔

1512

P329

نفحات الانس

عبد الرحمن جامی

سائز :- 15×24½ سطور :- 18

اوراق :- (327) 1 to 170 - 171 to 327

جدول :- 8½ × 16½ تالیف :- 883.A.H

خط :- نستعلیق موضوع :- سیرت اولیاء

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب اولیاء مجال جمال وجھہ الکریم -

اختتام :- حافظ را گفت دانشمند از آنجا آمدی بہ نشین کہ من اینجا نیز بالوام در سخن من باز بستہ شد حرفی گفتہ -

آغاز :- نیامد با خود گفتم آں چہ بود ہرگز دیگر چناں باشد

اختتام :- از ہجرت خیر البشر مخر انام بہ ہشتصد و ہشتاد و سیوم گذشت، تمام

1513

P330

نفحات الانس

عبد الرحمن جامی

سائز :- 12½×19 - 8½×13 سطور :- 19

اوراق :۔ 209 تا 144 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ سیرت اولیاء زبان :۔ فارسی

حالت :۔ غیر مجلد ۔ جلد کی سخت ضرورت ہے ۔

آغاز :۔ ایں بیتہا یاد گیر و باوی بگو

اختتام :۔ شما نیز در موافقت ترک ریاضت کنید

نوٹ :۔ شیخ ابو سعید ابی الخیر کا ذکر ناقص ہے ان کے بعد شیخ ابوالقاسم کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع ہوتا ہے ۔

اخیر میں شیخ سیف الدین کا ذکر نامکمل ہے ۔ ان کے پہلے شیخ سعد الدین حمویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر مکمل ہے ۔

۳۸۹ سے ۴۹۰ تک کے بزرگوں کا ذکر ہے ۔ نفحات الانس میں کل ۶۲۰ بزرگوں کا ذکر ہے ۔

1414

P331

نفحات الانس

عبدالرحمٰن جامی

سائز :۔ 17x26½ سطور :۔ 19

اوراق :۔ 320 تا 103 جدول :۔ 9½x19

خط :۔ نستعلیق ۔ (خط بدلتا رہتا ہے) مندرجات :۔ کہیں کہیں ۔

موضوع :۔ سیرت الاولیاء زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد ناقص الطرفین

آغاز :۔ و عالم فقیہہ وادیب وامام وسبد توم خال ابوعبداللہ رود باری ست

اختتام :۔ یکی از اصحاب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ گفتہ است کہ روزی شیخ را بر منبر

استغراقی واقع شد

لوٹ :- ابوعلی رودباری کا ذکر نامکمل رہ گیا ہے۔ ان کے بعد ابوعلی متقی کا ذکر شروع شروع ہو جاتا ہے۔ اخیر میں امرأۃ اصفہانی کا ذکر نامکمل ہے۔ یعنی عورتوں میں صرف فارسیہ کا ذکر نہیں۔ جو سب سے اخیر میں ہے۔ اس نسخہ میں ۲۷۰ سے ۶۳۹ تک کے بزرگوں کا ذکر ہے۔

1515

P332

حاشیہ نفحات الانس

محمد بن محمود دھلدار

سائز :- 15x25-9x17 سطور :- 15

اوراق :- 178 خط :- نستعلیق

مقام :- اسلام آباد عرف مشہورہ - کاتب :- فیض اللہ

موضوع :- سیرت الاولیاء زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی محمد واٰلہ اجمعین۔

اختتام :- بموجب انما الاعمال بالنیات مقصود فایدہ مطالعہ کنندگان بودہ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل والسلام علی من اتبع الھدیٰ

لوٹ :- نفحات الانس میں بزرگوں کے متصوفانہ اشعار تشریح کی گئی ہے۔ ابتداء میں ترجمہ محشی کے عنوان سے ملا محمد صادق کی کتاب صبح صادق سے محمد بن محمود دہدار کے حالات نقل کئے ہیں۔ محمد دہدار کے فانی تخلص کے ساتھ چند شعر بھی درج ہیں۔ جن میں سے دو ۲ یہ ہیں۔

ع فانی ز تو تا خودی جدائی نکند مطلوب تو از تو خود نمائی نکند

ع بیگانگی از خلق چنان جو کہ دگر با آئینہ عکست آشنائی نکند

1516 P333

حاشیہ نفحات الانس

محمد بن محمود دہدار

سائز :- 12½×21½ سطور :- 14 اوراق :- 243

جدول :- 7×15½ خط :- نسخ موضوع :- سیرت اولیاء

زبان :- فارسی حالت :- غیر مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ علی محمد و آلہ اجمعین

اختتام :- مقصود فائدہ مطالعہ کنندگان بودہ واللہ یقول الحق و ہو یہدی السبیل۔

نوٹ :- نمبر 1515 کی طرح اس نسخہ میں بھی محمد بن محمود دہدار کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ اسکے علاوہ آخر میں سات اوراق میں کلام اللہ اور حدیث شریف کی چند باتوں کی فارسی میں وضاحت ہے۔

1517 P334

نفحات الانس

عبدالرحمٰن جامی

سائز :- 12½×19 ۔ 8½×13 سطور :- 19 اوراق :- 576

خط :- نستعلیق ۔ موضوع :- سیرت اولیاء ۔ زبان فارسی ۔ حالت مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی جعل مرائی قلوب الاولیاء

اختتام :- البررۃ الکرام والسلام تمت الخیر

نوٹ :- اوراق نمبر کاتب کے خود کے لگائے ہوئے ہیں۔ اس لئے پتہ چلتا ہے کہ ۱۴۳ کے بعد سے ورق ۲۰۹ تک غائب ہیں۔ اسی طرح ورق نمبر ۳۰۲ کے بعد ۵۷۸ نمبر آجاتا ہے۔ کتاب ناقص الآخر ہے۔ کاغذ بوسیدہ ہو چکے ہیں۔

1518 P335

رسالہ در بیان حلیۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ عبدالحق ابن سیف الدین ابن سعد اللہ

سائز :- 9×15 = سطور :- 9

اوراق :- 85 جدول :- 5×11

خط :- نسخ زبان :- فارسی

موضوع :- حلیہ مبارک رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

حالت :- مجلد

آغاز :- بسم اللہ والحمد للہ علیٰ وجودہ ونوالہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ محمد والہ

اختتام :- ومقید بتغمیض عین نشود ۔

نوٹ :- مدارج النبوۃ سے بعض حصہ انتخاب کیا گیا خاص وہ حصہ ہے جسکا تعلق آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارکہ سے تھا اور بعض مشتاقین کے اصرار پر یہ رسالہ تحریر کیا گیا

1520

شواھد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوۃ

P336

حضرت علامہ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ

سائز :- 14×25 = 8×17 = سطور :- 19

اوراق :- 308 خط :- نسخ

مہر ومالک :- حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم ۔ تالیف :- 885ھ

زبان :- فارسی موضوع :- سیرت

آغاز :- الحمد للہ الذی ارسل رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل ۔

اختتام :- دران بیخودی باز گشتش بوباش کہ حسن المآبی ونعم المآل ۔

نوٹ :- لفظ تتمہ مادہ تاریخ تالیف ہے ۔ یعنی ۸۸۵ھ میں اسکی تالیف ہوئی ۔ امیر علی شیر نوائی کی درخواست پر لکھی گئی ہے ۔ ایک مقدمہ ، سات رکن ، اور خاتمہ پر مشتمل ہے ۔

پہلے رکن میں آپ کی بعثت باسعادت سے قبل کے شواہد ہیں ۔ دوسرے ولادت سے بعثت تک ۔ تیسرے بعث سے ہجرت تک ۔ چوتھے ہجرت سے وفات تک ۔ پانچویں میں حوادث بعد وفات تک ۔ چھٹے میں اصحاب واہل بیت کا حال ہے ۔ ساتویں میں تابعین سے لیکر طبقہ صوفیہ تک کا احوال ہیں ۔ مقدمہ میں نبی و رسول کا فرق بتایا گیا ہے اور ابن عربی سے استشہاد کیا گیا ہے ۔ خاتمہ میں عقوبت اعدا کا ذکر ہے ۔

جلد کی پشت پر جامع المعجزات نام لکھا ہوا ہے ۔

1519

مرأتِ احمدی (دفتر اوّل) P337

سائز :- 18x30-12x22½ سطور :- 15

اوراق :- 240 خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ گجرات زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ۔

آغاز :- فہرست نسخہ دفتر کل حمد پادشاہ مالک الملکی کہ نصب وعزل فرمان روایان هفت اقلیم

اختتام :- وہم بدین مضمون حکم اقدس بقاضی ابوالفرج دریں باب ورود یافت کہ باتفاق وزارت پناہ بعمل آرد

نوٹ :- تاریخ گجرات مشہور ہے ۔

1521

مِرآۃ احمدی (دفتر دوم)

P338

سائز :- 18×30 - $12\times22\frac{1}{2}$ - سطور :- 15

اوراق :- 220 خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ گجرات زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- آمدن فوج مرہٹہ بسرکردگی دھنا جادو وغیرہ کہ

اختتام :- بایدکہ باستقبال تمام درتقدیم حکومت بکوشد ایں معنی را متتبع تاریخ نیک داند

نوٹ :- تاریخ گجرات ۔ سرورق پہ رباعی لکھی ہوئی ہے ۔

عاملان درزمان معزولی ؛ ہمہ شبلی و بایزید شوند

بازچوں برسرعمل آمند ؛ شمر ذی الجوشن و یزید شوند

1522

بہارِستان :-

P339

سائز :- $23\times31\frac{1}{2}$ - $13\frac{1}{2}\times23\frac{1}{2}$ - سطور :- 19 - موضوع :- سیر عثمان

خط :- نستعلیق - زبان :- فارسی - اوراق :- 150 - حالت :- مجلد ناقص الآخر

آغاز :- طلوع سعادت نیر اعظم قلم روشن علم از بیت الشرف رقم ۔

اختتام :- سعید ابن عاصی اش فرستادہ بود

نوٹ :- ورق ۸ سے ۱۰ تک "حضرت یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خانصاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ" کی تعریف میں اشعار ہیں ۔ شاعر کا نام کہیں درج نہیں ۔ البتہ "مناجات بندہ مسکین وذلیل" کے عنوان سے ورق ۲ سے ۴ تک، جو اشعار ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسکی تصنیف کے وقت شاعر معمر ہو چکے تھے ۔

؎ دریں پیری ای ارحم الراحمین ؛ ازاں کردہ ہا گشتہ ام شرمگین ؎ دریغا کہ عمرم بعصیان گذشت ؛ زمان فراغت کہ بود آن گذشت

1524 1523

تذکرۃ الاولیاء

P340

خواجہ فریدالدین عطارؒ

سائز :- 15×8 = 14×23 ۔ سطور :- 19

اوراق :- 270 تا 129 ۔ 128 تا 1

کاتب :- ابراہیم ابن کمال قریشی

مہر مالک :- دو تین جگہ مہر ثبت ہیں مگر پڑھی نہیں جاتی

خط :- نستعلیق ۔ موضوع :- سیرت الاولیاء

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

۱ آغاز :- الحمدللہ الجواد بافضل انواع النعمار المنان باشرف اصناف العطار

۱ اختتام :- در بیع سلیمان گوید شافعی را بخواب دیدم گفتم

۲ آغاز :- خدائے با توجہ کرد گفت مرا روشنی نشاند و زر درد اربد نشار کردند

۲ اختتام :- الحمدللہ رب العالمین الصلوۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً برحمتک یا ارحم الراحمین

نوٹ :- سرورق ، کتب احقر العباد عبدالغنی ، پڑھا جاتا ہے ۔ امیر خسرو کے دو شعر بھی نقل کیے ہیں ۔

1525

تذکرۃ الاولیاء

P341

شیخ فریدالدین عطارؒ

سائز :- 12×22 ۔ سطور :- 23

اوراق :- 154 خط :- نستعلیق

کتابت :- 1134 موضوع :- سیرت

مقام :- روضہ سلطان شاہ شریف محمد قادری احمد آباد - کاتب :- حافظ مجاہد متوطن بلدہ حصار
زبان :- فارسی حالت :- مجلد - ناقص الاوّل
آغاز :- ترا بی شمارا ں بسیار است یکی ...... بایزید است -
اختتام :- صاحب را و نویسندہ را و خوانندہ را از کرم خود بیامرزد بدین بزرگان کہ درین کتاب مذکوراند بہ بخشد و ایشان را شفیع ما گرداند -
ترقیمہ :- تمت تمام شد ہذا الکتاب مسمی تذکرۃ الاولیاء تصنیف حضرت شیخ فریدالدین عطار بوقت ظہر روز یکشنبہ فی ۱۱۳۴ھ التاریخ ہفتدہم شہر رجب شہر اللہ الاصم کاتب الحروف فقیر حافظ محمد مجاھد متوطن بلدہ حصار در روضہ سلطان شاہ شریف محمد قادری در بلدۂ احمد آباد ترقیم یافت -
نوٹ :- یہ نسخہ شروع میں ناقص ہے اور اسکے اوّل کے چند اوراق پر کاغذ چسپاں ہے - عبارت پڑی نہیں جاتی - شمائل اتقیا سے ایک ورق نقل ہے -

1526

P342

تذکرۃ الاولیاء

خواجہ فریدالدین عطار رح

سائز :- 19½x9 - 14½x26½ سطور :- 19
اوراق :- 351 خط :- نستعلیق
موضوع :- سیرت اولیاء زبان :- فارسی - حالت :- مجلد
آغاز :- الحمد للہ الجواد بافضل انواع النعماء المنان باشرف اصناف العطاء
اختتام :- الحمد للہ رب العلمین وسلم تسلیماً -
نوٹ :- خط بدلتا رہتا ہے درمیان میں کہیں کہیں سے ناقص ہے - ورق 85 - 157 وغیرہ کے بعد تسلسل نہیں ملتا - ورق 165A اور 166 کورے ہیں -
حضرت جعفر صادق سے ابتدا ہوتی ہے - ورق 81 سے سرورق ان حضرات کے نام لکھے ہوئے ہیں جنکا تذکرہ اُس ورق پر مندرج ہے - یہ ترتیب ورق ۳۳۷ تک ہے -

1527 1528

P343

مراۃ سکندری

شیخ سکندر ابن منجھو

سائز :- 12½×22½ & 7×1½ سطور :- 15

اوراق :- 381 تا 190 = 189 تا 1 سن کتابت :- 1270ھ

خط :- نستعلیق موضوع :- تاریخ گجرات

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

تاریخ کتابت :- ۲۵ شعبان ۱۲۷۰ مطابق جلوس سال ہفتم محمد شاہی بادشاہ غازی در عمل نواب حامد خان

آغاز :- الحمدللہ الذی جعل فرداً من افراد البشر سلطاناً

اختتام :- جماعہ کہ در شاہزادگی خدمت کردہ بودند بہر یک خدام خطاب داد

آغاز :- وہزار نہصد اسپ بردم خود بخشید

اختتام :- تصنیف مولانا شیخ منجھو تمت تمام شد

نوٹ :- تواریخ بادشاہان گجرات ۔ پہلے دو صفحہ پر کاغذ چپکا ہے عبارت پڑھی نہیں جاتی ۔

1529

P344

صحائف معرفت

مجہول

سائز :- 16×27 - 8×17 سطور :- 17

اوراق :- 59 خط :- نستعلیق

مہر و مالک :- (1) فدوی دین محمد سید عالم حسن 1213 ہجری (2) قاضی نورالدین حسین

موضوع :- سیرتِ حکمار زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ۔ ناقص الاخر ۔

آغاز :- سپاس وستائش حکیمی راکہ اول بے اول است فاصر از دریافت ۔

اختتام :- گفت بندہ شکم وفرج در دنیا بہ لعنتی گرفتار است کہ نمی

نوٹ :- آدم علیہ السّلام ، ادریس علیہ السّلام ۔ صاب بن ادریس ، اسقلنبوس ۔ فیثاغورث ، شواط ۔ افلاطون ، ارسطو ، انکساغورث ۔ نافرسطس ، انمیلوس ۔ سقراطیس ، دیوجانس ، کلبی ، بقراط ، بطلموس ، لقمان ، جالینوس ۔ وغیرہا حکمار یونان کے احوال پہلے حصّے میں ہے ۔ جنھیں مصنف حکمار متقدمین کہتے ہیں ۔ دوسرے حصہ میں حکمار متاخرین کا ذکر ہے جن میں مندرجہ ذیل افراد شامل ہیں ۔

ثابت بن حزہ ، حسن بن اسحاق ، ابن بہنام ۔ متی ابن یونس ۔ ابو زید بلخی ، ابوالفرح بن طیب بغدادی ، ابوقاسم کرمانی ، ابوعلی بن ہیثم ، ابوسہیل ، عبداللہ الواحد الجرجانی ۔ اسمٰعیل ہروی ، ابوالقاسم عبدالرحمان بن ابی صادق ، ابوجعفر بابویہ ، ابوابرکات بغدادی ، محمد بن احمد بیہقی ۔ ابوریحان ابن البیرونی ، ابوالفتح لبستی ۔ زین الدین اسمٰعیل جرجانی ۔ عیسیٰ بن جراح ۔ وغیرہ کا ذکر ہے ۔ کتاب البحر الجواہر سے اقتباسات حاشیہ میں ہیں ۔

1530 مجہول

P345

مجہول

سائز :- 9×16 ۔ 14½×24 سطور :- 13

خط :- نستعلیق ۔ اوراق :- 11to202 ۔ موضوع :- سیرت الاولیار

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- بی تدبیراست بسبب آں کہ ایں اعراض از راہ حقیقت برحضرت حق است جل جلالہ۔

اختتام :- طریق زندگانی واحوال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روایت می کنند مذکوراست کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نوٹ :- خواجہ محمد بابا پیا بیؒ کے حالات ان ہی کے ایک مرید نے لکھے ہیں جسمیں بخارا، اور اطراف کے دیگر بزرگوں کا ذکر بھی ضمناً ضبط تحریر ہے۔

1531

P346

تحفۃ القاری

منصور بن چاند محمد نبیرۂ حمید الدین المعروف بہ شاہ چاندؒ

سائز :- 19½ × 9½ ۔ 15x25 سطور :- 15

اوراق :- 240 جدول :- 19½ × 9½

سن تالیف :- 1119ھ خط :- نستعلیق

موضوع :- سیرت وتذکرہ زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ۔ مہرومالک :- قاضی صدرالدین بن قاضی رضارالدین لوناواڑہ۔

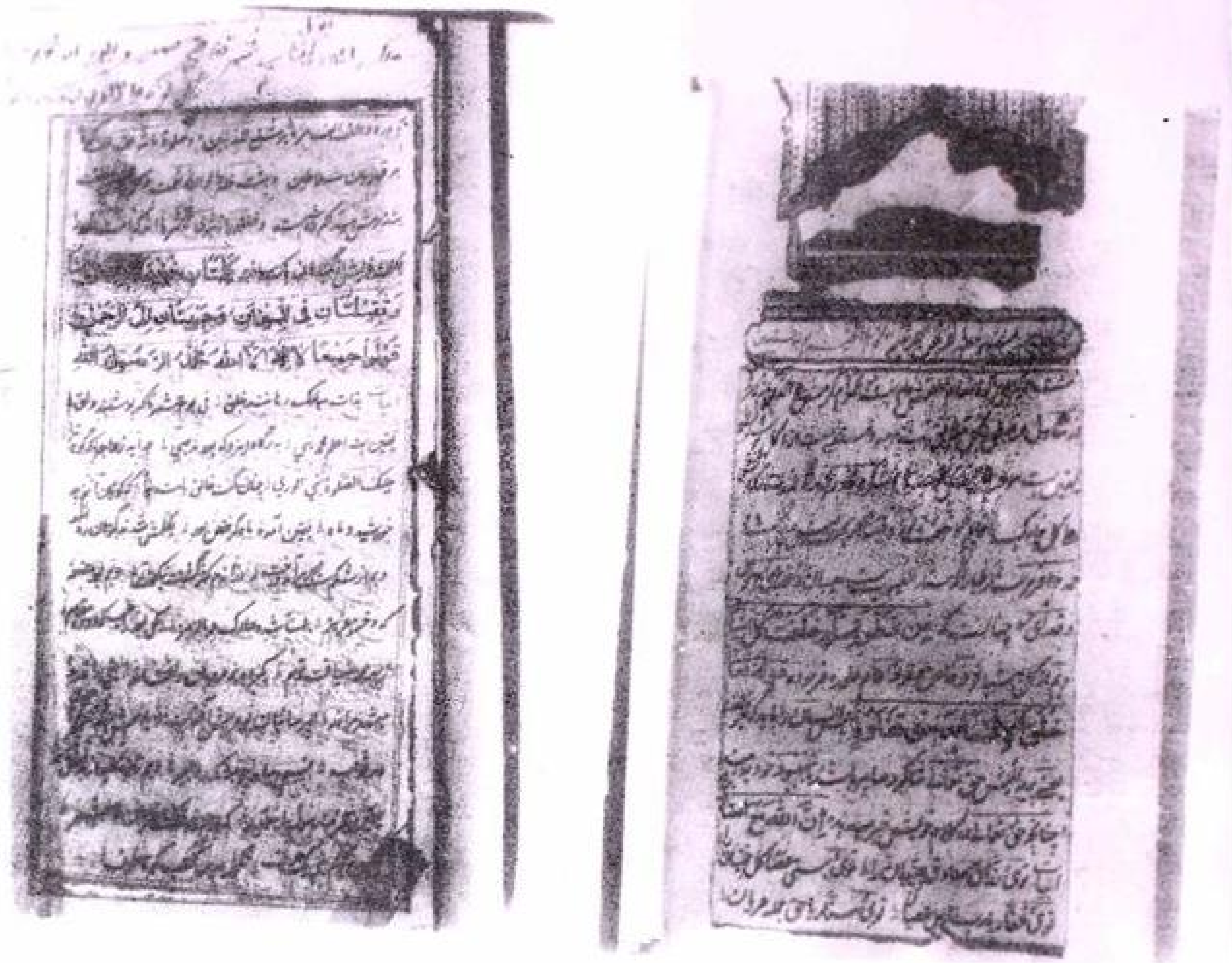
آغاز :- منت مرکریمی راکہ انعام لطفش عام است

اختتام :- جواب داد کہ آں صاحب درویش ہستید و درویشاں را درکار با دنیوی دخل نبایدداد۔

نوٹ :- مصنف کا پورا نام یہ ہے۔ منصور بن چاند محمد بن عالم مقصد ضمیر شیخ محمد مہر بن سخاوت اللہ محامد شاہ حامد بن حقائق مآب عین الولی مولانا شاہ عبدالقوی بن شاہ چاند محمد بن حمید الدین المعروف بہ شاہ چاند قدس سرہٗ مدح شاہ عالم مدح شاہ عالم درویش مدح شاہ عالم بھادر مدح اورنگ زیب۔

اس کے بعد مصنف کے خواب میں کسی نے کہا کہ اپنے اجداد کا ذکر مقصود ہے۔

تو حضرت عباس بن عبدالمطلب



مخطوط نمبر ۱۵۲۱

تحفۃ القادی   گجرات کے مشہور بزرگ قاضی محمد دریائی رحمۃ اللہ علیہ
کے ملفوظات تحفۃ القاری کا نسخہ جس میں آپکا گجری کلام
موجود ہے۔

سے آغاز کیوں نہیں کرتے۔ لہٰذا مصنف نے کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

پہلا باب :۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں ہے۔

دوسرا باب :۔ شاہ علی سرمست و قطب محمود اور انکا پٹن میں سکونت اختیار کرنے سے متعلق ہے۔ تیسرا باب :۔ حضرت شاہ چاند کے بارے میں ہے۔

پہلا اور دوسرا ورق بری طرح پھٹ چکا ہے۔ عنقریب ضائع ہونیکا اندیشہ ہے۔

1532

P347

مرأۃ سکندری

سکندر ابن محمد عرف منجھو

سائز :۔	10×20 = $14 \times 24\frac{1}{2}$	سطور :۔	17
اوراق :۔	225	خط :۔	نستعلیق
کتابت :۔	1178ھ	موضوع :۔	تصوف
زبان :۔	فارسی	حالت :۔	غیر مجلد

آغاز :۔ و آن نیز از احوال سلطان مظفر تا سلطان محمود بیگڈہ ذکر کردہ۔

اختتام :۔ اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نوٹ :۔ تاریخ شاہان گجرات

1533

P348

مرأۃ سکندری

سکندر ابن محمد عرف منجھو اکبر

سائز :۔	8×15 - $11 \times 19\frac{1}{2}$	سطور :۔	16	اوراق :۔	112

خط :- نستعلیق موضوع :- تاریخ

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ الذی جعل فی دا من افراد البشر سلطان الامن الانام

اختتام :- سلطان محمود را می کشند یا میل در چشم کشیدہ محبوس دارد

نوٹ :- تاریخ شاہان گجرات

1534

مرآۃ سکندری

"134"

سکندر ابن محمد عرف منجھو

سائز :- 14×25 - $9\frac{1}{2}\times17\frac{1}{2}$ سطور :- 21

اوراق :- 263 خط :- نسخ

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ناقص الآخر

آغاز :- الحمد للہ الذی جعل فردا من افراد البشر سلطاناً الامن الانام

اختتام :- ہمہ تن خوں شو یم زدیدہ ....

نوٹ :- تاریخ شاہان گجرات ۔

سلاطین گجرات و تاسیس احمد آباد تک سے یکر اکبر کے گجرات فتح کرنے تک ۔

اخیر میں مظفر ثالث کی بغاوت، خانخانان کے ذریعہ اسکی سرکوبی کا ذکر ہے ۔

1535

ماثرالاقبال فی مفاخرالشال

عمر بن صدر الشریعۃ المحبوبی

اوراق :- 120 سائز :-

سطور :- 19 تالیف :- 662 A.H

خط :- نستعلیق زبان :- فارسی

حالت :- مجلد موضوع :- تاریخ عہد نبوی اور خلفائے راشدین

کتابت :- 1077ھ : جدول :- 8½ × 16½ -

آغاز :- .... وصحائف نامیات وشرائف تحیات زاکیات بارواح مقدسہ۔

اختتام :- ہرکہ خواند دعا طمع دارم ۔ زانکہ من بندہ گنہگارم

نوٹ :- ابومحمد مسعود بن فخرالدین الغ اعظم مولع علم وادب وعربی علمار بادشاہ تھا۔

ان کا وقت مطالعہ صحائف واخبار میں گذرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے لیکر آج دن تک کی تاریخ پر مشتمل ایک مکمل تاریخ کی تدوین از سرنو ہونی چاہیئے۔ ان کا روئے سخن مصنف کی طرف تھا۔ مصنف نے احوال سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ وسلم سے ابتدار کی ہے۔ ابرہہ وکعبہ۔ کبار صحابہ کرام کا اسلام لانا۔ معراج۔ حضرت حمزہ۔ حضرت ابوسفیان وغیرہ کا اسلام لانا۔ ہجرت کے ہرایک سال میں کیا کیا واقعات رونما ہوئے اسکا ذکر ہے۔ ذکر خلافت امیرالمؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ذکر خلافت امام المتقین حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ ذکر خلافت حضرت امیرالمؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ ذکر خلافت امام المسلمین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۳۸ ہجری تک کے حالات درج ہیں۔ اسکی کتابت روز چہارشنبہ شہر شعبان ۱۰۷۷ھ میں ہوئی تھی۔

1536 1537

اقبال نامہ عرف جہانگیر نامہ

محمد شریف المخاطب بہ معتمد خاں

سائز :- سطور :- 11

اوراق :- 336 ص 191 - 190 ص 1 کتابت :- 1245ھ

مقام :- احمد آباد کاتب :- سید محمد علی بن حاتم علی

خط :- نستعلیق موضوع :- تاریخ عہد جہانگیر

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- شائستہ سریر فرمان روی و زیبندۂ افسر خلافت بادشاہی و کشور کشائے بلند اقبالی تواند بود

اختتام :- و نمک در کشمیر نمی باشد بحدیکہ در حسن ادہم نمک

آغاز :- نیست از ہندوستان نمک می آرند

اختتام :- ہر کہ خواند دعا طلب دارم ٭ زانکہ من بندہ گنہ کارم

نوٹ :- جلوس جہانگیر ۔ کابل جانا ۔ لاہور آنا ۔ مستقر خلافت کو واپس خواستگاری ۔ صبیہ اعتماد الدولہ ۔ سال دوازدہم ۔ جلوس میں قدوم بگجرات ۔ عہد جہانگیری کے سال بسال کے واقعات باعتبار سال جلوس بتفصیل درج ہیں ۔

عمل گزشتہ صاحب میں اس نسخہ کی کتابت ہوئی ہے ۔

مصنف کہتے ہیں کہ عہد شاہجہانی کی تاریخ بھی فضلائے روزگار مرتب کر رہے ہیں ۔ میں نے اس شغل خطیر سے اپنے آپ کو باز رکھا ہے ۔ عیسوی سن 1806 ۔ میں اس کتاب کو خریدا گیا ۔

1538

آشوبِ ہند

بہشتی

سائز :- 11×19 سطور :- 15

اوراق :- 172 جدول :- 6½×15½

تالیف :- 1067ھ کتابت :- 1097

کاتب :- محمد حسین موضوع :- تاریخ

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

خط :- نستعلیق

آغاز :- کلام سخن سنج را ابتدار ؛ بنام خدا بست نام خدا

اختتام :- شد این نامہ از ہمت دوستاں ؛ مسمیٰ بآشوب ہندوستاں

نوٹ :- شاہ جہاں کی بیماری اور شہزادوں کی تخت و تاج کیلئے خانہ جنگی کا چشم دید بیان ہے۔ جسمیں اخیر میں اورنگ زیب کامیاب اور دارا شکوہ کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے۔ پہلا ورق تھوڑا مزین ہے۔ اسپر وصل بنا ہوئی ہے۔ آخر ورق پر تحریر ہے۔ "این کتاب دولہ رائے۔

1539

تاریخ عالمگیری

مجہول

سائز :- 8½×16½ - 12×19½ سطور :- 17

اوراق :- 69 خط :- نستعلیق وشکستہ

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

حالت :- مجلد - کرم خوردہ

آغاز :- ابو المظفر محمد محی الدین اورنگ زیب بہادر عالم گیر بادشاہ غازی

اختتام :- بوقت ظہر تاریخ سیزدہم شہر جمادی الثانی روز ...

نوٹ :- اورنگ زیب کی پیدائش - تخت وتاج کا نزاع ، شاہجہاں کا اپنا ملک شہزادوں میں تقسیم کرنا تاکہ رفع نزع ہو جائے - جسونت سنگھ کے ساتھ محاربہ - بعض دوسرے حوادث - اورنگ زیب کا استیصال ، داراشکوہ کی غرض سے پنجاب جانا - داراشکوہ اجمیر میں - معظم خاں کی موت وغیرہ کا بیان ہے - آخری ورق پر غالباً مالک کا نام خضرخان ولد بولنجان سرخ مرحوم تحریر ہے -

1540

P354

نامہ عالمگیر

عنایت اللہ

سائز :- 9X19 = 25 x 13½ سطور :- 15

اوراق :- 136 خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

حالت :- مجلد :- نئی جلد کی ضرورت ہے اوراق الگ ہو رہے ہیں -

آغاز :- الٰہی از قلم شکستہ وزبان خستہ چہ آید کہ سپاس وستائش جناب کبریا را شاید

اختتام :- باید کہ خراج لقاعدہ مشروع بگیرند -

نوٹ :- شہزادوں اور امراء کے نام جو مکتوب ورسائل روانہ کئے جاتے تھے - انکی ایک نقل مصنف اپنے پاس محفوظ رکھتے تاکہ انھیں کتابی شکل میں مدون کر کے سعادت حاصل کریں - عالمگیر اورنگ زیب کے متعلق نادر معلومات اس نسخہ میں سے فراہم ہوسکتی ہیں -

1541

P355

شاہ نامہ در نثر (منثور)

مجہول

سائز :- 16½×29 - 10×19½ سطور :- 13

اوراق :- 318 خط :- نستعلیق

موضوع :- شاہان عجم زبان :- فارسی

حالت :- مجلد - ناقص الآخر

آغاز :- بعد حمد و ثنائے خالق کہ شاہان ہفت اقالیم و بلند اقبالان روئے زمین بر درگاہ جبروتش سر بسجود دادہ خود را بخاکساری گرائیدہ اند۔

اختتام :- بسی آید و بر ہر عرابہ یک سوار ....

نوٹ :- فردوسی طوسی نے فارسی میں منظوم شاہنامہ لکھا تھا جسکا سمجھنا ہر کس و ناکس کیلئے مشکل تھا۔ لہٰذا شمشیر خان کیلئے شاہنامہ مذکور منثور لکھا گیا۔

ورق ۳۱۴ کے بعد کچھ اس طرح کاغذ چسپاں ہے کہ عبارت پڑھی نہیں جاتی۔

1542

P356

کلمات الشعراء

سرخوش

سائز :- 12×19 - 7½×15 سطور :- 13

اوراق :- 140 خط :- نستعلیق

تالیف :- شہر شوال 1019ھ

موضوع :- تذکرۃ الشعراء زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- سخن جان است دیگر گفتگو جانان زمن بشنو اگر ہر لحظہ جان تازہ می خواہی سخن بشنو۔

اختتام :- تمت بعون الملک الوھاب از دست بیمدان۔۔۔ (۱۱۹۲)(؟) ہجری شہر شوال۔

نوٹ :- ان شعراء کا ذکر ہے جو عہد نورالدین جہانگیر سے لیکر عہد اورنگ زیب تک ہوئے ہیں۔

اوراق کی حالت خستہ ہے۔ آخری صفحہ کا تھوڑا حصہ پھٹ گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سنہ ۱۱۱۹ھ کے بعد کا نہیں پڑھا جاتا۔ گیارہویں صدی ہجری کی آخری دھائی میں اسکی کتابت ہوئی ہے۔ کتاب کے نام "کلمات الشعراء" سے اسکی تاریخ تالیف نکلتی ہے (1073)۔ ؟

1543 مناقب غوثیہ

محمد صادق شہابی سعدی قادری

سائز :- 17×9 ۔ 21×12½ سطور :- 21

اوراق :- 66 کتابت :- 1180ھ ۔ مہر و مالک :- عبدالرحیم ابن عظمت۔

خط :- نستعلیق زبان :- فارسی

موضوع :- سیرت و منقبت حالت :- غیر مجلد

آغاز :- الحمد اللہ الذی جعل کرامات الولی تتمۃ خوارق النبی و معجزاتہ۔

اختتام :- اللھم صل وسلم علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔۔۔

نوٹ :- تولد مبارک، ہدایت حال، عطایائے الٰہیہ، علو استعداد آپ کا فقر کو ترجیح دنیا۔ ریاضت شاقہ، ملک الموت سے لیکر روح کا احیاء، کرامات، اور آپ کی وفات کا ذکر ہے۔ کل ۹۰ مناقب ہیں۔

1544

تحفۃ القادریہ

ابوالمعالی المتخلص بہ مسلمی

سائز :- 17 × 8½ - 14 × 24 سطور :- 17

اوراق :- 58 کتابت :- 1089ھ

کاتب :- عبدالرسول بن عبدالرحیم ساکن قصبہ لونے متصل حضرت دہلی ۔

خط :- نستعلیق زبان :- فارسی

موضوع :- مناقب و سیرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- ہاتفم گفتا بگو وصف کریم ؛ قُلتُ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

اختتام :- جائی کہ سہو حرفی یا لفظی رفتہ باشد بقلم عفو صحیح فرمایند ۔

ترقیمہ :- بخط اضعف العباد تراب اقدام مریدان قادریہ و خاکپای معتقدان حضرت پیر دستگیر محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی عبدالرسول ابن عبدالرحیم ترکمان، ساکنہ قصبہ لونی متصل حضرت دہلی سنہ ۲ جلوس عالمگیر، و ۱۰۸۹ ہجری وقت چاشت روز پنجشنبہ تاریخ غرہ جمادی الثانی تحریر اختتام یافت

نوٹ :- بہجۃ الاسرار، خلاصۃ المفاخر، مفتاح اخلاصی گیلانی، وغیرہ جیسی مستند کتابوں کے حوالے سے لکھی گئی ہے۔ ۲۱/ ابواب پر مشتمل ہے۔ ولادت با سعادت، لباس و معاش، خلق و عادات، تلقب محی الدین، سیاحت و مجاہدہ، عبادت و سماع، شرف ارادت، آپنے اپنے بارے میں جو فرمایا قدمی ھذہٖ کا بیان، مشائخ نے انکی ثنا کی ہے۔ مجلس وعظ، اور وصال غوث اعظم کا بیان ہے۔

1545

تحفۃ القادریہ

ابوالمعالی المتخلص بہ مسلمی

سائز :- 17 × 8½ = 13 × 22½ سطور :- 17

اوراق :- 57 خط :- نستعلیق

مقام :- زاویہ روضہ مطہرہ داؤدالدین رحمۃ اللہ

موضوع :- مناقب وسیرت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- ہاتفم گفتا بگو وصف کریم ؛ قلت بسم اللہ الرحمن الرحیم

اختتام :- بلغ تصحیحاً ومقابلہ من اولہ الی آخرہ بجمال حضرت القادریہ فی کل حال۔

1546

تحفۃ القادریہ

P360

ابوالمعالی المتخلص بہ مسلمی

سائز :- 12x20½ سطور :- 11

اوراق :- 110 جدول :- 7x13

خط :- کاتب :- ابن محمد مراد

مہر ومالک :- عبدالقادر جیلی زبان :- فارسی

موضوع :- مناقب وسیرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حالت :- مجلد۔ آخری ورق کرم خوردہ ہے

آغاز :- ہاتفم گفتا بگو وصف کریم ؛ قلت بسم اللہ الرحمن الرحیم

اختتام :- المستطاب من ید فقیر الحقیر الضعف المسکین :- ابن محمد مراد

1547

P361

مولودِ احمدی

مجہول

سائز :- 8x12 - 14x19 - سطور :- 5

اوراق :- 1 to 57 and 1 to 41 خط :- نسخ

مہرِ مالک :- بی بی امتہ اللہ بنت سید علی خاں بن سید بن نہار خاں .... حافظ عبدالرحیم بن حافظ محمد عظمت

موضوع :- مولود وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۔

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- حمد بیحد مرالٰہی را کہ جاری کردہ است ۔

اختتام :- وما لم نسأئک نا بتدینا وا تفرت عنا ان نبلغنا یا ارحم الراحمین ۔

نوٹ :- آخر میں مسائل زکات پر چار ورق ہیں ۔

1548

P362

شہادت نامہ

مجہول

سائز :- 16x24 - 9x17 سطور :- 13

اوراق :- 129 خط :- نستعلیق

کتابت :- ۲ ر ذی الحجہ وقت پیشین روز شنبہ 1181ھ

مقام :- در خیرپور. مسجد دوست محمد خان سہرانی

کاتب :- محمد عظیم ساکن لاھور ثم الکابل

موضوع :- شہادت نامہ شہدائے کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

زبان :- فارسی
حالت :- مجلد

آغاز :- علیہ السلام گشتی گردہی منہزم میںخورد

اختتام :- بفرزندان ہمہ مسلمان علم ربانی نصیب گردانی یا الہ العالمین و یاخیرالناصرین برحمتک یا ارحم الراحمین

نوٹ :- رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مختصر ذکر ۔ ذکر خلافت راشدہ ۔ وفات وشہادت خلفائے راشدین ۔ ہاشم کا دشمنوں سے جنگ کرنا ۔ سعد بن وقاص کے بھائی کا جنگ کرنا ۔ جنگ علی اکبر ۔ طرفداران امام حسین علیہم السلام کا جام شہادت نوش فرمانا ۔ شہادت عظمیٰ امام حسین علیہ السلام ۔ محمد حنیف کا انتقام لینا وغیرہ کا ذکر ہے ۔

1549

P363

قصص الانبیاء

مجہول

سائز :- 12 × 23½ = 9½ × 20 ۔ سطور :- 19

اوراق :- 147 ۔ خط :- نستعلیق ۔ مہر و مالک :- حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم

موضوع :- سیرت انبیاء
زبان :- فارسی ۔

حالت :- غیر مجلد ۔ تمام اوراق الگ ہو چکے ہیں ۔ ناقص الآخر

آغاز :- الحمدللہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین ۔

اختتام :- آں مرد پیش سلمان در آمد و سلمان ہفت سالہ بود جلاب را ۔۔۔

نوٹ :- درمیان میں تسلسل نہیں ہے ۔ غرض مختلف اوراق یکجا کئے گئے ہیں ۔ عربی میں قصص الانبیاء کے مصنف شیخ ابوالحسن محمد بن عبداللہ کسائی ہیں ۔ غالباً اسی کا یہ فارسی ترجمہ ہے ۔

1550

P364

روضۃ الاحباب (جلد ثانی)

مجہول

سائز :- $17 \times 27\frac{1}{2}$ 10×20 سطور :- 23

اوراق :- 126   تالیف :- منتصف شہر صفر

کتابت :- منتصف شہر صفر ۱۵ / ذی الحجہ

کاتب :- عبدالکریم   خط :- نستعلیق

مہر و مالک :- جعفر بن جلال الشاہی الرضوی ۔ ایک اور مہر ہے جو پڑھی نہیں جاتی ۔ 1017.A.H کی ہے ۔

غرۂ شہر شوال

موضوع :- سیرت   زبان :- فارسی   حالت :- مجلد

آغاز :- وھو الفتاح العلیم لک الحمد یا مسبب الاسباب ولک بالشکر یا مفتح الابواب علی التوفیق للشروع فی تالیف من روضۃ الاحباب ۔

اختتام :- تم المقصد الثانی من کتاب روضۃ الاحباب بعون اللہ الملک الوھاب وصلی اللہ علی محمد افضل اولی الحکم وفصل الخطاب والہ الکرام

نوٹ :- یہ کتاب علی شیر سے منتسب ہے ۔ نظام دولت دنیا علی شیر ۔ کہ بادا دولت او در جہان شیر ۔ روضۃ الاحباب کا یہ دوسرا حصہ تمام تر منقبت صحابہ پر مشتمل ہے ۔ اسمیں دو باب ہیں ۔ اور ایک مقدمہ ۔ فضیلتِ صحابہ ۔ اول کون مشرف با ایمان ہوئے ۔ کن صحابہ کو کن پر ترجیح ہے ۔ صحابہ میں سے بعض کو بعض پر ترجیح ہے ۔ ترجمہ حال خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ عدد مرویات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ آپ کے کلمات وعظ و تذکیر ۔ خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فتنۂ ارتداد ۔ آپکی تاریخ ولادت وفات ۔ حضرت عمر بن الخطاب کا ذکر ۔ آپکا خصال پسندیدہ ۔ ان بعض آیات کا ذکر جو حضرت عمر فاروق کی شان میں نازل ہوئیں ۔ ایسی ہی بعض احادیث آپ کے عہد خلافت میں سال وصال کے واقعات ۔ فتوحات آپ کا شہید ہونا ۔ روضۂ مطہرہ گنبد خضرا میں تین قبروں کے وقوع میں اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں بیچ میں ابوبکر صدیق ہیں بعض کہتے ہیں حضرت عمر ۔ ذکر ذی النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۔ آپکی فضیلت میں وارد شدہ احادیث ۔ قصہ شوریٰ برائے تقرر خلیفہ ۔ آپ کے عہد خلافت میں پیش آنے والے واقعات ابتدائے فتنہ ۔ شہادت عثمان غنی رضی اللہ عنہ و اسکا سبب ۔ ۔

یہ کتاب جعفر بن جلال الشاہی کی ملکیت تھی ۔ انکے بعد ان کے بیٹے عبدالشکور کو ہبہ کی گئی ۔ پھر یہ کتاب ابوالحسن بن عبدالشکور کی ملکیت میں آئی ۔ آخری ورق پر تحریر اور مہر ہے ۔

1551

P365

مجھول الاسم

نامعلوم

سائز :- $11\frac{1}{2} \times 8\frac{1}{2}$ cm سطور :- 11

اوراق :- 163 خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

آغاز :- واں شخص اجل رسید اندروں غار می رود ...

اختتام :- علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد وقت معاودت چوں ...

نوٹ :- اس کتاب کا نام دیا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی مصنف کا پتہ چلتا ہے ۔ مگر ورق نمبر ۵ پر تواریخ سورٹھ لکھا ہوا ہے ۔ اور ورق نمبر ۱۴۲ پر سوانح بلدہ جوناگڑھ لکھا ہوا ہے ۔ غالباً سوانح سورٹھ نام ہے اور جوناگڑھ کی مفصل تاریخ ہے ۔ انیسویں صدی کی سورٹھی

کی اور بالخصوص جوناگڈھ کی مفصل تاریخ ہے قدیم ہندو راجاؤں سے لیکر انگریزوں کے عمل دخل کا ذکر ہے۔ جوناگڈھ کے دیوان جی صاحب امرجی کی موت کے موقع پر مگٹ رام ناگر گجراتی نے ایک مرثیہ کہا ہے جو ورق ۹۰ پر نقل ہے اسکے ہر مصرع سے ۱۱۹۸ھ کا سال برآمد ہوتا ہے۔

1552

آئین وقوانین بادشاہ ہندوستان محمد اکبر شاہ غازی

P366

محمد کام بخش

سائز:۔ 28½×16 سطور:۔ 13 اوراق:۔ 19 کتابت:۔ یکم صفر روز جمعہ بوقت دوپہر 1206ھ

کاتب:۔ محمد مخدوم الفاروقی الچشتی مہر ومالکؒ:۔ نواب صاحب قبلہ زور آور خان بہادر بابی (دام اقبالہ)

موضوع:۔ تاریخ زبان:۔ فارسی حالت:۔ مجلد خط:۔ نستعلیق

آغاز:۔ امابعد از صاحب نظر آں معانی وبصائر مبصران نکتہ دانی مخفی ومحتجب نماند کہ در ۱۲۴۹ھ

اختتام:۔ درخور نیت وہمت کامیاب شوند

ترقیمہ:۔ کتبہ العبد دعا گوی قدیمی محمد مخدوم چشتی الفاروقی عفی اللہ عنہ تحریر فی التاریخ غرہ صفر المظفر روز جمعہ بوقت دوپہر ۱۲۰۶ھ ہجری مقدسہ منورہ مطہرہ معبرہ ٹ نوشتہ بماند بخط سیاہ۔ نویسندہ را باد فضل آلہ ٹ۔ تم

نوٹ:۔ کاتب نے اس کی کتابت نواب قبلہ زور آور خان بہادر بابی کیلئے کی تھی۔

معین الدین محمد اکبر اور مرزا محمد سلیمان شکوہ کے شب وروز کے کیا مشاغل تھے ان کا تفصیلی ذکر ہے پابندی صوم وصلوٰۃ، کبوتر بازی، شطرنج بازی، موسیقی سے استلذاذ وغیرہ کے اوقات، دربار داری آئین وملازمت امرا بحضور شاہ آئین ملازمت شاہزادہ آئین ملازمت مشائخ وسادات وفقرا آئین سواری معین الدین محمد اکبر آئین جشن ظل سبحانی شاہ ایران اور اورنگ زیب کے درمیان مراسلت وغیرہ کا ذکر ہے۔

کتاب کے آغاز میں مصنف محمد کام بخش لکھتے ہیں کہ ۱۲۴۹ھ میں ملک گجرات کے دیب وغیرہ بندروں کی سیاحت کے بعد ان کا ملک سورٹھ جانا ہوا جہاں کے حاکم نواب بہادر خان بابی جونہ گڈھ میں رہتے ہیں۔ انھیں شاہجہاں کی طرف سے شیر بانی کا لقب بھی ملا تھا۔ ان کی فرمائش پر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ مصنف نے جو باتیں درج کی ہیں وہ میرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر کی سرکار میں رہ کر معلوم کی تھیں۔

مزید درج ہے کہ محمد اورنگ زیب بادشاہ مرحوم کے عہد سے جشن وزنِ قمری اور جشن وزنِ شمسی موقوف ہوچکے ہیں۔ محمد معین الدین اکبر بادشاہ ۱۹ محرم ۱۲۲۴ھ کو تخت پر بیٹھے تھے (یہاں پر لفظوں میں سن یک ہزار ودوصد وبست ودو تحریر ہے) اس طرح کاتب نے کتابت کا سن ۱۲۰۶ لکھا ہے جو غلط ہے۔ غالباً ۱۳۰۶ ہوگا۔۔۔۔ ورق ۱۸ کے بعد ایک یا زائد اوراق ناپید ھیں۔

1553

٭ ذکر شجرہ ہای قادریہ وبعض احوال شجرہ ہای دیگر P367

مجہول

سائز :- 8×17½ .20½ cm سطور :- 12

اوراق :- 12 خط :- نسخ

زبان :- فارسی موضوع :- شجرہ

آغاز :- بسم الرحمٰن الرحیم ہذہ شجرہ مبارکہ لاہل البیت از حضرت مخدوم شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

اختتام :- درکوفہ نجف بروایتی مسجد جامع دکوفہ نزدیک امارہ ...

نوٹ :- حضرت شاہ عالم، قطب عالم، اور حضرت مخدوم جہانیان وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔

1554

مجہول P368

نامعلوم

سائز :- 13 × 11½ سطور :- 17

اوراق :- 45 جدول :- 14 × 7½

خط :- نستعلیق موضوع :- سیرت

زبان :- فارسی حالت :- ناقص الطرفین

آغاز :- خود اورا ندید اما فاروق و مرتضیٰ ویرا بینند آنگہ عمر و مرتضیٰ علی

اختتام :- نقلست کہ چوں دستش بریدند بخندید گفتند چہ می خندی گفت آدمی بستہ باز کردن۔

نوٹ :- اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رابعہ عدویہ۔ فضیل بن عیاض۔ سفیان ثوری عبداللہ بن مبارک وغیرہ کا ذکر ہے۔ غالباً یہ نفحات الانس ہے۔

1555 **کراماتِ اولیآء** P369

نظام الدین احمد بن محمد صالح الصدیقی الحسینی

سائز :- 13½×24½ سطور :- 19

اوراق :- 6 تا 2 تالیف :- 1068ھ

خط :- نستعلیق موضوع :- سیرت

زبان :- فارسی ناقص الآخر

آغاز :- مستفادات خطوط شعاع اوست واز حضیض نقطہ ناسوت تا اوج عالم لاہوت طلوع دار تفاع اوست ۔

اختتام :- یعنی ولی آں کس باشد کہ مستولی طاعات وعبادات حق سبحانہ بود وطاعات

نوٹ :- مصنف نے ایک فہرست مآخذ مع اسم مصنف دی ہے جو انیس (19) کتابوں پر مشتمل ہے کل گیارہ فصول پر مشتمل ہے ہر فصل کی فہرست بھی الگ الگ دی ہے ۔ بس یہاں کتاب ناقص رہ جاتی ہے ۔

1556

مجہول P370

نامعلوم

سائز :- 14×23 سطور :- 17

اوراق :- 47 تا 41 خط :- نستعلیق

موضوع :- سیرت زبان :- فارسی

آغاز :- بندار محب گفت ہو وہو ندار المحب لمحبوبہ پس ندار حضرت اعلای اومر عاشقاں کا رافتادہ را

اختتام :- خدای عزوجل مرا از ہیچ کبیرہ نخواہد پرسید زیرا کہ نکردہ ام مگراز

نوٹ :- شیخ جلال الدین تبریزی ، شیخ نظام الدین الوالموید ، شیخ برہان الدین محمود بن ابی الخیر اسعد البلخی وغیرہ کا ذکر ہے ۔

1557

مجہول

P371

نامعلوم

سائز :-	$14\frac{1}{2} \times 23\frac{1}{2}$	سطور :-	15
اوراق :-	164	خط :-	نستعلیق

مہر :- مہر انگ کاغذ پر ہے (ہندی مہر)

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

آغاز :- چانپانیر بہ چنگیز خاں میر عماد الملک قرار یافت و دندوقہ و دولقہ وغیرہ آں بسید حامد نبیرہ سید مبارک متعین گردید ۔

اختتام :- و شرح ایں برسم اجمال آں کہ چوں میر محمد خاں و سائر امراء

نوٹ :- خان اعظم کوکہ کا گجرات کا صوبہ دار ہونا ۔ بندرہ کھمبایت جاکر سمندر شور کا تماشا کرنا تسخیر قلعہ سورت ، شہنشاہ کا فتح پور لوٹنا ۔ راجہ تودرمل ، اور وزیر خان کا منظفر حسین سے جنگ کرنا ۔ راجہ مدبکر کی شکست ۔ ولادت شہزادہ دانیال ۔ فتح بنگالہ ، صوبہ بہار کے بعض حالات ۔ معصوم خاں کی بغاوت ۔ شہباز خان کا معصوم خان کے ساتھ مقابلہ ۔ ہمایوں کا سندھ ہو کر کابل جانا ۔ فتح چتوڑ گڈھ ۔ آغاز دور دوم از جلوس و قائع سال سیزدہم کا باب آخر میں ناقص ہے ۔

P372 مجہول 1558

مجہول

سائز :- 12½ × 24 سطور :- 21

اوراق :- 67 خط :- نستعلیق

مہر مالک :- حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم

موضوع :- سیرت زبان :- فارسی

آغاز :- شکر گذران منعم ایادی در رسوم قلم فقر دستور انصاف مقتضی آثار آں مرشد ہادی می شود ..

اختتام :- طراز دامن آخر زماں خواہد شدن طریق فیض ارشاد مدام شاہ جیلانی

نوٹ :- حضرت غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری کرامات وغیرہ کا ذکر ہے ۔ بیچ بیچ میں مصنف نے اشعار بھی نقل کئے ہیں ۔ جو غالباً ان کے خود کے ہیں تخلص شاید ھادی ہے ۔

1559

P373 مجہول

نامعلوم

سائز :- 13 × 23½ سطور :- 12

اوراق :- 26 خط :- نستعلیق

موضوع :- سیرت زبان :- فارسی

آغاز :- پیغامبر خدای ہیچ مرا معلوم نہ شد کہ ایں مرد در حق ایں عورت چہ عطا کردہ بود

اختتام :- چوں ایں سخن از بسر

نوٹ :- فضیلت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بیابردں کے معجزے ۔ ابوجہل کی ضد ۔ خوشنودی والدین وغیرہ کا ذکر ہے ۔

1560

P374

شہادت نامہ

نامعلوم

سائز :- 21×13 سطور :- 13

اوراق :- 10 خط :- نستعلیق

موضوع :- سیرت زبان :- فارسی = حالت :- ناقص الطرفین

آغاز :- علیہ السلام کشتی کردے منہزم می خورد وہمیشہ چوں تامی خورد

اختتام :- یفعل مایشاء لقدرتہ ویحکم مایرید لعزتہ واللہ اعلم بالصواب ۔

نوٹ :- قصہ ابوطالب ۔ ابوجہل کا جھگڑے کرآنا ۔ ابوالخیر والوجہل میں کشتی حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت ابی بکر صدیق کا مشرف باسلام ہونا رضی اللہ تعالیٰ عنھا وغیرہ کا بیان ہے ۔ یہ چند اوراق شہادت نامہ (نمبر ۱۵۴۸) سے غالباً نقل کئے ہیں ۔

1561

P375

مناقب امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

مجہول

سائز :- 24×13½ سطور :- 17

اوراق :- 27 خط :- شکستہ ونستعلیق ۔

مہرومالک :- (محمد ابوبکر) حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم ۔ موضوع :- سیرت

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- مناقب امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ فی مختار الاختیار در منیۃ الفقہار آوردہ کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اختتام :- تمام شد مناقب امام اعظم رضی اللہ عنہ

نوٹ :- مختار الاختیار منیۃ الفقہار ص۱ تذکرۃ الاولیار ص۹ اختیار بن عباس الدین الحسینی کی کتاب المسمی بہ شرح نام حق ص۱۴۱ کفایۃ المؤمنین ۔ رسالہ تفصیل ایمان ۔ تصنیف مولانا احمد ابوالقاسم بن احمد طائفی ۔ رسالہ مظہر الحق ۔ اور تحفہ خانی جیسی کتابوں کے حوالہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب جمع کئے اور بیان کئے ہیں ۔ ورق ایک اور دو پر روضات الشاہیہ اور محمود شاہی سے اضافہ کیا گیا ہے ۔ نیز ورق چار پر کنز العرفان سے اور ورق آٹھ کے حاشیہ میں روضات الشاہیہ سے مندرجات ہیں ۔

1562 آشوب ھند

P376

بہشتی

سائز :- 2½ × 14 ۔ اوراق :- 48 سطور :- 15

جدول :- 9 × 10½ خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

آغاز :- بہر یک خدا منصب وجاہ داد ÷ بگلزار اقبال شان راہ داد

اختتام :- باقبال رایات فتح و ظفر ÷ براہ کہ دادش نشان راھبر

نوٹ :- ناقص الطرفین ہے علاوہ اسکی کوئی کتابت بھی خاص نہیں ہے میں کوئی دس پندرہ سال پہلے کی کتابت معلوم ہوتی ہے ۔ ایک اور نسخہ ۔ دراصل اس مثنوی کا آغاز درج ذیل شعر سے ہوتا ہے ؎ بنام خدا ایست نام خدا ÷ کلام سخن سنج را ابتدا اس فہرست میں نمبر ۱۵۳۸ پر مکمل نسخہ ہے ۔

1563

مطلع الانوار

P377

عفیف نور کاشانی

سائز :- 10 × 20 . 14 × 25 سطور :- 21

اوراق :- 57 خط :- نسخ

مہرو مالک :- حافظ عبد الکریم ولد عبد الرحیم

موضوع :- سیرت زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین ۔

اختتام :- واللہ ولی التوفیق والاتمام

نوٹ :- واقدی اخبار الاخوت ۔ رسالہ امام منصور عبہری تمہید المعرفت وغیرہ سے استفادہ کرتے ہوئے مصنف نے یہ کتاب لکھی ہے ۔ اسکے ۲۱ ر ابواب ہیں ۔ ولادت باسعادت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم ابتدار نزول وحی ۔ اظہار دعوی پیغام بری ۔ ذکر ہجرت حبشہ ۔ ذکر معراج ۔ جنگ بدر ۔ تبوک ۔ جنگ بنو ہوازن ۔ حج وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ۔ خلافت راشدہ ۔ خلافت معاویہ بنار خانہ کعبہ وغیرہ کا ذکر ہے ۔

1564

مخبر الاولیاء

P378

مجہولی

سائز :- 13 × 21 = 7 × 13 سطور :- 13

اوراق :۔ 39 خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ سیرت

زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد ناقص الطرفین

آغاز :۔ چیزی در کاغذ آورده پیش شیخ داشت ۔

اختتام :۔ چنانچہ نعل الاولیار برکتہ

لوٹ :۔ اگرچہ کتاب ناقص ہے مگر اکثر گجرات اور احمد آباد کے بزرگوں کا حال اور حکایات اس میں محفوظ ہیں ۔ یہ مخبر الاولیار کا ناقص الطرفین حصہ ہے

① ورق ۳ ۔ ب پر حضرت قطب عالم علیہ الرحمہ کی مدح میں سلطان احمد شاہ کا کا ایک شعر حاشیہ میں درج ہے ۔

② ورق دس ۔ ب پر حضرت شاہ وجیہ الدین علوی علیہ الرحمہ کی ۲۲ ر کتابوں کے نام حاشیہ میں درج ہیں ۔

③ ورق انیس پر سید مقبول عالم بن سید ماہ عالم علیہ الرحمہ کے حالات درج ہیں ۔

④ ورق ۳۹ پر سید ابی صالح عرف شاہ عبداللہ کا ذکر ہے ۔ ان کا انتقال جامع مسجد میں ہوا ۔ اور انھیں سلطان احمد کے پایان میں دفن کیا گیا تھا ۔

⑤ اس نسخہ میں اصل کتاب کے صرف مندرجۂ ذیل اوراق شامل ہیں ۔ ورق 171 to 166
ورق 240 to 233 ۔ ورق 246 to 242 ۔ ورق 291 to 286
ورق 343 ۔ ورق 350 to 345 ۔ ورق 247 ۔ ورق 390 to 385

1565 مولود عفیفی

P379

مجہول

سائز :۔ 13½×26 سطور :۔ 21 ۔ اوراق :۔ 33 ۔ خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تاریخ زبان :۔ فارسی ۔ کتابت :۔ بیر ۱۱ ر رمضان ۱۲۶۳ھ

آغاز :۔ واز ابن عباس روایت است کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود پیش از آں کہ آدم مخلوق گشت....

اختتام :۔ وآں سبب مزید جاہ و منزلت و ترقی درجات و حشمت و موجب دریافت مرادت ہر دو جہانی.... و نیک سعادت و کامرانی و دولت و شادمانی او گردد ۔

لوٹ :۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت ، وفات اور آخرت کے واقعات درج ھیں ۔

1566 ہزار مسئلہ

P380

مجہول

سائز :- 12 × 22½ سطور :- 12

اوراق :- 43 خط :- نسخ

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی - مہر و مالک :- حافظ عبد الکریم ولد عبد الرحیم

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ

اختتام :- از جہودان و ترسایان جملہ از یک دل ایمان آوردند و کلمہ گوید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ. تمت تمام شد۔

نوٹ :- مختلف صحابہ کرام نے آسمان ، زمین ، کوہ قاف ، جنت ، دوزخ ، اور اسکی مسافت وغیرہ سے متعلق جو روایات نقل کی ہیں ۔ انکا تذکرہ ہے ۔

1567 دیوان حافظ

P381

حافظ

سائز :- 15 × 9 - 14 × 25 سطور :- 15

اوراق :- 231 جدول :- 8½ × 16½

کتابت :- ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۷۹ھ جلوس مبارک شاہ عالمگیر سنہ ۱۲ سال ہوئے تھے

کاتب :- محمد عارف بھروچی خط :- نستعلیق

مہر :- دو ہیں مگر پڑھی نہیں جاتی ۔ مالک :- محمد مراد ابن مرزا محمد ولی

موضوع ادب زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ٭ کہ عشق آساں نمود اوّل ولی افتاد مشکلہا

اختتام :- ھفتم دہم ماہ ربیع الآخر اندر چاشتگاہ ٭ بدو شنبہ روز ہجرت صاد و دال و داؤ ولام

نوٹ :- آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں ایک قصیدہ ہے ۔

خط بدلتا رہتا ہے ۔ بعض جگہ جدول بنا کر لکھا گیا ہے ۔

تواریخ قصاید و رباعیات بھی شامل ہیں ۔ حاشیہ میں تشریحات ہیں ۔

1568

P382

دیوانِ جعفر زٹلی

جعفر زٹلی

سائز :- $16\frac{1}{2} \times 27\frac{1}{2} = 8\frac{1}{2} \times 18$ سطور :- 13

اوراق :- 74 کتابت :- ۱۶ محرم 1236ھ

مقام :- بڑودہ کاتب :- محمد حسن

خط :- نستعلیق موضوع :- ادب

زبان :- فارسی و اردو حالت :- مجلد

آغاز :- رسائی گوش ہوش منتہیان خدا پہچان ۔۔۔۔

اختتام :- در بلدہ بڑودہ اتمام یافت

نوٹ :- اس نسخہ میں دنیوی عشقیہ کلام بھی شامل ہے ۔ کاتب نے یہ نسخہ
قدوۃ الاستاذہ حکیم اسد علیخان صاحب بہادر کیلئے لکھا تھا ۔ اسکے ۲۸ اوراق میں مزاحیہ مقدمہ ہے ۔ اور بعد میں
فحش کلام شامل ہے ۔

P383

دیوانِ حافظ

1569

حافظ

سائز :- $10 \times 17\frac{1}{2} = 6 \times 12\frac{1}{2}$ سطور :- 15 ۔

اوراق :- 128 کتابت :- ذی القعدہ 1084ھ

مقام :- مفاخرہ راس الہند خط :- نستعلیق

کاتب :- جہجو قطب الدین حنفی الچشتی - مالک :- عبدالقادر جیلی

موضوع :- ادب مہر :- باباشاہ علی - فدوی از درگاہ ابن الہداد - خادم محبت

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الایاایہاالساقی ادرکاساوناولہا ﴿ کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا

اختتام :- اتمام پذیرفت واختتام یافت دیوان لسان الغیب حضرت خواجہ حافظ شیرازی قدس اللہ روحہم ۔

1570

P384

دیوانِ جلالی

جلالی

سائز :- $12 \times 5\frac{1}{2} = 11 \times 8\frac{1}{2}$ سطور :- 12

خط :- نستعلیق موضوع :- ادب

اوراق :- 81 زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- بر زخم دل رسد نمکی از کلاجنش ﴿ کرآں پری کشی گذرد در خیال ما

اختتام :- از خویش تہی ایم جلالی و پر از شاہ ﴿ ما شاہ شدستیم و گدا را نشاسیم

نوٹ :- آخر میں ورق ۷۹ اور ۸۰ پر شاعر نے اپنا نسب نامہ منظوم کیا ہے ۔

1571

P385

دیوانِ واقف

قاضی نورالعین المتخلص واقف لاهوری

سائز :- 16 × 25 سطور :- 17

اوراق :- 288 جدول :- 20 × 10

کتابت :- ماه شعبان 1223ھ مقام :- لاہور

کاتب :- مولوی نورالعین خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

آغاز :- دل سخت آن بیوفا راچہ گویم ÷ بگویم اگر سنگ خارا چہ گویم

اختتام :- بنشینم و ترک عشق گویم ÷ دست از توبہ آب دیدہ شویم

نوٹ :- آخری دو ورق 287 اور 288 پر اس دیوان کی ترتیب کے بعد کہی گئی واقف کی پانچ مزید غزلیں اور ایک ظہوری کی غزل نقل ہے۔ جسکا مطلع اور مقطع حسب ذیل ہے۔

مطلع :- مہی کرد برش گذر کیست این ÷ فتاد آفتاب و ار نظر کیست این : مقطع :- ظہوری صبوری سفر میکند ÷ کسی آید ز سفر کیست این

1572

P386

دیوانِ صائب

صائب تبریزی

سائز :- 18×9 : 24 × 15 سطور :- 18 - موضوع :- ادب

اوراق :- 107 حالت :- مجلد خط :- نستعلیق - زبان :- فارسی۔

آغاز :- یارب از عرفان مرا پیمانہ سرشار دہ ÷ چشم بینا جان آگاہ و دل بیدار دہ

اختتام :- ندارد حاصلی جز داغ گلزار جہان صائب ÷ غنیمت دان اگر چون لالہ داغ بر جگر داری

ترقیمہ :- تمت تمام شد بخط بندہ عاصی ہمیہ حال بندولعل در بلدۂ جہانگیر نگر بروز چہارشنبہ بتاریخ دوازدہ ۱۲ شہر رمضان المبارک ۲۳ جلوس محمد شاہ بادشاہ غازی

نوٹ :- ورق ۱ سے ۵ ، ایک ظفر خاں کی تعریف و توصیف میں طویل قصیدے اور ایک منظوم در تعریف کابل و نواحی آن۔

شامل ہے۔ ورق ۱۰۶ اور ۱۰۷ پر چند اردو اشعار اور مخمس مرزا کاظم علی جوان شامل ہے۔

1573

P387

دیوانِ صائب

صائب تبریزی

سائز :۔ 12×22 ۔ 7×12½ سطور :۔ 15

اوراق :۔ 196 ۔ مالک :۔ عبدالقادر حلبی خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ ادب زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ تا ترا چوں دگراں دیدن ظاہر کار است ؛ چشم بر روی تو چوں آئینۂ دیوار است ؛ ؛ ؛

اختتام :۔ از تہ دیوار آساں است بیروں آمدہ ؛ دامن از دست گراں جاناں کشیدن مشکل است

نوٹ :۔ اسمیں صرف وہی غزلیں ہیں جو حرف الف الراء میں شامل ہیں اور وہ بھی اول آخر ناقص ہے۔

1574-

P388

کلامِ امیر خسرو

(مصور)

امیر خسرو

سائز :۔ 11×20 سطور :۔ 12

اوراق :۔ (234) 1 تا 42 جدول :۔ 6×13½

کاتب :۔ پیر حسن خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ ادب زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ ای قرص آفتاب کہ کان کلاحتی ؛ آخر لبی بہ بخش کہ خستہ و گدای تست۔





مخطوطہ نمبر ۱۵۷۴

مغل شہنشاہ ہمایوں کے فارسی دیوان کا نایاب نسخہ جو کتب خانے کی
زینت ہے۔

اختتام :- تو میروی دخسته و نالہ کناں بہ پشت ٭ سلطان و صد کرشمہ جادش دہای دہوش

ترقیمہ :- تم المنتخب افصح المتکلمین واستاد الشاعرین المتقدمین والمتاخرین امیر خسرو دہلوی علی ید العبد المذنب پیر حسین الکاتب غفر ذنوبہ وستر عیوبہ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

نوٹ :- شروع کے دس اوراق نہیں ہیں۔ اس میں آٹھ شاعروں کا منتخب کلام مجلد ہے۔ ہر انتخاب کے اول و آخر میں اوراق کو مزین کیا گیا ہے۔

1574 - 1

P389

دیوانِ ہمایوں

ھمایوں بابر شاہ غازی

سائز :- 11×20 سطور :- 12

اوراق :- (234) 43 to 66 جدول :- 6×13½

خط :- نستعلیق موضوع :- ادب

زبان :- فارسی

آغاز :- غم تو از دو جہاں ساخت بے خبر مارا ٭ نمود راہ سوی عالم دگر مارا

اختتام :- تنہا نہ ہمیں شعر ھمایوں خط و خالست ٭ ھر حرف ازیں صوت خبر دادہ زجاي

نوٹ :- اس دیوان کے شروع ورق 43 پر دیوان حضرت ہمایوں بادشاہ غازی اور غفر اللہ لہ ولوالدیہ تخلد ملک اولادہ تحریر ہے۔ اس دیوان میں کل ۲۸ غزلیں شامل ہیں۔

1574 - 2

P390

دیوانِ کمال خجندی

کمال

سائز :- 11×20 سطور :- 12

اوراق (234) 67 to 90 = 162 to 172

جدول :- 6×13½ خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

آغاز :- افتتاح سخن آں بہ کہ کنند اہل کمال ٭ بہ ثنای ملک الملک خدای متعال

اختتام :- دیگر مجوی منزلت وقدر خود کمال ؛ ایں منزلت بس است کہ بر خاک آں دری

آغاز :- مارا شب فراق کجا خواب می برد ؛ صد خواب راز گریہ سا آب می برد

اختتام :- کمال چشم ترت شد خلل پذیر ز گریہ ؛ مکن خراب بہ باران اشک خانۂ مردم

نوٹ :- کمال خجندی کا کلام ورق 67 تا 90 اور ورق 162 تا 172 دو الگ جگہ مجلد ہوا ہے۔ ورق 69 الف اور 70 ب پر حیوانوں کی رنگین تصویریں ہیں۔

1574 - 3

دیوانِ عصمت بخارائی

P391

خواجہ عصمت

سائز :- 11×20 سطور :-

اوراق :- (234) 116 to 91 جدول :- 6×13½

خط :- نستعلیق موضوع :- ادب

زبان :- فارسی

آغاز :- در چمن تا دیدہ ام خورشید عالم تاب را ؛ روز بازاری نمی بینم گل سیراب را

اختتام :- بیک استخوان صلح کن چوں ہما ؛ مگس وار بر گرد حلوا مپر

نوٹ :- اسکے بعد اخیر میں ورق نمبر 116 پر ایک طویل غزل ہے۔

1574-4

کلامِ مسعود

P392

مسعود

سائز :- 11×20 سطور :- 12

اوراق :- (234) 117 to 161 خط :- نستعلیق

جدول :- 6×13½۔

موضوع :- ادب　　زبان :- فارسی

آغاز :- آں قدر بردہ خالِ تو مشک سیاہ را ؛ در حُسن رنگ دادہ خطت مہر و ماہ را۔

اختتام :- رفتیم ز درت نالہ و افغاں بردم ؛ دیں سوز دل و دیدہ گریاں بردم :-

نوٹ :- ① ورق ۱۱۷۔الف پر مصور کی بنائی ہوئی رنگین تصویر ہے۔ جس میں انسانی صورتوں کو مٹانے کی کوشش کی گئی ہے۔
② ورق ۱۶۰؍ب پر کسی شہزادے کی ولادت کی تاریخ منظوم کی گئی ہے۔

1574 - 5

P393

کلامِ جامی

مولانا عبدالرحمٰن جامی

سائز :- 11 × 20　　سطور :- 12

اوراق :- (234)　　173 تا 214　　خط :- نستعلیق

جدول :- 6 × 13½　　حالت :- ناقص الاول

موضوع :- ادب　　زبان :- فارسی

آغاز :- بر هر که تافت پرتو انوار مہر تو ؛ شد سرخ روی در ہمہ آفاق چوں شفق

اختتام :- در راہ طلب محرم راز م گرداں ؛ زاں رہ کہ نہ سوی تست بازم گرداں

1574 - 6

P394

کلامِ سلمان

سلمان

سائز :- 11 × 20　　سطور :- 12

اوراق :- (234)　　215 تا 230　　خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب　　زبان :- فارسی

آغاز :- (مصرع غائب ہے) ؛ عمارتی بکن ایں خانہ خراب ہم را

اختتام :- تشنہ بادیہ چوں است بزمزم مایل ؛ بیش ازاں است بدیدار تو سلمان مشتاق

نوٹ :- سلمان کے کلام کے اکثر اوراق بری طرح پھٹ گئے ہیں کہ کسی شعر کا پڑھنا بہت مشکل ہے۔ ورق ۲۳۰ سے ۲۴۴ تک مطالع کے عنوان سے نامعلوم شعراء کے مطلع جمع کئے ہیں۔

1575

P395

شرح ابیاتِ دیوانِ حافظ

افضل الہ آبادیؒ

سائز :- $8\times15\frac{1}{2}=21\times11\frac{1}{2}$ سطور :- 17

اوراق :- 138 خط :- نسخ

موضوع :- ادب ۔ زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- خاتمہ شرح شرف نامہ مشہور سکندر نامہ و فاتحہ شرح دیوان خواجہ حافظ قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز۔

اختتام :- سعادت شود زین قران حاصلم + کشاید کرھہا زھر مشکلم۔

نوٹ :- افضل الہ آبادی مقدمہ میں رقمطراز ہیں کہ انہوں نے مشکلات ابیات میں سولہ کتابیں تالیف کی ہیں کہ جنمیں متداولہ فارسی کتابوں کے مشکل اشعار کا حل تحریر کیا ہے۔ حدیقہ اور مثنوی روم اسمیں استثناء ہیں حافظ کے اشعار میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ انکی نوعیت کچھ اس طرح ہے۔ فارسی عبارت کے غموض کیوجہ سے بعض شعر سمجھ میں نہیں آئے۔ بعض اشعار عربی میں ہیں انکا ترجمہ ضروری ہوجاتا ہے۔ بعض اشعار کا تعلق کسی قصہ سے ہے۔ بس اس قصہ کی تشریح ضروری ہے۔ بعض اشعار کے معانی ظاہر ہیں مگر انمیں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ جسکی تفصیل ضروری ہے۔ بعض اشعار ہیں جو بظاہر شریعت یا تو حقیقت ہے یا معرفت سے متصادم نظر آتے ہیں۔ انمیں تطبیق ضروری ہے۔ اسطرح مصنف نے تشریح کا معیار قائم کیا ہے۔

1576

P396

دیوانِ حافظ

حافظ شیرازی

سائز :- 24.cm = 9½ × 18½ سطور :- 16

اوراق :- 172 خط :- نستعلیق

کتابت :- یازدہم شہر ربیع الثانی ۱۱۱۵ھ

مہر مالک :- غلام مرتضیٰ بن غلام رسول

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

آغاز :- باکہ ایں نکتہ تواں گفت کہ آں سنگین دل ÷ کشت مارا ودم عیسیٰ در مرہم با اوست

اختتام :- تاریخ وفات حافظ ۔ بسال ص و دال لام ابجد ÷ ز روز ہجرت میمون احمد

فرید العہد شمس الدین محمد ۔ بسوی جنت اعلی روان شد

نوٹ :- دیوان شروع میں ناقص ہے مندرجہ بالا شعر مقطع کے اول کا شعر ہے ۔ اس غزل سے دیوان کا آغاز ہوتا ہے جسکا مقطع یہ ہے ۔

حافظ از معتقدان است گرامی دارش ÷ زاں کہ بخشایش ارواح مکرم با اوست

1577

P397

دیوانِ حافظ

حافظ

سائز :- 12½×21½ سطور :- 15

اوراق :- 172 - جدول :- 8½×15 - خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- آں تلخ وش کہ صوفی ام الخبائث خواند ÷ اشہی لنا واحلی من قبلۃ العذار

اختتام :- از ہیچ سری خالی نیست

نوٹ :- پورا دیوان نہایت خستہ حالت میں ہے۔

1578 **دیوان حافظ**

P898

حافظ

سائز :- 10x19 کتابت :- پنجشنبہ ۱۵ رمضان 1143ھ

خط :- نستعلیق۔ جدول :- 6x13 ۔ موضوع :- ادب۔ سطور :- 15

زبان :- فارسی ۔ اوراق :- 163 حالت :- مجلد

آغاز :- الا یا یہا الساقی ادر کاسا وناولہا ، کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا

اختتام :- خاموش نشین کہ وقت خموشی است ، دم در کش و جام عشق را پُری کن :-

نوٹ :- بعض جگہ جدول بنا کر لکھا گیا ہے۔

جناب حبیب میاں ولی اللہ نے یہ دیوان گجرات کے مرحوم گورنر مہدی نواز جنگ صاحب کو ہدیہ کیا تھا۔ گورنر صاحب بصد شکر و امتنان اسے کتب خانہ حضرت پیر محمد شاہ صاحب میں جمع کرا دیا ۸ ر اکتوبر ۱۹۶۲ء۔ اس پر گجرات کے پہلے گورنر کا خط محفوظ ہے۔

1579 **دیوانِ صائب**

P399

صائب تبریزی

سائز :- 13 × 22½ ۔ 23 ۔ 6½ سطور :- 15

اوراق :- 108 خط :- نستعلیق

زبان :- فارسی موضوع :- ادب

آغاز :- میشود پاک از قبول نقش لوح سادہ اش ، کہ چنیں روی تو حیراں می کند آئینہ را ۔

اختتام :- یہ غزل پڑھی نہیں جاتی چونکہ کاغذ پھٹ گیا ہے۔ مگر مطبوعہ دیوان سے تقابل کریں تو حسب ذیل اشعار ملتے ہیں۔

نوٹ :- ہم اوراق پھٹے ہوئے ہیں۔ 82/102، 107، 108

آخری غزل کا مطلع مطبوعہ دیوان کے تقابل سے یہ ہے ۔

ازدم تیغ کہ از آب بقا سیراب است ٭ آب بردار کہ صحرای فنا بی آب است ۔

آخری شعر اس طرح ہے ۔

تار سیدہ است بآں موی کمر بپیچیدہ است ٭ رشتۂ جان من دموی کمر ہم تاب است ۔

1580

P400

کلیات جزئیات نخشبی

ضیار الدین نخشبی

سائز :۔ 17x30 سطور :۔ 17

اوراق :۔ 240 کتابت :۔ 831ھ

موضوع :۔ ادب کاتب :۔ نصیر بن خواجہ بدہ ساکن ایرج

خط :۔ نسخ مہر و مالک :۔ (احوال حسن ۱۰۷۰ھ) بقیہ مہر نہیں پڑھی جاتی

موضوع :۔ ادب زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ حمد بے نہایہ مر خدائی را ولہ حمد

اختتام :۔ مگر صاحب دلی روزی برحمت کند درکار ایں مسکیں دعای

نوٹ :۔ نسخۂ ہذا بیچ میں ناقص ہے ۔ ۲۱ ورق ایک پر عرض دیدہ ہیں جن کی تاریخیں حسب ذیل ہیں ۔

(الف) ۱۰۶۳ھ (ب) ۱۰۸۱ھ (پ) ۱۰۸۶ھ ع۲ ناموس کے عنوان سے مناقب انگشت ، مناقب کمر ، مناقب دست ، مناقب زبان دیغرہ پر اشعار ہیں ۔

1581

P401

گلستان اور فرہنگ گلستاں

شیخ سعدی اور جنیدی بن عبداللہ الموکری

سائز :۔ 15x26½ ۔ 7½x16½ ۔ سطور :۔ 13 ۔ زبان :۔ فارسی

اوراق :۔ 138 (153) 1 تا 112 ۔ 113 تا 153 ۔ حالت :۔ مجلد ۔ ناقص الاول

کتابت :- چہارشنبہ ۱۸ ربیع الاول ۱۱۵۶ھ اور ۱۱ رمضان ۱۱۵۱ھ - مقام :- بھالیج
کاتب :- عبدالکریم ولد حافظ محمد مظفر - خط :- نستعلیق - موضوع :- ادب۔
آغاز :- حیوانند و اہلیت ندارند وزیر نزدیک درویش آمد
اختتام :- کاتب الحروف آخوند عبدالکریم ولد حافظ محمد مظفر
نوٹ :- شروع میں ورق ایک سے ۱۱۲ تک گلستان کا متن ہے جو ناقص الاول ہے۔ اور ورق ۱۱۲ ب سے تین قسموں میں فرہنگ گلستان ہے جسکے مرتب جنیدی بن عبداللہ الموسوی ہیں۔ دونوں کے کاتب ایک ہیں لیکن تاریخ کتابت الگ الگ ہے۔ کاتب نے فرہنگ کی کتابت گجرات کے کھیڈا ضلع کے بھالیج قصبہ میں کی تھی۔

1582 گلستان

P402 / ر

شیخ سعدی

سائز :- 13½×25 سطور :- 13 اوراق :- 86 - حالت :- مجلد
کاتب :- سید محمد ولد سید زین العابدین بن سید احمد حسین رضوی کتابت :- 1219 خط :- نستعلیق
مہر و مالک :- قاضی سید نورالدین حسین احمد حسین رضوی الشیرازی موضوع :- ادب۔ زبان :- فارسی
آغاز :- منت خدای عزوجل را کہ طاعتش موجب قربت است ...
اختتام :- بر رسولاں پیام باشد وبس۔
ترقیمہ :- کمترین حقیر سید محمد ولد سید زین العابدین بن سید احمد حسین رضوی در سال ۱۲۱۹ ہجری این کتاب مستطاب گلستان کہ بحسب عبارت و معنی رشک گلستانِ ارم و مانند ریاض رضوان تازہ و خرم است از نسخۂ دستخط سید جلال الدین ولد سید محمد بن جلال الشاہی الرضوی کہ در سرکار حضرت مجد نورالحق المخاطب بشیخ الاسلام خان موجود است، انتساخ نمودہ و سید جلال الدین بحکم اشرف ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ از نسخہ کہ از خط کلام اللہ یاقوت المستعصمی مزین بودہ نقل نمودہ و او بواسطہ از خط حضرت مصنف قدس سرہ کہ در خزانہ عامرہ حضرت بادشاہ موجود بودہ مرقوم قلم دُرر بار نمود
نوٹ :- ① ترقیمہ سے اس نسخہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتاہے۔ ② اس نسخہ کے آخری ورق ۸۶ پر عبداللطیف گجراتی کے خلاصۃ الشعرا کا ایک پورا ورق نقل ہے۔ جس میں شیخ سعدی کے سال وفات اور انکی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ فرضی ملاقات پر بحث ہے۔ خلاصۃ الشعرا کے قلمی نسخے نایاب ہیں۔ اس لئے یہ ورق اہمیت رکھتا ہے۔ اس ورق کے آخر میں عبداللطیف گجراتی کو اکبرشاہی لکھاہے۔ جس سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ ملا عبداللطیف عباسی شہنشاہ جہانگیر سے بیشتر اکبر کے بھی امیر رہے تھے۔

1583

P403

بوستاں

شیخ سعدیؒ

سائز :- 13x24½ = 7x16 سطور :- 9

اوراق :- 232 خط :- نستعلیق

مہر و مالک :- عبدالقادر جیلی زبان :- فارسی

موضوع :- ادب حالت :-

آغاز :- نگردن کشاں راہگیر دلغور ۔ بہ عذار آوراں را براند بجور

اختتام :- کہ ھر کس کہ باز آید از خوی زشت ۔ ب غیشی رسد جاوداں در بہشت

1584

P404

مجموعہ گلدستہ گلشن معانی

محمد صابر بن محمد صالح المتخلص بہ ہمت

سائز :- 14x23½ - 8x16 سطور :- 17

اوراق :- 114 تالیف :- 1090ھ

خط :- شکستہ و نستعلیق

مہر و مالک :- شیخ احمد کمکوری والا پریسیڈنٹ درگاہ شریف حضرت پیر محمد شاہ

موضوع :- ادب ۔ زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- حمد بجد و بیقیاس واجب الوجودی راسنر و کہ

اختتام :- شد عرصہ گاہ دہر چو بساط ارم جواں   از دولت سعادت شاہ جہانیاں

نوٹ :- دوستوں نے اثنائے سخن میں یہ رائے دی کہ ایک ایسا مجموعۂ کلام تیار کیا جائے جسمیں کسی ایک موضوع پر مختلف شعراء کا چیدہ چیدہ کلام جمع کر دیا جائے۔ مثلاً خط و خال محبوب: یونانی تعریف ابرو وغیرہ ہمت نے اس پر لبیک کہا ایک غزل کہی جسکے ہر ایک مصرعہ سے تاریخ اتمام مجموعہ ہذا نکلتی ہے۔ (۲ ورق ۲-ب) گلدستہ گلشن معانی اسکا آخری مصرعہ اور تاریخی مصرعہ ہے   اسمیں ۱۹ / ابواب اور ۵۵ / فصول پر مشتمل ہے۔

بیان موی و کاکل و زلف و ابرو، جبیں مژگان چشم و سرمہ و نگاہ بینی و لب و دنداں بوسہ و تبسم کان جلوہ زنانہ و کرشمہ خط سینہ و ناف و پستان زنخداں رفتار وغیرہ وغیرہ کا الگ الگ بیان ہے۔

1585

P405

مخزن الاسرار

نظامی گنجوی

سائز :- 14 × 8 - 21 × 12   سطور :- 14

اوراق :- 82   خط :- نستعلیق

مندرجات :- جگہ جگہ   موضوع :- ادب

زبان :- فارسی   حالت :- مجلد

آغاز :- فاتحہ فکرت و ختم سخن ؛ نام خدای است بر او ختم کن

اختتام :- شکر کہ ایں نامہ بعنواں رسید ؛ بیشتر عمر بہ پایاں رسید

1586

P406

طوطی نامہ

ضیاء نخشبی

سائز :- 16×28 - سطور :- 15 - اوراق :- 222 - جدول :- ½19×11

کاتب :- میر محمد محمود - کتابت ۱۵ رشوال سنیچر بوقت عصر 1048ھ - خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب قصہ بوستاں - زبان :- فارسی - حالت :- مجلد

آغاز :- مناجات بحضرت رازق الانفاث فی غشہ کہ رازق وحوش وطیور ونعیم وعمیم اوست

اختتام :- نوشتہ بماند بخط غریب کہ نصر من اللہ وفتح قریب

ترقیمہ :- تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب تمام شد بتاریخ پانجدہم ماہ مبارک شوال فی شہور سنہ

تسع وثلاثین الف ۱۰۳۹ھ فی یوم السبت وقت عصر کاتب الرحیم فی التراب میر محمد محمود نوشتہ بماند بخط غریب کہ نصر من اللہ وفتح قریب۔

نوٹ :- نخشبی نے ورق ۔۲ پر وضاحت کی ہے کہ "پنجاہ و دو حکایت ... از زبانِ ہندی بہ فارسی آوردہ است "۔ حکایت کی ابتدار اور اختتام میں نخشبی کے اشعار بھی ہیں ۔ آخری ورق پر خواجہ حافظ اور شیخ سعدی کی وفات کی منظوم تاریخیں ہیں ۔

1587

P407

دیوانِ فیضیؔ

فیضیؔ

سائز :- 14½ × 21½ سطور :- 15

اوراق :- 177 خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- خال منما گشتہ آں نرگسِ مستانہ را ؛ کس نیند از د بہ پیش مرغ بسمل دانہ را ۔

اختتام :- شدیم خاک ولیکن بہ بوی تربتِ ما ؛ تواں شناخت کزیں خاک مردمی خیزد ۔

نوٹ :۔ دیوان اول آخر ناقص ہے غزلیات کے اسی نسخہ میں معمیات متفرقہ اور معمیات
نود و :۔ نام باری تعالیٰ ہیں۔ مختلف اہم واقعات کی تاریخ (ورق 62) اور
مقطعات (125) بھی اسمیں شامل ہیں۔
ورق (163) کا آخری حصہ پڑھا نہیں جاتا کیوں کہ اس پر الگ کاغذ
چسپاں ہے۔

1588

P408

دیوانِ کلیم

ابوطالب کلیم ----

سائز :۔ 14×22½ سطور :۔ 14

اوراق :۔ 88 خط :۔ نستعلیق

مہر و مالک :۔ (جان سپار خان) موضوع :۔ ادب

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ انتخاب کام دوناں تا بجدی شد کہ دھر

اختتام :۔ بر رخ ساقی گلرنگ پریشانی زلف ۔ عکس موجی است کہ بر روی شراب افتاد است

نوٹ :۔ دیوان ناقص الطرفین ہے۔ اوراق ایک دوسرے سے بری طرح چسپاں ہیں
قصائد۔ مثنوی ساقی نامہ ترجیع بند مرتبہ ملا محمد جان قدسی
خط دکن مثنوی بواسطہ دست شکستن د اور غزلیات پر مشتمل ہے۔

1589

P409

دیوانِ کلیم

ابوطالب کلیم -----

سائز :- 14 x 24 1/2 سطور :- 14

اوراق :- 120 خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- یارب دائم کمر بہمت بندی ودست ستم فلک بندرت بندی

اختتام :- درگریہ ندانم کہ چرا میردم از خویش ، بہوشیم از جست جو در ساغرم آبست ۔

نوٹ :- ورق ۱۰۳ کے بعد اوراق آپسمیں چسپاں ہیں اکثر جگہ سے پارہ پارہ ہوگئے ہیں ۔

دیوان ناقص الطرفین ہے

1590

P410

دیوانِ نظیری

نظیری

سائز :- 13 1/2 x 20 سطور :- 13

اوراق :- 93 خط :- نستعلیق

کتابت :- ۱۰ شعبان 1256 سنہ مہر و مالک :- خادم حسین ۱۲۱۳

کاتب :- چودھری خادم حسین پسر چودھری غلام حسین = مالک :- تاج الدین محمد خاں محمد نسیم الدین حسین

مقام :- قصبہ مارہرہ ضلع علی گڈھ ۔ حالت :- مجلد

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

آغاز :- از اماشئت ان تحی حیوۃ صلوہ المحیاۃ = بر سوائی بر آور سرز مستوری بردن نہ پا

اختتام :- انگشت نمای شہر ام ازوی ۔ ہردم بنوازشں خطائی

ترقیمہ :- دیوان نظیری تحریر بتاریخ دہم شعبان المعظم بدست خام چودہری خادم حسین پسر چودہری غلام حسین ساکن قصبہ مارہرہ ضلع علی گڈھ در ۱۲۵۶ سنہ فصلی تحریر یافت ۔

1591

شرح گلستان

P411

میر نور اللہ احراری

سائز :- $14\frac{1}{2} \times 19\frac{1}{2}$ سطور :- 11

اوراق :- 1 to 144 خط :- نستعلیق

کاتب :- سرورق نظام الدین ابن صبغۃ اللہ دہلوی

مہر و مالک :- نظام الدین خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ناقص الآخر ہے اوراق کرم خوردہ ہیں مزید یہ کہ پارہ پارہ ہو چکے ہیں۔

آغاز :- منت خدای را عز وجل کہ زبان گویا را پیشکار اوّل دانا ساخت

اختتام :- اکثر تفاوت در نقل واقع می شود بلای دیگر بر سری آید

نوٹ آٹھواں باب ناقص ہے۔ شارح کہتے ہیں تداول جہیان اور امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ متن گلستاں میں تحریفات ہوگئیں۔ لہٰذا انھوں نے مذکورہ کتاب کے متعدد نسخے فراہم کئے اور تقابل کر کے اپنے رائے کے مطابق ایک صحیح نسخہ تیار کیا۔ کسی اور کاتب نے کئی جگہ بعد میں مولوی انورعلی سعید اور خود میر نور اللہ احراری کے مزید وضاحتی نوٹس نقل کئے ہیں۔

1592

گلستاں

P412

شیخ سعدی شیرازی

سائز :- $27\frac{1}{2}$ cm. 10×19 cm سطور :- 11

اوراق :- 187 خط :- نستعلیق

مقام کتابت :- دھوراجی۔ دویم شہر رجب المرجب ۱۲۴۹ھ بروز چہار شنبہ بوقت عصر۔ کاتب :- نور محمد ولد محمد علی ساکن دھوراجی۔

موضوع :- ادب - زبان :- فارسی :- حالت :- مجلد

آغاز :- منت مرخدای عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است۔

اختتام :- گر نیاید بگوش رغبت کس ※※※ بر رسولاں پیام باشد و بس

ترقیمہ :- تمت تمام شد کتاب گلستان تصنیف حضرت مولانا مولوی شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ بخط فقیر حقیر پر تقصیر نور محمد ولد محمد علی کاتب۔ ساکن قصبہ دھوراجی تحریر یافت بتاریخ بست و دویم شہر رجب المرجب ۱۲۴۹ھ بروز چہار شنبہ بوقت عصر حسب خاطر دریا مقاطر گلشن دولت و اقبال وکلبن ابہت و اجلال خانصاحب میاں جوانمرد خاں ولد سردار محمد خاں بہادر بابی ۔ دام دولتہ و اقبالہ ترقیم یافت۔ آمین یا رب العلمین۔

لوٹ :- خانصاحب میاں جوانمرد خاں ولد سردار محمد خاں بہادر بابی کیلئے لکھی گئی۔

1593

P413

انشاء فارسی

محمد نور الدین فایق

سائز :- 13 × 20½ 11 × 16½ سطور :- 16

اوراق :- 6 خط :- نستعلیق

موضوع :- خطوط زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- نقلی خطی کہ بمیر مراد علی در حیدر آباد دکن تحریر نمودہ شد۔

اختتام :- شکر گذاری شما در حضور گذارش نمایند

1594

P414

بہارِ دانش

شیخ عنایت اللہ منشی

سائز :- 15 × 23 : 10 × 17½ سطور :- 14

اوراق :- 165 خط :- نستعلیق

موضوع :- داستان - حصہ ادب زبان :- فارسی

حالت :- مجلد تالیف :- سنہ 1061ھ

آغاز :- انگاریم و ما پیردان وہم خیال ناقص را با چنیں ہستی فرد ما بہ چہ مقدار کہ

اختتام :- زود برقع از رخ برانداخت

1595

بدائع الانشاء

P415

یوسفی

سائز :- $13 \times 21\frac{1}{2}$ = $8 \times 15\frac{1}{2}$ سطور :- 13

اوراق :- 105 خط :- نستعلیق

تالیف :- بدائع الانشاء، تاریخی نام۔ اس سے سال اتمام نکلتا ہے۔

کتابت :- ۲۲ ذی الحجہ ۶۳

موضوع :- انشاء زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- زینت عنوان نامہ ہرنامی و زیور دیباچہ ہر صفحہ گرامی حمد مبدعی است کہ

اختتام :- شرف از مطالعہ عالی جناب حکمت شعاری خواہد یافت نوعد یگر۔ تمت تمام کار من نظام شد۔

نوٹ :- مصنف نے اپنے صاحب زادہ رفیع الدین حسین کیلئے یہ کتاب لکھی۔

بدائع الانشاء سے جو تاریخی نام نکلتا ہے وہ ۹۵۶ھ ہوتا جبکہ یہ غلط ہے

کیوں کہ کتاب کی نوعیت کچھ اور بتا رہی ہے۔

1596

P416

کلام فائق و روشن

اشعار (بیاض الشعراء)

فائق و روشن

سائز :- 24 × 10½ = 8×21 سطور

اوراق :- 6 خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- مگرمن معنیٔ شوخی تسلاشم ؛ قلم از شاخ آہو میتراشم

اختتام :- بلند آثار بادا پایہ او ؛ زمیں تا چرخ زیر سایہ او

نوٹ :- قاضی محمد صالح المتخلص بروشن (او رنظام الدین بن محمد نورالدین)

1597

P417

کریما

شیخ سعدیؒ

سائز :- 23½ cm. 9×17 سطور :- 11

اوراق :- 11 کاتب :- رحیم الدین

کتابت :- چہادہم ماہ ذی الحجۃ الحرام سنہ 1223ھ

مہر و مالک :- عبدالقادر چلپی - میاں محمد بن میاں عبدالرحیم = خط :- نستعلیق

مندرجات :- کہیں کہیں موضوع :- ادب

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- کریما بہ بخشای برحال ما ؛ کہ ہستم اسیر کمند ہوا

اختتام :- ثباتی ندارد جہان ای پسر ؛ بغفلت مبر عمر در وی بسر

ترقیمہ :- نود ونہ چوں رفت ہفصد و سال ÷ وفات رسول تا امسال ۔

سیوم از جمادی الاول ...... ÷ از وقت کہ نظم شد مشکل ۔

رحمت حق نثار خوانندہ ÷ باز بر کاتب در ساننده ۔ باتمام رسید

تمام شد پندنامہ تصنیف سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالے علیہ از خط شکستہ آئین رحیم الدین

غفرلہ الذنوبہ برای خواندن برخوردار سعادت آثار محمد قاسم مدہ عمرہ بتاریخ چہارم ماہ ذی الحجۃ الحرام ۱۲۲۳ھ

نوٹ رحیم الدین نے برخوردار محمد قاسم محمد عمر کے پڑھنے کیلئے کتابت کی ۔ کہیں کہیں یہ بتانے کی حاشیہ میں کوشش

کی ہے کہ سعدی کا کونسا شعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کون سے قول کی تشریح ہے ۔ مثلاً

ہمہ وقت شو در کرم مستقیم ● کہ ہست آفریننده جان کریم — تخلقوا باخلاق اللہ ۔

بخیل را بود زاہد بحر و بر ● بہشتی نباشد بحکم خبیر — السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا ۔

تکبر عزازیل را خوار کرد ● بزندان لعنت گرفتار کرد — انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ۔

طلب کردن علم شد بر تو فرض ● دگر واجب است از پیش قطع ارض — اطلب العلم ولو کان بالصین ۔

شروع میں سات ورق دوسری کتاب کے ہیں ۔ جو نماز ۔ وضو غسل ۔ وغیرہ کے بارے میں منظوم

ہے ۔ اسکی تاریخ تالیف ۹ ر جمادی الاول ۷۹۹ھ ہے اس فہرست کی جلد چہارم کے نمبر۔ Z 54 کی

کتاب مقدمۃ الصلوٰۃ میں بھی ۔ وضو اور نماز کے بارے میں یہی اشعار شامل ہیں ۔

1598 انوار سہیلی - کلیلہ و دمنہ P418

مجہول

سائز :- 24x12½ ۔ سطور :- 15 ۔ اوراق :- 27 تا 560 ۔ خط :- نستعلیق

زبان :- فارسی ۔ موضوع :- ادب ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- وقوف این مسئلہ عرق کرم طبعی در حرکت آمده بفرمود

اختتام :- بادشاہ زادہ را گفتند تو ہموارہ لاف توکل میزنی و صفت تفویض و تسلیم میکنی اکنوں اگر از یں صفت

1599

P419

گلستان

سعدی

سائز :- $12\frac{1}{2} \times 23$ سطور :- 11

اوراق :- 336 جدول :- 8x15

خط :- نستعلیق موضوع :- ادب

زبان :- فارسی حالت :- ناقص الآخر۔ پہلا ورق مزین ہے

مہر و مالک :- مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن۔ شاہ پور منگل پارکھ کا کھانچا۔ مومن محلہ۔ اوستاد علی میاں مولوی

آغاز :- منت خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قرب است و بشکر اندرش مزید نعمت

اختتام :- قطعہ ما نصیحت بجای خود کردیم ۔ روزگاری

1600

P420

گلستان

سعدی

سائز :- $14\frac{1}{2} \times 22$ - $10\frac{1}{2} \times 18\frac{1}{2}$ = سطور :- 13

اوراق :- 1 to 123 خط :- نستعلیق

موضوع :- ادب زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- منت خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قرب است و بشکر اندرش مزید نعمت

اختتام :- وین سعادت بزور بازو نیست ۔

آغاز :- رکن سوم از کتاب کیمیائ سعادت در بیدا کردن عقبات راہ دین کہ آں را مہلکات گویند ۔

اختتام :- اللھم ادزقنا توفیق لصواب

نوٹ :- شروع میں چند اوراق نستعلیق میں ہیں بعد میں پوری کتاب خط نسخ میں ہے ۔ کیمیائے سعادت کے تیسرے رکن کے دس مہلکات پر مشتمل ہے ۔ ۔

1401

تحفہ نصائح منظوم

P421

یوسف

سائز :- 12×22 اوراق :- 107 . سطور :- 15

تالیف :- ربیع الآخر وقت ضحیٰ روز قمر سنہ 795ھ

کتابت :- غرہ ربیع الآخر سنہ 1110ھ

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- حمدی بگویم بے عدد مر خالق جن و بشر ؛ کردہ معلق آسماں ہم اختران شمس و قمر

اختتام :- ہفتصد نود د پنجی وگر ہجرت محمد مصطفیٰ ؛ شہر ربیع الآخرین وقت ضحیٰ روز قمر

نوٹ :- مصنف حضرت گیسو دراز کے والد ہیں ۔ مصنف نے اپنے نور البصر ابوالفتح رکن الدین کیلئے یہ کتاب لکھی ہے ۔ ۴۶ ابواب پر مشتمل اس کتاب میں ۸۸۱ اشعار ہیں ۔ آخری ابیات میں سن تالیف لکھی ہے ۔ توحید باری تعالیٰ ۔ ایمان عقاید ۔ تعلم علم ۔ قضائے حاجت ۔ تیمم وضو غسل زکوٰۃ ۔ صدقات ۔ روزہ ۔ آداب آبلوتی ۔ مجامعت با منکوحہ ۔ صحبت ملوک و سلاطین ۔ شہادت و شہید ۔ وغیرہ کا بیان ہے آخر میں مناجات ہے ۔

1402

P422

تحفۂ نصائح منظوم

یوسف

سائز :۔ 12×23 ۔ سطور :۔ 14 ۔ اوراق :۔ 62

تالیف :۔ 795ھ ۔ خط :۔ نستعلیق ۔ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد یہ دوسرا نسخہ ہے ۔

آغاز :۔ حمدی بگویم بی عدد مر خالق جن و بشر کردہ معلق آسمان ہم اختران شمس و قمر

اختتام :۔ شہر ربیع الآخرین وقت ضحیٰ روز قمر ۔

نوٹ :۔ یہ نسخہ نمبر 1401 سے زیادہ پرانا ہے ۔ ترقیمہ میں یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں ے تمت بعون

اللہ تعالیٰ فی الایام اربعا در وقت چاشت ۔۔۔ غرہ ماہ ربیع الاول ۵ھ ۔

پہلے ورق پر عربی خط میں پنجابی زبان کے چند اشعار درج ہیں ۔ نیز یہ بھی

درج ہے کہ ۔ این کتاب حق و ملک میاں خدا بخش ولد فتح محمد ۔۔۔۔ دستخط میاں خدا بخش

1403

P423

ترجمہ منہاج العابدین

:۔ مجہول :۔

سائز :۔ 12×21 ۔ سطور :۔ 15 ۔ اوراق :۔ 196 ۔ خط :۔ نسخ

زبان :۔ فارسی ۔ موضوع :۔ تصوف ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ حمد مر خدائی را کہ او ملک حکیم است و جواد کریم است

اختتام :۔ و نگر داند بر ما علم مارا و بال کہ او جواد و کریم است

نوٹ :۔ امام غزالی کی منہاج العابدین کا فارسی ترجمہ ہے ۔ لیکن مترجم کے نام کا پتہ نہ چلسکا ۔

1404

شرح رسالہ غوثیہ یا شرح ملفوظات غوثیہ

P424 مملوک شاہ الصدیقی القادری الجہ تھادلی

سائز :- 10×18½ سطور :- 11

اوراق :- 118 کاتب :- صادق

خط :- نسخ و نستعلیق - مہرو مالک :- حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم

کتابت :- جمعہ بوقت شام ۲۴ محرم سنہ 1073ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی - حالت :- مجلد

آغاز :- حمد و ثنای بے عدد مر حضرتی را کہ حقیقت انسان آئینہ مظہر ذات و صفات جلال و جمال وی است -

اختتام :- وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین الطیبین الطاہرین برحمتک یا ارحم الراحمین -

نوٹ :- دوسرا نسخہ نمبر 2/ 1460 پر ہے -

1405

P425

مجہول

مجہول

سائز :- 10½×18 سطور :- 15

اوراق :- 216 ÷ 2 = 108 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- اوراق مکمل کرم خوردہ ہیں - کتاب ناقص الطرفین ہے -

آغاز :۔ آں سرورِ دیں گفت بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اتمام آں چہ بود

اختتام :۔ خلق محمد صلوات اللہ علیہ کہ ہرگز غبار غیر بہ پرامن گوشہ ہمنش

نوٹ :۔ چند قسم پر مشتمل ہے ہر ایک قسم چند فصول پر

اخلاق حمیدہ، اخلاق ذمیمہ، عفو صدق، بغض، طمع، مذمت دنیا، آفرینش ابلیس علیہ اللعنتہ، آفرینش آدم علیہ السلام، ذریات آدم، انکی نیک و بد کی تقسیم، طبقات نیک و بد۔ انکا اشرف المخلوقات ہونا۔ اور مختلف طیور و حیوانات کا مناظرہ کرنا وغیرہ کا بیان ہے۔

1406

P426

مجہول

نامعلوم

سائز :۔ 12½×23 سطور :۔ 19

اوراق :۔ 302 تا 316 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ اعداد در کار است شیشہا بیار تا باز سپارم۔

اختتام :۔ اسرارہا است از مافارسیہ بعربیہ انتقال نمودہ می فرمانید کہ ما بحسب لغت گاہی جہت اثبات است

نوٹ :۔ مثنوی مولانا روم کی شرح۔ ناقص الطرفین ہے۔ موجودہ اوراق ۳۰۲ سے شروع ہو کر 316 پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اسکے بقایا صفحات ناپید ہیں ورنہ مذکور کتاب کافی ضخیم ہوتی۔

1407

P427

انوار التحقیق

علی بن طیفور البسطامی

سائز :۔ 15½×25½ سطور :۔ 29

اوراق :- 12 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ناقص الآخر

آغاز :- درحیز امکان وتصور ہرگز : بے نام تو آغاز نگیرد انجام

اختتام :- زبان را بدشنام عادت مکن : محال را ہیچ تاویل باور مکن

نوٹ :- مقالات حضرت خواجہ ابواسماعیل عبداللہ الانصاری سے انتخاب تیار کیا ہے۔ اسپر شرح لکھی ہے۔ اور مناسب حال اشعار نقل کئے ہیں۔ تین مقالات پر مشتمل ہے پہلا مقالہ مناجات واستدعار ہے۔ کافی المھمات سے اسمیں دو مکالمہ ہیں۔ دوسرے مقالہ میں پیروی مراتب اصحاب کمال کا ذکر ہے۔ اسمیں بارہ مخاطبہ ہیں۔ تیسرا مقالہ مواعظ ارجمند ونصائح دلپسند سے متعلق ہے۔ اسمیں بارہ مواعظ ہیں۔ ہر ایک مکالمہ مخاطبہ اور مواعظہ کا ایک الگ عنوان ہے

کتاب نواب رضا قلی بیگ المخاطب بہ نیک نام خان سے معنون ہے۔ مصنف حیدآباد کے تھے اور ان کی مشہور تصنیف "حدائق السلاطین" ہے۔

1408

P428

رسالہ وداعِ ماہِ رمضان

غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رہ

سائز :- 22x13 سطور :- 15

اوراق :- 12 خط :- نسخ

موضوع :- فضائل زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین بدانید کہ

اختتام :- ثم قال من فرح بدخولہ واغتنم لحز وجہ فلہ الجنۃ

نوٹ :۔ جب ماہ رمضان کی تشریف آوری ہوتی ہے ۔ تو ہزاروں فرشتے اسکے لشکر و خدام کیطرح زمین پر آتے ہیں جب یہ ماہ مبارک پورا ہوتا ہے ۔ تو رمضان کو پروردگار عالم انسان کی شکل عطا کرتا ہے ۔ وہ حسین میں خدا کے انقبار سے الوداعی مصافحہ معانقہ کیلئے حاضر ہوتا ہے ۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت غوث الاعظم کیساتھ پیش آیا ۔ آپ بغداد کی ایک مسجد میں تشریف فرما تھے تلامذہ اور مسترشدین کا ہجوم تھا ایک شخص یوسف ثانی کیطرح منور چہرہ والا آیا اور آپ سے الوداعی باتیں درد بھرے انداز میں کرنے لگا آپ نے فرمایا میں آپ کو نہ پہچانا کہا کہ میں رمضان المبارک ہوں فرمایا اس سے قبل باطنی طور سے الوداع کہتے رہے ہو ۔ آج یہ ظاہری طریقہ کیوں اختیار کیا کہنے لگا خدا کا حکم ہے کیونکہ آئندہ سال میں آپکو نہ پاؤنگا اسکے بعد رمضان المبارک کے فضائل بیان کئے ہیں ۔

1409

P429

مجہول

الشیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ

سائز :۔ 13×21½ سطور :۔ 9

اوراق :۔ 10 - خط :۔ نستعلیق ۔ موضوع :۔ تصوف

کاتب :۔ حمید الدین قریشی ۔ زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ حمد و ثنای نامتناہی پروردگاری را کہ استحکام قواعد اسلام منجار طالبان سعادت ملکوتی گردانید ۔

اختتام :۔ انہ قریب مجیب والحمد للہ وحدہ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

ترقیمہ :۔ کتبہ الراجی الی رحمۃ ربہ الغنی الفقیر الحقیر المذنب العاصی حمید الدین القریشی نسباً الحنفی مذہباً اللہم اغفر لہ ولوالدیہ والاستاذہ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات بفضلہ وکرمہ ۔
نزول رحمت حق بر کسی باد .... کہ کاتب ــــــ بالحمدی کند یاد

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں اگرچہ الطرق الله بعد انفاس الخلائق ۔ مگر اس کو تین قسم کی راہوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلا راستہ ارباب معاملات کا ہے ۔ جسمیں نماز روزہ، قرآن، ، حج ، وغیرہ اعمال حسنہ کیطرف رغبت کرنا شامل ہے ۔ عام مسلمانوں کا یہی راستہ ہے ۔ دوسرا راستہ ارباب مجاہدات کا ہے ۔ تبدیل اخلاق ، تزکیۂ نفس ، تصفیہ قلب ، تجلیہ روح ، عمارت باطن وغیرہ کا تعلق اس راستہ سے ہے نیکان امت کا یہ راستہ ہے ۔ تیسرا راستہ سائران حضرت صمدیت کا ہے ۔ جذبات عنایات بے چوں کے ذریعہ یہ لوگ ساحت لایموتی میں پرواز کرتے رہتے ہیں ۔ یہ سعادت دس قواعد پر مبنی ہے ۔ توبہ ، زہد ، توکل ، قناعت ، عزلت ، ذکر ، توجہ ، بحضرت الہی ۔ صبر ، مراقبہ ۔

1410

P430

مجہول

نامعلوم

سائز :-	$12\frac{1}{2} \times 21\frac{1}{2}$	سطور :-	9
اوراق :-	24	خط :-	نستعلیق
موضوع :-	تصوف	زبان :-	فارسی
حالت :-	ناقص الطرفین		

آغاز :- در معرفت کرا آفرید جواب بگو در شریعت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم را آفرید و در معرفت هر دو جهان را آفرید ۔

اختتام :- و باد بر سنگ است و سنگ بر پشتہ و پشتہ خود ہفت اسم دارد ۔

نوٹ :- سوال و جواب کی نہج پر ہے ۔ مثلاً اگر تجھ سے پوچھا جائے تو یہ جواب دے ۔ آداب شیخیت بہ تفصیل بیان کئے ہیں ۔ مثلاً پیر و مرشد مرید کو توبہ کسطرح کرائے

اسکے سر پر مقراض کس طرح پھیرے اسکو کلاہ کیسے پہنائے اسکو خرقہ کیسے پہنائے ۔ مرید کو میان بند کیسے باندھے سجادہ وآداب اولیا ر. جاروب دینا مقام فقر تک پہنچانا ۔ آخری سوال ہے ۔ ہفت طبق آسمان کس چیز پر قائم ہے اور اسکا جواب ہے ۔

1411

P431

قصیدہ سقانیہ خمریہ

حضرت غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سائز :۔ 12½×21½ سطور :۔ 9

اوراق :۔ 8 خط :۔ نسخ ونستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ قصیدہ متبرکہ سقانیہ خمریہ وحالیہ عرفانیہ از آن حضرت قطب عالم غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر ۔

اختتام :۔ الحمد للہ الذی زین النبین بحبیبہ المصطفیٰ ومن ۔۔۔

نوٹ :۔ حضرت غوث اعظم دستگیر کے دہن مبارک سے عالم مجذوبیت میں جو قصیدہ متبرکہ منظوم ہوا اسکی کئی خاصیتیں ہیں جسکا احاطہ ممکن نہیں مصنف نے بارہ ۱۲ خاصیتیں درج کیں ہیں ۔ زن عقیم کو باذن اللہ حمل رہ جاے اور سب سے عجیب خاصیت یہ ہیکہ " آنکہ ایں قصیدہ را مداومت کند سواد عربی زیادہ شود وشاعر گردد " یعنی اس پر مداومت کرنے والا عربی داں اور شاعر بن جاتا ہے ۔

قصیدہ ۲۵ اشعار پر مبنی ہے اور عربی میں ہے ۔ اخیر میں درود مستغاث کے دو ورق ہیں ۔

1412

P432

مجہول

نامعلوم

سائز :- 18×25 سطور :- 23

اوراق :- 23 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- ناقص الطرفین

آغاز :- خویش نشستہ بودند جمعی قلندران جوالق پوش درآمدند و چیزی ازایشاں توقع کردند

اختتام :- چنانچہ آں دوست بیچارہ نومید و محزون بازگشت۔

نوٹ :- حضرت نظام الدین اولیاء، حضرت قطب الدین، حضرت فریدالدین۔ حضرت شیخ نصیر الدین، محمود اجودھنی وغیرہ چشتی بزرگوں سے وابستہ واقعات اور حکایات نقل کی گئی ہیں۔

1413

P433

العُنوانُ فی سُلوکِ النِسوانُ

مجہول

سائز :- 22½× سطور :- 13

اوراق :- 23 جدول :- 8×15

خط :- نسخ موضوع :- سلوک

زبان :- فارسی حالت :- ناقص الآخر

آغاز :- الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی سائر الانبیاء واٰلہ وصحبہ اجمعین۔

اختتام :- مناسب ایں معنیٰ شیخی در مجلسی نشستہ بود شخصی آمد بخادم آں شیخ حاجتی عرض کرد خادم التفات نکرد ہم چناں بہ ...

نوٹ :- عورتوں کی معیشت اور انکے سلوک کے بارے میں ہے ۔ بقول مصنف ہر وہ عورت جو طالبِ حق ہے اسے اسکا مطالعہ اور اس پر عمل کرنا چاہیے ۔

1414

مجالس محمدی

P434

نامعلوم

سائز :- 15×24½ سطور :- 15

اوراق :- 17 خط :-

موضوع :- پند و موعظت زبان :- فارسی

حالت :- ناقص الطرفین

آغاز :- ایشاں خرابت کرد تا آں کہ کافراں از دست وی تنگ آمدند

اختتام :- یوسف در قعر چاہ میگریست ..

نوٹ :- فضیلت شب قدر، ذکر، احیاء لیل، خصوصاً شب قدر، فضائل رمضان اور آخر میں حکایت یوسف و یعقوب علیہما السلام ہے ۔

1415

مجھول

P435

نامعلوم

سائز :- 15×26 سطور :- 21

اوراق :- 11 تا 505 خط :- نسخ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ ناقص الطرفین

آغاز :۔ والمنزہ من الاغراض النفسیۃ خیردم مراتہ را یاصفۃ مدہ مقام التقدیس را ادائی یدخلها التلبیس ۔

اختتام :۔ پس کسی کہ نہ خواندہ باشد سورہ مذکورہ را در نماز پس او ادای نمازی کہ مقسوم باشد در میان ۔

نوٹ :۔ علم صور اعیان وجود، عین وجود، وغیرہ پر مباحثہ ہے ۔

دراصل کتاب کسی مجہول الاسم عربی تصنیف کا فارسی ترجمہ ہے اور شرح ہے

1416

مجہول

P436

مجہول

سائز :۔ 11×15 سطور :۔ 8

اوراق :۔ 7 خط :۔ نسخ

موضوع :۔ علم یوگ اور آسن زبان :۔ فارسی

حالت :۔ ناقص الآخر

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین ۔ بدانکہ این کتاب است در بیان علم جوگ ۔

اختتام :۔ ومقعد خود را بالا کشد بزور ونگزارد ۔

نوٹ :۔ سات ابواب پر مشتمل ہے ۔ جوگ کا بیان ۔ مہا مندرا ۔ پریام ۔ پرت دھارنا ۔ دھیان ۔ اور سماد کا بیان ہے ۔

لیکن پہلا باب مکمل اور دوسرے باب کا کچھ حصہ ہے بقیہ ناقص ہے

1417 مجہول

P437

مجہول

سائز :۔ 12½×23½ سطور :۔ 18

اوراق :۔ 8 خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ ناقص الطرفین

آغاز :۔ ... علیہ السلام وعدہ کردہ بود سی روز قولہ واعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممنا ھا بعشر۔

اختتام :۔ بیغام بر فرمود از آہن سخت تر آتش است واز آتش سخت تر چیست رسول فرمود ....

نوٹ :۔ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے متعدد سوال کئے گئے اور آپ نے لوگوں کو جواب دیئے مثلاً آدم علیہ السلام کو کس چیز سے پیدا کیا گیا۔لوح محفوظ کیا ہے ۔آسمان کس چیز سے بنایا ہے ۔ آسمان سوئم اور چہارم کیا ہیں ۔ ان کے اوپر کیا ہے ۔ ستارے کیا ہیں ۔ ہوائیں کتنی ہیں ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

1418 راحت القلوب

P438

مبارک فیض اللہ شاھی

سائز :۔ 14½×21 سطور :۔ 14

اوراق :۔ 25 ۔ مالک :۔ حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم ۔ خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین می گوید بندہ ضعیف مبارک فیض اللہ شاھی

اختتام :۔ یاران گفتند یا رسول اللہ ہر کہ می گرید شما منع میکرد ید رسول فرمود از گریستن منع نمیکنم ۔

نوٹ :۔ قیامت ، خوف قیامت ، صفت دوزخ ۔ صفت بہشت ، سود لینا دینا ، مال زکوٰۃ ، خمر خوردن ، فضیلت نماز ، روزہ ، منع دروغ و کذب خلق نیکو وغیرہ کا بیان ہے ۔

کل انیس (19) الواب پر مشتمل ہے مگر پندرہواں باب ناقص ہے ۔

1419

رسالہ پارہ دوزی

P439

نامعلوم

سائز :۔	12×19	سطور :۔	14
اوراق :۔	10	خط :۔	نستعلیق
موضوع :۔	تصوف	زبان :۔	فارسی

حالت :۔ مجلد ناقص الآخر ۔ کتابت :۔ اواسط شہر رجب سنہ 929ھ

آغاز :۔ حمد و ثنای بے قیاس حضرت خالق مخلوقات و رازق مرزوقات راجل جلالہ

اختتام :۔ بعد آں سنگ و کارد را روشن

نوٹ :۔ حضرت آدم کے ہزاروں بیٹے تھے ان میں سے ایک نے درزی کا پیشہ اختیار کیا ۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے امتیوں نے بھی یہ پیشہ اختیار کیا ۔ آپ ۴۹ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے ۔ ایک مرتبہ صحابۂ کرام غزوات کو جانے والے تھے اور آپ ان کے لئے جامہ دوزی میں بحد منہمک تھے یہ

دیکھکر رسول اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ ہمیں بھی شریک کیجیئے آپ کو کعبہ میں جاروب کشی کا شرف بھی حاصل تھا۔ ایک مرتبہ حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے عبداللہ آپکو کعبہ کی جاروب کشی سے کیا ملا کہنے لگے یا رسول اللہ مری جان آپ پر فدا ہو وہ ملا ہے جسکے خواص ایکہزار اورایک ہیں۔ اسکے ۳۶۴ پہلو ہیں اور ہر پہلو کا ایک مقام ہے۔ بعدمیں انہی پہلوا ور مقامات کی متصوفانہ تشریح ہے۔ اور حضرت عبداللہ سالوک کی منقبت ہے۔ ورق ۲ کی آخری سطر میں اسکا نام "رسالہ دربیان پارہ دوزی" لکھا ہوا ہے۔

1420

المطلوب فی عشق المحبوب

P440

امیر ماہ علوی

سائز :۔	15×26	سطور :۔	22
اوراق :۔	59	خط :۔	نستعلیق
موضوع :۔	تصوف	زبان :۔	فارسی

حالت :۔ مجلد۔ مہر مالک :۔ عبدہ محمد ابوبکر سنہ ۱۱۲۲ھ

آغاز :۔ الحمد للہ الذی علم الذکر والفھم والفکر وجعلہ الشریعۃ دیناقیما

اختتام :۔ فسئال القوم شیئا فسکت القوم ولم یردوا

نوٹ :۔ وصول اللہ بطریق سنت اسکا موضوع ہے۔

عشق، ترغیب عشق۔ زیادت ونقصان عشق۔ دل۔ حقیقت دل۔ دل کے نام دل کے حجاب۔ حجاب نفس۔ طریقہ وصول الی اللہ۔ نیت طہارت۔ مکاشفہ وتجلی وغیرہ کا بیان ہے۔

1421

گلستان لغات

P441

فتاحی

سائز :- 12½×23 سطور :- 15

اوراق :- 65 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ناقص الآخر۔ مہر و مالک :- شفیع بی نظیر... ابوالقاسم ۱۱۲۱

آغاز :- حمد خدای را کہ چشمۂ میم حمدش دریاییست

اختتام :- گر خار خزان ہمی رسد ناوک چنگ ای درویش

نوٹ :- متفرق فارسی شعراء کے منتخب کلام کی متصوفانہ تاویلات ہیں۔

1422

ترجمہ شرح اصطلاحات صوفیہ

P442

نامعلوم

سائز :- 15×23 سطور :- 15

اوراق :- 35 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ناقص الآخر۔ ایک اور نسخہ

آغاز :- الحمد للہ الذی نجانا من مباحث العلوم الرسمیہ بالمن والافضال

اختتام :- والمقید المطلق منزہ عن التقید وللاتقید والاطلاق۔

نوٹ :- تمام اوراق بوسیدہ ہیں اور کرم خوردہ ہیں ہاتھ لگانے سے پھٹ جاتے ہیں۔

P443 — 1423

ارشاد المبتدیٔ

محمد علی

سائز :- 13x21 سطور :- 16

اوراق :- 135 مقام :- مدینہ منورہ

تالیف :- ہاتف گفت عشق من اخلاص ۔ ۲۴ رشوال 1300ھ

مہر و مالک :- مہر مصنف عبدہ (محمد علی)

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- حمد و ستائش مرخدا وندی را کہ اسرار ذات خود را بحکمت خود از بلندی وعلا ۔

اختتام :- وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین ۔

ترقیمہ :- وکان الفراغ من تالیف ہذا الرسالۃ یوم اربعاد عشرین من شہر الشوال سنۃ ثلاثۃ مایۃ والف من الہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجمعین ۔

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں کہ ایک عرصہ سے دل میں طریقہ قادریہ سے شغف تھا اور مشائخ کے اقوال کے استفادہ کا خیال تھا، آخر کار "سیر السلوک" اور "بیان الاسرار" جیسی معتبر عربی کتابوں کا اختصار کیا اور سات سال مدینہ منورہ میں رہکر اسکو مکمل کیا۔

① ترقیمہ میں اس رسالہ کی تالیف کی تاریخ ۲۴ شوال ۱۳۰۰ لکھنے کے بعد "عشق حق اخلاص" الفاظ سے بھی سن ۱۳۰۰ اخذ کیا ہے۔

② آخری ورق پر ابن الاثیر کی تاریخ کامل سے حضرت علی کی ازواج اور اولاد کی تفصیل نقل کی ہیں۔

1424 **مجہول** P444

سائز :- 15x26 اوراق :- 208 سطور :- 23 جدول :- 9x19

زبان :- فارسی موضوع :- تصوف :- حالت :- مجلد - مہر و مالک :- قاضی سید نورالدین ولد قاضی سید احمد حسین (قاضی بھروچ پرگنہ)

آغاز :- النبی علیہ السلام با زہد فی الدنیا عبد الا اثبت اللہ الحکمۃ

اختتام :- استغفراللہ من کل ذنب واتوب الیہ یا اللہ یا اللہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

لوٹ :- مذکور کتاب ناقص الاوّل ہے۔ ۴۴ر ابواب پر مشتمل اس کتاب میں عقل معرفت، توحید، کسب بیداری، اخلاص، ہوا، ارادت، طلب وطالب شریعت حقیقت معجزہ۔ کرامت زہد شکر صبر وجد اولیاء کرام وغیرہ کا بیان ہے۔

1425

شرح رسالہ احمدیہ فی مناقب الشیوخ المغربیہ

P445 **مجہول**

سائز :- 12x16 سطور :- 13

اوراق :- 351 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- عربی

آغاز :- الحمد ھو الثنا علی الجمیل من نعمۃ اوغیرھا

اختتام :- الکرام جمع الکریم ولکن فی شرحنا آخر الکلام

لوٹ :- یہ مخطوطہ نہیں ہے بلکہ اسکی (TRANCRIPT) ہے اسکا مخطوطہ یہاں کسی زمانے میں تھا اب نہیں ملتا۔ بعض دوستوں نے شیخ گنج احمد رحمۃ اللہ علیہ سے استدعا کی کہ مشائخ مغربیہ کا تعارف کرائیں۔ آپنے یہ رسالہ لکھا اور اسکو احمد شاہ بانی شہر احمد آباد کے نام معنون کیا اور دعا کی ہے کہ اس رسالہ کی تصنیف

کاثواب سلطان موصوف کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے

شروع میں ذکر کی اہمیت بیان کی گئی ہے ۔ اخیر میں حضرت کی سن وفات سے متعلق قطعات عربی اور فارسی میں ہیں ۔

1426

P446

اَعمال واشغال شاہیہ

مجہول

سائز :۔ 16×10½ سطور :۔ 12

اوراق :۔ 79 خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ بجہت حصول محبت اللہ تعالیٰ یا حی یا قیوم ۔

اختتام :۔ ہر کہ چنیں نہ کند او مرید من نیست وفردا ایں قیمۃ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

نوٹ :۔ تمام اوراق نہایت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہیں ہاتھ لگانے سے پھٹ جاتے ہیں ۔ مجلد بھی نہیں ہوسکتی الگ الگ فائل میں رکھی ہوئی ہے ۔

اس کتاب کو اس کے نسخہ سے نقل کی گئی ہے ۔ جو حضرت بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ کے خط میں تھا ۔ اور لکھا ہے آپ اس پر عامل بھی تھے ۔

1427

P447

مجہول

مجہول

سائز :۔ 7×11 سطور :۔ 22 & 19

اوراق :- 35 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- ناقص الاول

آغاز :- انتفی المعرفة والمعلومیة فی شانہ سبحانہ ایضاً

اختتام :- باوجود آں راہ تقلید آں جماعہ را پیش گیرند حجت بر اینہا تمام شدہ باشد الحمد للہ سبحانہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اتما وسلمہ والسلام من اتبع الھدیٰ

نوٹ :- فعل، وصفت حق سبحانہ وتعالیٰ، صور علمیہ علم الیقین، معرفت حق عزوجل وغیرہ کا بیان ہے۔

کتاب چونکہ شروع میں ناقص ہے اس لئے کتاب کا نام اور مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ اس کے بعد کی کتاب نمبر 1428۔ اور یہ کتاب ایک ہی کتاب کی نقلیں ہیں۔

1428

P448

رسالہ سلوک مسمیٰ بہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح

سائز :- 14½×25½ سطور :- 15

اوراق :- 29 خط :- نستعلیق

موضوع :- سلوک زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ سیما علی نبیہ المجتبیٰ ورسولہ المصطفیٰ محمد ن المبعوث الی کافۃ الوریٰ وعلی الہ واصحبہ البررۃ التقی

اختتام :- الحمد للہ وسبحانہ اولا وآخرا والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ دائما
وسرمدا والسلام علی من اتبع الھدیٰ ۔

نوٹ :- مصنف نے اپنی کو معارف لدنیہ اور علوم الہامیہ کہا ہے ۔ ہر ایک فصل یا
باب کو معرفت کہا ہے ۔ اسطرح :- ۱۴ معرفت پر یہ رسالہ مشتمل ہے لفظ
اللہ کی تحقیق شئون ذاتیہ ۔ تشبیہ بعد تنزیہہ ۔ فعل وصفت
حق سبحانہ وتعالیٰ تجلی ذات ، صور علمیہ ، علم الیقین ، مقصود از ذکر
لا الہ الا اللہ ، معرفت ، تواضع وغیرہ کا بیان ہے ۔ یہ نسخہ کتاب نمبر 1427
کی نقل ہے ۔ دونوں کا آخری ورق مقابلہ کرنے سے پتہ چلتا ہے ۔

1429

مناقب الابرار

P449

عظمت اللہ ابن مدینۃ اللہ جعفر نظام الدین

سائز :- 17½ × 28 ۔ 17 × 28 ۔ سطور :- 17

اوراق :- 65 کاتب :- طفیل احمد

کتابت :- ۱۲ رمضان المبارک سنہ 1359ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- حمد واجب الوجود مطلق وذات بے تعلق حق را کہ ۔

اختتام :- قال و حال آں شاہ مطلق بے ریا * جملہ عالم را کفایت می کنم ۔

نوٹ :- مذکور کتاب شاہ پیر محمد (جونپوری) کے مناقب میں ہے ۔ اس کا ایک قلمی نسخہ مولانا آزاد لائبریری
علی گڑھ میں ہے ۔ " بحوالہ Cat. of Per. MSS by S.A. Abas Rizvi.

" پیر محمد جونپوری کے بارے میں " Aud. Mukhtaruddin Mohd. No.582 No154

" زندگی نامہ پیر محمد جونپوری " کے عنوان سے ایک قلمی نسخہ بھی مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں ہے ۔ " بحوالہ مرآۃ التصوف " صـ ۱۱۷

P450 (منظوم) **سوانح** 1430

بہاءالدین عاملی

سائز :- 1/2 21×1/2 11 ۔ سطور :- 15 ۔ اوراق :- 11 ۔

زبان :- فارسی ۔ موضوع :- تصوف ۔ مہرومالک :- شیخ عبدالمجید ولد شیخ عبدالستار ۔

خط :- نستعلیق ۔ حالت :- تمام اوراق اُلٹے مجلد ہوئے ہیں ۔

آغاز :- اما بعد حمد اللہ علیٰ افضالہ والصلوٰۃ والسلام ۔۔۔

اختتام :- یا بہائی آنخذ قلبا سواہ ـــــــ فہو ما معبودہ الا ہواہ ۔

نوٹ :- مصنف حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے تھے ۔ اسی اثنار میں انہیں یہ کتاب لکھنے کا خیال میں پیدا ہوا ۔ مثنوی مولوی کی طرز پر اسی بحر میں چند اشعار عربی اور زیادہ تر فارسی اشعار درج ہیں فضیلتِ صبر، مذمت نان وحلوا ، نان وحلوے کی مختلف تاویلات ۔ مثلاً

ے نان وحلوا چیست دانی اے پسر ٭ قرب شاہانست، زین قرب الحذر

نان وحلوا چیست این تدریس تو ٭ نان وحلوا چیست اسباب جہاں

نان وحلوا چیست این اعمال تو ٭ وغیرہ وغیرہ اور پھر ایک تاویل کی مناسبت سے ایک حکایت ہے

مہریں :- ۱ ۔ مہر عدم تبدیل مکرمت خان ، بندہ محمد اورنگ زیب بادشاہ ۱۰۶۹

۲ ۔ بندہ محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی ۔۔۔۔۔ ۱۰۷۱

مذکور کتاب کے ساتھ شروع میں ۲۰ اوراق چسپاں ہیں جن پر اورنگ زیب کے زمانے کے شاہی شکار (خانہ) کے کرگراقخانہ کے منتظمین کے اندراجات اور انکی مہریں ہیں ۔ ان میں مکرمت خان، محرم قلی ، اور طاہر کی مہریں پڑھی گئی ہیں ۔ ۔۔۔ ورق ایک پر ور شرح تحویلات باسم خواجہ محرم قلی صاحب جمع فراشخانہ شکار خاصہ شریفہ کے تحت قلابتون طلا کا ذکر ہے ۔ اور تاریخ جمادی الثانی سنہ جلوس درج ہے ۔ اسکے علاوہ شاہی کارخانوں میں کام کرنے والے کاریگروں کے نام یا جہاں سے اشیار آئی تھیں ۔

ان شہروں کے نام بھی درج ہیں۔ یہ اوراق کرم خوردہ ہیں البتہ اہم اندراجات کے حامل ہیں۔

1431

P451

شجرہ شاہ نعمت اللہ کرمانی

مجہول

سائز :- 8½×14 سطور :- 9

اوراق :- 22 موضوع :- نسب نامہ

زبان :- فارسی خط :- نستعلیق

آغاز :- این فصلی است کہ شعب اولاد حضرت شاہ نعمت اللہ کرمانی را در ین یاد کردہ میشود۔

اختتام :- صراط الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں کہ شاہ نعمت اللہ کرمانی کے خاندان والے ہجرت وطن کر کے کئی جگہ آباد ہو گئے ہیں۔ سب کا احاطہ تو مشکل ہے۔ معلوم نہیں کہ کون کہاں ہیں البتہ جن حضرات نے بعد مسافت کے باوجود آپسمیں خط وکتابت رکھی اور اپنے عزیز واقارب سے منسلک رہے انکا اس شجرۂ نسب میں ذکر ہے۔ کتاب ناقص الآخر ہے۔

1432

P452

مجہول

مجہول

سائز :- 11×8½ سطور :- 13 ۔ اوراق :- 27 ۔ خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد، ناقص الاول

آغاز :- و پوشیدہ نیست کہ سیر تنزلی عبارت است از سیر وجود مطلق است برای ظہور وجود مقید۔

اختتام :- وغنا مطلق حاصل باید کرد کہ نہایت کار سالک ہمیں است پس الحمد للہ رب العلمین

نوٹ :- تنزلات، تقیدات، مظاہر حق، مظاہر اسمار حسنیٰ باری تعالیٰ وغیرہ کا بیان ہے۔

1433

P45

رسالہ فاذکرونی اذکرکم

مجہول

سائز :- 11x17 سطور :- 13

اوراق :- 126 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ ثقتی روی فی الاخبار عن النبی المختار صلے اللہ علیہ و علی آلہ الاخیار ۔

اختتام :- تمت الرسالہ فاذکرونی اذکرکم بعون اللہ وحسن توفیقہ

نوٹ :- فاذکرونی اذکرکم آیت کریمہ کے ذکر کی ترغیب دلائی گئی ہے اور حضرت بختیار کاکی حمیدالدین ناگوری وغیرہ بزرگوں کی حکایات نقل کی ہیں

صـ 119 پر اختتام ہے اور اس کے بعد اسناد اور دعا درج ہے۔ آخر میں حضرت نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیۂ مبارک تحریر ہے۔

1434

P450

رسالۂ جنونیہ

محمد وفا

سائز :- 8x14½ سطور :- 17 اوراق :- 16

خط :- نستعلیق زبان :- فارسی موضوع :- تصوف

آغاز :- الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین بعد ہٰذا می گوید

بابستہ حرص و ہوا گرفتار ماسوی محمد وفا۔

اختتام :- حنبل از راہ عشق بے خبر است مالگ آگہ ازیں خطابت نیست ۔

نوٹ :- مذکورہ کتاب ناقص الآخر ہے ۔ ایک اور نسخہ ۞ ۱۴۷۴ پر ہے۔

مصنف کے دوست سید عبدالمجید نے کچھ ہندوی کلام پڑھا اور چاہا کہ کوئی صاحب اسکے

معنی بتائیں لہٰذا مصنف نے اسکا ترجمہ کیا ۔ چھوٹے چھوٹے ہندی جملے معرفت الٰہی

پر دلالت کرتے ہیں ۔ جیسے کانٹے کی انی پر تین تلاؤ ۔ یعنی بر سر خار سہ حوضہا۔

اب مصنف نے اسکی متصوفانہ تاویلات بیان کی ہیں ۔

1435

P455

مجالسِ محمدی

نامعلوم

سائز :- 14x23½ سطور :- 17 اوراق :- 45 ۔

خط :- نسخ زبان :- فارسی موضوع :- تصوف ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً ۔

اختتام :- پابندی زمومن خویش داده حکایت روزی مشتہر جبرئیل ۔

نوٹ :- کتاب ناقص الطرفین ہے ۔ ورق نمبر ۴۷ پر مجالس محمدی حاشیہ میں درج ہے ۔

ہر ایک باب کو مجلس کہا گیا ہے ۔ اوراق ترتیب وار نہیں ہیں ۔ بسا اوقات درمیان میں تسلسل نہیں رہتا ہے ۔ کلام اللہ اور احادیث نبوی کی متصوفانہ تاویلات ہیں ۔

1436

منہاج الانوار ۔ تنبیہ الغفلین ۔ راحت القلوب

P456

مبارک فیض اللہ شاہی

سائز :- 12×23 سطور :- 17 اوراق :- 53 ۔ موضوع :- تصوف ۔

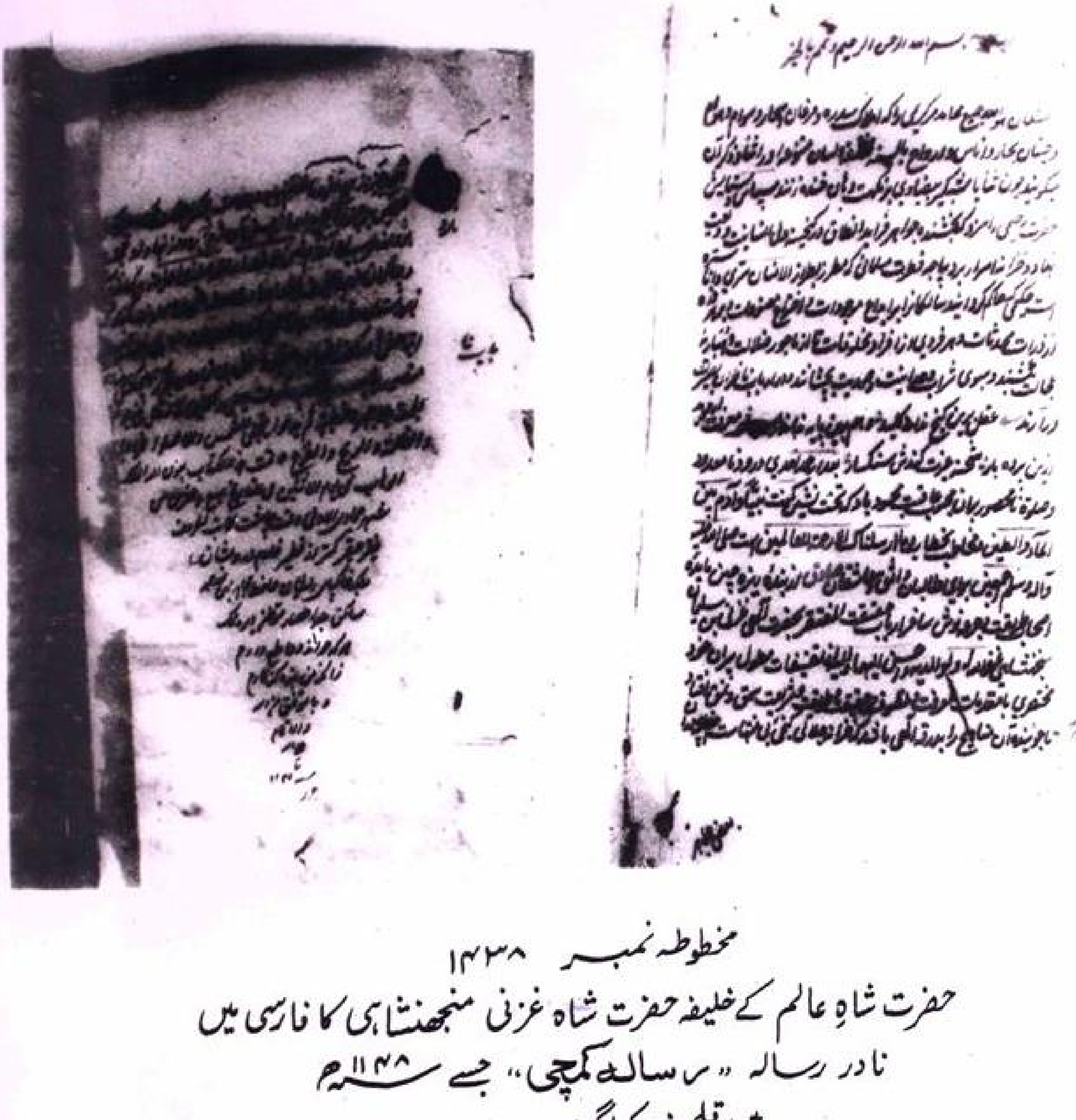
کاتب :- محمد جمال ولد عبدالرحمن ۔ خط :- نستعلیق زبان :- فارسی

مہر و مالک :- ۱- حاجی میاں جمادی الاول ۱۲۳۷ مکہ معظمہ ۲- حافظ عبدالکریم ولد عبدالرحیم

آغاز :- رب العالمین وطوبیٰ للفائزین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۔

اختتام :- کل شئ ہالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون ۔

نوٹ :- ایمان تازہ رکھنے اور عقبیٰ کیطرف دلوں کو مائل رکھنے کی غرض سے لکھی گئی ہے ۔ مندرجہ بالا تینوں نام مصنف نے اپنی اس کتاب کو دیئے ہیں ۔ یہ کتاب ۲۰ ابواب پر مشتمل ہے ۔ ذکر قیامت ، خوف قیامت ۔ حقوق والدین ۔ شراب نوشی ۔ نماز پڑھنا ۔ قرآن پڑھنا ۔ شوہر کے حقوق بیوی پر ۔ امتناع غیبت ۔ حسد ۔ کبر ۔ عقوبت نوحہ ۔ وغیرہ کا بیان ہے ۔ اکثر نکات کو حکایات کے ۔ لیے زیادہ واضح کیا گیا ہے ۔



بسم الله الرحمن الرحیم و تمم بالخیر

مخطوطہ نمبر ۱۴۳۸

حضرت شاہِ عالم کے خلیفہ حضرت شاہ غزنی منجھنشاہی کا فارسی میں
نادر رسالہ "رسالہ کمچی"، جسے ۱۱۴۸ھ
میں قلمبند کیا گیا۔

1437

P457

رسالہ در تصوّف (منظوم)

مجہول

سائز:۔ 13½×21½ سطور:۔ 13 اوراق:۔ 5

خط:۔ نستعلیق موضوع:۔ تصوف ۔ زبان:۔ فارسی

آغاز:۔ بنام آں کہ جان پروانہ اوست ٭ فضائے دل تجلی خانہ اوست

اختتام:۔ نہ گنجد در عبارت شرح اسرار ٭ بہر منزل بود علمش نمودار

نوٹ:۔ حمد، مناجات، نعت، توسل بہ اصحاب کبائر خلفائے راشدین اہل بیت وائمہ مجتہدین۔

غوث اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ مجدد الف ثانی وغیرہ سے کیا ہے۔ مذکور کتاب ناقص الآخر ہے۔

1438

P458

رسالہ کمجی

ہمزنی بن سلمان منجنشاہی

سائز:۔ 12½×22½ ۔ سطور:۔ 22 ۔ اوراق:۔ 29 ۔ خط:۔ نستعلیق۔

موضوع:۔ تصوف ۔ زبان:۔ فارسی ۔ مقام کتابت:۔ حصار۔

کاتب:۔ حافظ مجاہد ابن نور محمد ساکن بلدہ حصار متوطن دیرہ ممک۔

کتابت:۔ یوم الاثنین ۲۸ جمادی الاول وقت چاشت سنہ 1125ھ

آغاز:۔ المستعان ہو اللہ جمیع محامد مرکریمی راکہ املاک سدرہ و مرغان اسحار وسوام وہوام وحیتان ۔۔

اختتام:۔ باب پنجاہم در کسوف بر یصلی رکعتین کالنفل فی یوم الجمعہ بلا جہر و خطبۃ ثم یدعوا ۔۔۔۔

ترقیمہ:۔ تمت ہذا الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب فی یوم الاثنین فی التاریخ سبع وعشرین من شہر جمادی الاوّل ۔ وقت چاشت کاتب الحروف فقیر حقیر کمتر از قطمیر خادم درویشان بلکہ خاکپای ایشان حافظ محمد مجاہد ابن نور محمد ساکن بلدۂ حصار متوطن دیر ممک ۔ ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم وبالتوفیق من اللہ والاتمام علی اللہ سنہ ۱۱۲۵ ہجری

P459 — 1439

مُرغوبُ القلوبؔ منظوم

شمس الدین تبریزی

سائز :- 12×22 ۔ سطور :- 19 اوراق :- 22 ۔ خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی تالیف :- 757

آغاز :- مرغوب القلوب از شیخ المشائخ شیخ شمس الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ فصل اول ۔

اختتام :- تمام مختصر موزوں شدہ خوب ٭ کہ بی شک گشتہ در دلہای مرغوب ۔

نوٹ :- دس فصول پر مشتمل ہے توحید توبہ ، صفت نفس و روح وضور ترک دنیا ۔

تجرید وتفرید ، عشق و محبت ، فنا و بقا اور اقامت سفر پر اظہار خیال کیا ہے ۔ صفحہ ۲۲ پر

برحسب ذیل شعر میں تاریخ (تصنیف) درج ہے ۔

ے ز ہجرت ھفصد و پنجاہ ہفت است ٭ شمار حاسبان تاریخ وقت است ۔

1440

P 60

رِسالہ رگہائے آدمی

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح

سائز :- 12×19½ سطور :- 14 اوراق :- 15 موضوع :- تصوف

خط :- نستعلیق ۔ زبان :- فارسی حالت :- کرم خوردہ ۔

آغاز :- رسالہ گفتار خواجہ معین الدین چشتی سنجری قدس اللہ سرہ العزیز بیان رگہائے کہ در وجود آدمی است ۔

اختتام :- وہو مقام خود میم ساخت و از میم نون واز نون واؤ وہو ارحم الراحمین ۔

نوٹ :- یہ کسب و راز کی باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ

کو سِکھائی تھیں۔ خواجہ عثمانِ ہارونی حضرت خواجہ معین الدین کی روح کو لیکر روح رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور درخواست کی یہ کسب انھیں بھی سِکھایا جائے آپ نے فرمایا دیکھو معین الدین یہ کسب خدائے تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو سکھایا تھا اور جب خدائے تعالیٰ کے حکم سے کوئی پیغمبر اظہار کرتا تو اس سے علیحدہ کردیا جاتا تھا۔ پھر ہم واصل کسب ہوئے اور کسب باشغل تمام ہوا تو معراج نصیب ہوئی، شروع میں اس راز کے لکھنے کی اور کسی کو بتانے کی اجازت نہ تھی۔ مگر ہم نے بارگاہ رسالت میں منت وعاجزی کر کے اب اس شرط پر اجازت حاصل کرلی ہے کہ صرف طالب صادق اور یار واثق ہی کو اس کا اہل سمجھا جائے۔ انسان کے جسم میں 16360 رگیں ہیں۔ اہم رگوں کے ہندی نام درج ہیں۔ مثلاً سکھمنان، اہکلا، نوبالک۔ ورق نمبر ۳ اور ۴ پر مربعات کے ذریعہ عناصر اربعہ کی توضیح کی ہے۔ پہلی رگ سکھمنان اور دوسری اہکلا اسکے بعد نبکلا ہے اس طرح 360 رگیں ہوتی ہیں۔ اور ان 360 میں سے 16360 بن جاتی ہیں۔ دوسری رگ کا تعلق ناف کیساتھ ہے۔ جب طالب ناف سے کھینچتا ہے تو سر کی رگوں تک سانس جاتا ہے۔ یہ طرح جبرئیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تلقین فرمایا تھا جب حضرت خواجہ عثمان ہارونی آپ پر (خواجہ معین الدین) مہربان ہوئے تو روح رسالت سے عرض کیا کہ آقا یہ خلافت کے لائق ہیں۔ سرکار دوعالم نے یہ طریقہ آپ کو تعلیم فرمایا۔ مذکورہ کتاب کے آخر میں حکمت نامہ بوعلی شاہ قلندر کا صرف ایک ورق ہے۔

P461 **1441** ## مجہول

گ

سائز :- 25×15½ سطور :- 15 اوراق :- 116

خط :- نستعلیق ۔ حالت :- ناقص الطرفین، درمیان میں کرم خوردہ ۔

زبان :- فارسی موضوع :- تصوف

آغاز :- عالیجناب آں نو بادۂ بستان سیادت واعجوبہ عالم غیب وشہادت باد کہ ...

اختتام :- شرح آں طول وعرضی دارد و در کتب متقدمان ذکر آں

لوٹ :- یہ نسخہ پانچ اقسام پر مشتمل ہے ۔ اور ایک قسم چند فصول پر مشتمل ہے ۔ قسم پنجم کی فصل ہفتم دربیان عدل اخیر میں ناقص ہے ۔ صفت عالم شہادت ، اشارت بحقیقت دنیا ۔ صفت اصناف ۔ ذریہ آدم ع فضیلت وشرف انسان برجمیع مخلوقات ۔ اخلاق حمیدہ اور اوصاف ذمیمہ وغیرہ کا بیان ہے ۔

1442

P462 ## شرحِ رسالہ قوۃ القلوب، شرح رسالہ غوثیہ

ملوک شاہ الصدیقی القادری

سائز :- 24×14 سطور :- 13 اوراق :- 68 ۔ خط :- نستعلیق

زبان :- فارسی موضوع :- تصوف حالت :- مجلد

آغاز :- بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ....

اختتام :- اللہم ارزقنا ہذہ الصلوٰۃ بحق محمد المحبوب والہ المسعود وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

نوٹ :۔ ورق ایک سے تیرہ تک "شرح رسالۂ قوت القلوب اور ورق تیرہ سے ۸۴ تک شرح رسالۂ غوثیہ ہے ۔ اخیر میں داراشکوہ قادری کی چند رباعیاں اور مصطفٰی کی غزلیں ہیں ۔ حاشیہ میں جابجا حالات کی نسبت سے عملیات کے نسخے لکھے ہوئے ہیں ۔

1442 . B

P463 **شرح رسالہ قوۃ القلوب، شرح رسالہ غوثیہ**

ملوک شاہ الصدیقی القادری

سائز :۔ 14×25 سطور :۔ 13 اوراق :۔ 13

خط :۔ نستعلیق ۔ موضوع :۔ تصوف ۔ زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ ہوالاول ہوالآخر ہوالظاہر ہوالباطن و ہو علی کل شئ علیم ۔

اختتام :۔ جاہلاں تعظیم مسجد می کنند ٭ در جفای اہل دل جہ می کنند

نوٹ :۔ فقرعبارت ہے نفی خواطر سے لاموجود فی الکونین الاہو یالیس فی الدارین الاہو کی تاویل اور نفس ستاری وغیرہ سے بحث کی ہے ۔

1443

464 **الوصول الی اللہ ، رسالہ موصل الطالبین**

سید سراج الدین المعروف بہ حضرت شاہ عالم ۔ اور محمد بن برہان الدین بن محمود بن جلال الحسینی البخاری ۔

سائز :۔ ½15 × ½7 ۔ سطور :۔ 16 ۔ اوراق :۔ 26 ۔

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی ۔

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ۔

اختتام :۔ وازفنا بقا و از لاہوت بجبروت و از جبروت بملکوت ۔

نوٹ :۔ اس نسخہ میں سب سے پہلے حضرت شاہِ عالم علیہ الرحمہ کا رسالہ "الوصول الی اللہ" ہے۔ اسکے ۹ اوراق ہیں۔ درمیان کے کچھ ورق نہیں ہیں۔ اسکے بعد "نقلست مالک رضی اللہ عنہ" کے عنوان سے دو صفحہ کی تحریر ہے۔ اسکے بعد ۶ اوراق کسی مجہول کتاب کے ہیں۔ جسکے ساتھ قصیدۂ وحدانیت کے عنوان سے چند اشعار ہیں۔ سب سے آخر میں ورق ۱۶ سے رسالہ "موصل الطالبین" ہے۔ جسکے مصنف محمد بن برہان بن محمود بن جلال الحسینی البخاری ہیں۔ یہ رسالہ ناقص الآخر ہے۔

1444

P465

زادُالمُسافِرین

رکن الدین سید حسینی بن عالم حسینی سادات

سائز :۔ 10×15½ ۔ 6½×10 ۔ سطور :۔ 9

اوراق :۔ 95 تالیف :۔ سنہ 729ھ

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ ای اوّل تو ورای اول ✤ حیران تو انبیاء و رسل

اختتام :۔ ماتدعون نزلا من غفور رحیم۔

نوٹ :۔ یہ دو اشعار ہوں تو یہ نسخہ مکمل ہوتا۔

زیں گنج کہ رایگاں کشادم ✤ دارد بدعای خیر بادم

ہفصد و بیست در نہ ز ہجرت ✤ گشت آخر ایں کتاب تمت

یہ نسخہ آٹھ مقالات پر مشتمل ہے ہر ایک میں چند حکایات ہیں۔ ریاضت و مجاہدہ نفس، انسان اور اسکی عقل کا شرف، صفتِ سالک، عشق اور اسکے مراتب، معرفت نفس اور اسکے اوصاف، حقیقتِ دین و سلام، وغیرہ کا بیان ہے ...... بحر مفعول مفاعل فعولن، بحر ہزج مسدس، اخرب مقبوض محذوف۔

اس نسخہ میں کل پندرہ مکتوبات ہیں۔ پہلے مکتوب میں اس بات کا بیان ہے کہ جب پروردگار عالم کی خاص رحمت کسی کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو شرح صدر نصیب کرے تو کیا ہوتا ہے۔ روز قیامت کے خوف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ چوتھے مکتوب میں تغافل و غرور بہ صوۃ دنیا سے انتباہ ہے۔ پانچویں مکتوب میں قلب سلیم کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ چھٹے میں عجائب اسرار عالم ملکوت سے پیدا ہونے والی حیرانیوں کا تذکرہ ہے۔ قرآنی آیات پر مشتمل بیش بہا نصائح و پند و موعظت ہیں۔ واعظانہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

P466 1445 **ثمنیہ**

عباس بن شاہ عبدالرحمٰن امروہی رضوی

سائز :- $14\frac{1}{2}\times20\frac{1}{2}$ سطور :- 12

اوراق :- 160 جدول :- 8×18

تالیف :- ۲۵ ربیع الآخر ۱۱۴۷ھ خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- خیر خبر احق لبصدر الکلام و احسن حدیث الشہر بین الانام

اختتام :- برمواہب سخن نیست اما ایں کیفیت برابر کیفیت سلوک نمی شود کہ اکتساب نتیجہ بخش است۔

نوٹ :- اسمیں صرف ایک ہی کتاب ہے حالانکہ اس نظر سے یہ گمان ہوتا ہے کہ اسمیں تین کتابیں ہونگی۔ مختلف آیات کریمہ احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور اقوال مشائخ کی متصوفانہ شرح بیان کی ہے۔ ہر ایک نکتہ کو بطن کہا ہے۔ اور ادھر اسکی تاویل بیان کی ہے۔ مثلاً۔ سہ آیت سہ جی فی احسن صورۃ وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ تاکہ بقول مصنف علماء ظاہر کے اقوال اور تحقیقات و تدقیقات اصحاب باطن میں فرق و تمیز ہو جائے۔ یہ نسخہ مصنف کے خط میں ہے۔

1446 P467

الشجرة المغربیه

شیخ گنج احمد کھٹو رح

سائز :- 14½ × 10½ cm
اوراق :- 8

سطور :- کہیں ۱۵، کہیں ۱۷، کہیں ۱۹ ۔

سن کتابت :- ذی القعدہ 1053ھ کاتب :- عبدالشکور

خط :- نسخ
زبان :- عربی

موضوع :- شجرہ مغربیہ اور مصنف کے حالات سفر

حالت :- ہر ایک صفحہ پر کچھ اس طرح کاغذ چسپاں کیا گیا ہے کہ عبارت پڑھی نہیں جاتی ۔

آغاز :- حامدا اللّٰہ الحلیم الکریم ومصلیا علی نبیہ الناھج فی الصراط المستقیم ۔

اختتام :- وعلی الہ واصحابہ الطاھرین والطاھرات ۔

نوٹ :- مصنف نے کہیں نام نہیں لکھا لیکن قرین قیاس یہ ہیکہ یہ رسالہ حضرت شیخ احمد کھٹو مغربی کا ہی ہے ۔ آپ نے تائب ہونے والے لڑکے یعنی مرید کے التماس پر شجرہ مغربیہ درج کیا ہے ۔ اسکے مصنف لکھتے ہیں کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسافروا والی حدیث کے تحت میں نے کئی سفر کیئے اور مشائخ وزھاد وعلماء سے ملا سنہ ؟ میں زیارت بیت اللہ کو گیا جزیرۂ عدن پہنچا وہاں شیخ الیمن عبداللطیف سے ملا سنہ ۸۰۱ھ میں دارالملک کے قیدیوں کے ساتھ خراسان گیا ۔ ظالم ترکوں سے انھیں چھڑانے کی غرض سے ہرات میں شھاب حلوانی سے ملا جو اس وقت شیخ خراسان تھے پھر سمرقند گیا ۔ وہاں کے اکثر لوگوں کو ہندوستان سے لوٹے گئے مالِ غنیمت سے مالا مال پایا ۔ اخیر میں تلقین و اوامر ونواہی کا ذکر ہے ۔



مخطوطہ نمبر ۱۴۴۶ گجرات کے مشہور بزرگ حضرت شیخ احمد گنج بخش کھٹو مغربی (م۔ ۸۴۹ھ) کا شجرہ جس پر سید جعفر بدر عالم شاہی الرضوی کی مہر بھی ہے۔

اس نسخہ میں دو صفحے کسی مجہول کتاب کے ہیں اور ایک مختصر رسالہ در افسون ، ہے یہ افسون حضرت مخدوم شاہ شرف الدین یحییٰ منیری سے منسوب ہے۔

P468 **ثمینہ** 1447

عباس ابن شاہ عبدالرحمٰن اسروری رضوی

سائز :- 14x26½ ۔ سطور :- 19 اوراق :- 34

کاتب :- زین العابدین بن سید منزل غلام عباس رضوی ۔ خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- لاالہ الا ہو مسجود الاسافل والاعالی مشہود الاباعد و الادانی معبود الاراذل والاہالی۔

اختتام :- بہ مدد العارف الکامل المکمل المحقق و منظر العالم المعل المدقق حضرت مخدوم شاہ دولت منیری قدس سرہ الشریف المنیف مصنفہ فقیر عباس ابن شاہ عبدالرحمٰن اسروری رضوی ۔

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں کہ آیات ربوبیہ اور احادیث نبویہ کے ابطان سے متاثر ہو کر اسکے بزور تاویل کا قصد کیا ۔ اسمیں ۸ ر آیات عظیمہ اور احادیث کریمہ کی تشریح ہے ۔ اسمیں شیخ محمد باقی کی تلقینات کی رعایت کی گئی ہے ۔ اس میں کلمات دقیقہ کے نکات اشغال فتح و فصح اذکار رتق التعلیقات اور محققین و عارفین کی اکثر اصطلاحات ہیں ۔ اس رسالہ کو مصنف نے حضرت مخدوم شاہ دولت منیری کی مدد سے مکمل کیا ہے ۔ اس کتاب کو زین العابدین بن سید منزل غلام عباس رضوی نے اپنے فرزند محمد ماہ کو ہبہ کیا تھا ۔ ورق نمبر 34 پر درج ذیل دلچسپ تحریر ہے ۔ در احمد آباد بدست مخدومی فرزند ارجمند شاہ عباس برسد ... در مکہ مکرمہ یا در جدہ بدست سید علی برادر شاہ عباس برسد و او بہ برادرش برساند ۔ والسلام

1447 - (2)

19

رسالہ شاہ شرف بو علی قلندر

469

بو علی قلندر

سائز :- 14×26½ سطور :- 17

اوراق :- 35 تا 49 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- ای برادران بدانید کہ مسلمان را کلمہ طیبہ بس است ۔

اختتام :- مردان خدا خدا نباشند ؛ لیکن ز خدا جدا نباشند

نوٹ :- کلمہ طیبہ کے معنی ۔ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے معنی ۔ ان اللہ خلق الآدم علی صورتہ کے معنی بیان کئے ہیں ۔ اور مسعود بک قاضی شہاب الدین شیخ بلخی وغیرہ کے ارشادات سے اقتباس کیا ہے ۔

448

ابحاث العربی فی حل مشکلات محی الدین ابن العربی

471

شیخ مکی

سائز :- 12½×22½ سطور :- 16

جدول :- 8×16 اوراق :- 102

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد ۔

آغاز :- ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا ذنوبنا وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین ۔

اختتام :- فانظر ما تقول واحذر الفضول واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل ۔

1448 - 3

P471

مجہول

سائز :- 22×12½ سطور :- 17 اوراق :- 102 تا 114

خط :- نستعلیق ۔ موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- سوالاتیکہ سلطان ابوسعید از استاذ العلماء سید الحکماء والاشراف علی المشہور سید شریف الجرجانی

اختتام :- واللہ الموفق الصواب والیہ المرجع والمآب ۔

نوٹ :- سلطان ابوسعید نے سید شریف جرجانی سے کئے گئے سوالات اور انکے جوابات اسمیں درج ہیں ۔ سوالات اس قسم کے ہیں ۔ آفرینش کا مقصود ، اول مخلوق کون سی تھی ، دوسری مخلوقات پر اسکے تقدم کا سبب کیا تھا ، جسم اور روح کی ترکیب ، مبدأ روح ، مفارقتِ جسم کے بعد روح کہاں جائیگی ، ہیئت ثواب وعقابت ، حقیقت فرشتہ کیا ہے ، آہ چشم زدن میں ہزاروں سال کی راہ طے کرتی ہے تو وہ کس طرح ، شیطان کا مخلوق میں تصرف کیوں ہے ، وغیرہ وغیرہ ۔

1448 - 2

P472

انجاث الغربی فی حل مشکلات ابن العربی

سائز :- 22½×12½ ۔ سطور :- 17 ۔ اوراق :- 1 تا 96 ۔ خط :- شکستہ

کاتب :- شاہ محمد سامع الحق والدین القادری ۔ موضوع :- تصوف ۔ زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا ذنوبنا وصلی علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین ۔

اختتام :- ایں حقیر عاصی الخائف من یوم یوخذ فیہ بالاقدام والنواصی را بخیری جمیل وان لم یکن بذلک القبیل یاد فرما ۔

ترقیمہ :- تمت ہذالرسالۃ المسمی بجانب الغربی فی حل المشکلات الشیخ محی الدین العربی فی رمضان المبارک ۵ تاریخ اسلخ

بخط فقیر الحقیر الراجی الی رحمۃ اللہ القوی شاہ محمد سامع الحق والدین القادری ۔

3

1449

P473

دیوان شاہ جیو

شاہ جیو قادری

سائز :- 12½ × 22½ سطور :- 15

اوراق :- 1 تا 99 کاتب :- نوراللہ

خط :- شکستہ و نستعلیق ۔ خط بدلتا رہتا ہے ۔

کتابت :- بوقت چاشت سہ شنبہ غرہ شعبان مطابق ۴۴ جلوس والا سنہ 1012ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ۔

آغاز :- الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ۔ کہ کار افتادہ باعشق وسبی رو داد مشکلہا ۔

اختتام :- تمام شد کتاب دیوان غزل از تصانیف مولوی شاہ میاں جیو قادری ۔

ترقیمہ :- تمام شد کتاب دیوان غزل از تصنیف مولوی میاں شاہ جیو قادری، بروز سہ شنبہ بوقت چاشت حرہ فقیر از ضعیف العباد نوراللہ بتاریخ غرہ ماہ شعبان المعظم الکرم سنہ ۱۰۱۲ ہجری مطابق سنہ ۴۴ جلوس والا قلمی شد

نوٹ :- "شاہ" تخلص اور کبھی "خدا بیں" تخلص شاعر نے اختیار کیا ہے ۔ اسمیں صفحہ 91 تا 98 رباعیات ہیں ۔ اخیر میں اسی شاعر کے ریختہ اشعار ہیں ۔

1450

P474

سر اکبری (ترجمہ چہار بید)

دارا شکوہ

سائز :- 11 × 8½ سطور :- 17

اوراق :- 1 تا 144 ۔ 149 تا 148

جدول :- 7½ × 6 خط :- نستعلیق

کتابت :- ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۶۳ھ ۔ تالیف :- ۲۲ رمضان سنہ ۱۰۶۶ھ کاتب :- ریش

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد ناقص الطرفین

آغاز :۔ آدم این کلمہ را اود کتب دانستہ جبان مشغول کن کہ ہمیں کلمہ .....

اختتام :۔ وشاید است بداند او شد تمام ۔

نوٹ :۔ یہ اہم نسخہ ہے ۔ کاتب نے ورق ۱۴۳ رب پر لکھا ہے کہ " درمدت شش ماہ آخر روز دوشنبہ بیست ہشتم ماہ رمضان المبارک ۱۱۶۶ھ ہجری در شہر دہلی بر کنار نگمبود باتمام رسانید " یہ بھی لکھا ہے کہ " دریک وقت بیدا پنہاں شدہ بود " حق تعالی درہمین نگمبود ظاہر ساخت " ہمچنان حق تعالی باز درہمیں سرزمین بقدرت کاملہ خود دریں وقت ظاہر گردانیدہ " ۔ یہاں پر اتمام کی تاریخ لکھی ہے ۔ نہم شہر ربیع الاول روز چہارشنبہ ۱۲۳۶ھ ہجری صورت اتمام یافت ۔ ورق ۱۴۴ ر پر کاتب نے اپنے آپکو ساکن سہنوال محلہ اکبرآباد بتایا ہے اور کتابت کی تاریخ ۹ جمادی الاول ۱۲۶۳ھ ہجری بتائی ہے ۔ ورق ۱۴۴ رب سے ۱۴۷ رب تک سوال وجواب ہیں ۔ جنہیں " سوال وجواب داراشکوہ بادشاہ وگورو لعل دیال صاحب " بتایا ہے ۔

1451

رسالہ در احوال خواجہ معین الدین چشتی

P475

سائز :۔ 7½×14½ سطور :۔ 15 اوراق :۔ 18

خط :۔ نستعلیق ۔ موضوع :۔ سیرت ۔ زبان :۔ فارسی ۔

آغاز :۔ الحمدللہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین ۔

اختتام :۔ ومدت عمرایشان ہشتاد وہفت سال بود کہ برحمت حق پیوستہ رحمت اللہ علیہم وعلی ۔۔

نوٹ :۔ اس میں دو رسالے مجلد ہیں ۔ ورق ۱ تا ۱۸ ر رسالہ در احوال خواجہ معین الدین چشتی ہے ۔ اور بعد میں دس ۱۰ اوراق رسالہ چہاردہ خاندان علیہ کے ہیں ۔ کتاب کے پہلے ورق پر یہ تحریر درج ہے ۔ رسالہ دربیان چہاردہ خاندان علیہ و رسالہ در احوال حضرت خواجہ معین الدین چشتی کہ در اجمیر درعہد بہادر شاہ بدست این فقیر رسیدہ ۔ در ۱۱۲۲ھ

1451 - 2

رسالہ در بیان چہاردہ خاندان علیہ

P476

مجہول

سائز :۔ 16 × 20½ ۔ سطور :۔ 19 اوراق :۔ 10 ۔ خط :۔ نستعلیق

کتابت :۔ ۲ شہر شعبان ۱۰۵۲ھ زبان :۔ فارسی موضوع :۔ سلاسل ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ الحمدللہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین بدانکہ ۔

اختتام :۔ ہر کہ بخانوادہ سہروردی پیوستگی دارد او نیز ہمیں روشن وسنداست ۔ تمت تمام شد ۔

ترقیمہ :۔ راقمہ ابو حنیفہ نعمت اللہ امام درگاہ حضرت قطب العالم روز سہ شنبہ وقت اشراق ۲ فی شہر شعبان ۱۰۵۲ھ

1452

زبدۃ الحقائق

P477

ابوالمعالی عین القضاۃ ھمدانی

سائز :۔ 16×26 سطور :۔ 20

جدول :۔ 11X19 اوراق :۔ 127

کتابت :۔ بوقت نماز ظہر ۲ شہر صفر بروز منگل سنہ 951 ھ

کاتب :۔ عبدالرحمن بن شیخ حسینی عرف ھرادتی ۔

خط :۔ نسخ موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ من کلام العارفین والاولیاء قطب الاقطاب والاصفیاء ترجمان الرحمان جلیس قباب السبحان لسان الحق حجۃ الحقیقۃ برھان الطریقۃ استاد الشریعۃ علامۃ العلمآء

اختتام :۔ دکی باشد کہ از رہ بارخود برہیم وہنوز دور راست وارجو کہ عن قریب میسر شود فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم برحمتک یا ارحم الراحمین واللہ بالصواب ۔

نوٹ :۔ اسی کے ساتھ اسکی شرح بھی ہے ۔ اسمیں سرورق ایک مہر ہے جس کے

الفاظ یہ ہیں "الکتاب اسمٰعیل کان صادق کان رسولا" دراصل سورۂ مریم کی آیت ۵۴ ر کے یہ الفاظ ہیں۔ آیت اسطرح ہے :۔ "وذکرفی الکتاب اسمٰعیل نکان صادق الوعد وکان رسولا (۵۴-۱۹) اس کتاب کا مالک غالباً کوئی اسمٰعیل ہوگا جس نے قرآنی آیات کے الفاظ کی مہر بنائی ہے۔ اور اسے اپنے نام کیلئے استعمال کیا ہے۔

1452 - 2

P478

شرحِ زُبدۃ الحقائق۔ یا۔ تمہیدات

شارح ۔ عبدالغفور قادری

سائز :۔ 16×26 ۔ 11½×18½ سطور :۔ 23

اوراق :۔ 129 to 155 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف ۔ زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ بندہ درگاہ قادری عبدالغفور کہ وقت مطالعہ تمہیدات عین القضاۃ ھمدانی مرتب برتمہید دہ اصول بہر مشغول ساختن نفس پیش ازاں کہ ۔

اختتام :۔ درعبارت اند متحد درمقصود بہر تکرار تجلیات واختلاف احوال کاتب ومکتوب ۔

نوٹ :۔ ترجمان السلوک مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ نے مطالعہ تحریری کیساتھ ساتھ بچاس روز میں اسکی شرح لکھی بقول شارح اگر مطالعہ دوم کی نوبت پیش آتی توتشریح اور زیادہ وقیع ہوجاتی ۔ ایک مدّت سے مصنف کے دل میں مکتوبات عین القضاۃ ہمدانی کی شرح کا خیال جاگزیں تھا جنکی تعداد ۶۲ رہے ۔ لیکن تقدیر موافق تدبیر نہ ہوئی لھذا شارح نے اخیر میں (ص 154) ان مکتوبات کی فہرست دے دی ہے ۔

1453 نزہتہ الارواح

P479 دو رسالہ

رکن الدین حسین بن عالم بن ابی الحسن الحسینی

سائز و سطور :- 8cm 11. 14. 8cm

اوراق :- 92

تالیف :- سنہ 710ھ کتابت :- بروز یکشنبہ بوقت نیم پاس روز

موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی

مندرجات :- غزل پیر انصاری مکتوب شیخ احمد قطعہ حاشیہ میں ہے۔

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین علی کل حال

اختتام :- یحرفون الکلم عن موضعہ و یراءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا از حال ایشاں خبر میدہد محفوظ ماند۔

لوٹ :- کتاب ۲۷ ابواب پر مشتمل ہے جسمیں سالک ، مقامات سالک ، حرمت سالک ، تصفیہ دل ، عشق اجتہاد اور نہایت اول طریقت جیسے موضوعات پر اظہار خیال کیا ہے۔ اکثر باب کے اخیر میں مفید مطلب ایک حکایت ہے۔ جو زیادہ تر خود مصنف کے مشاہدہ واردات جہاں بینی پر مبنی ہے۔ فارسی زبان کی عبارت آرائی اور جزات گلستانِ سعدی کی یاد دلاتی ہے۔

مصنف لکھتے ہیں کہ شیخ بایزید بسطامی نے اخیر میں سبحان ما اعظم شانی کہنے سے توبہ کی تھی ان عرض الامنۃ کی متصوفانہ تاویل کی ہے۔ مجنون بن عامری کا ایک عربی شعر نقل کیا ہے۔ بعض ایسے اشارات بھی ملے ہیں کہ مصنف ہندوستان آئے اور ناسازگار حالات کی وجہ سے انہیں غربت اختیار کرنی پڑی۔ کتاب کے آغاز میں نزہتہ الارواح کے شروع کے دو اشعار کی تشریح ہے۔ جو ۶ اوراق میں پھیلی ہوئی ہے۔ سید لطیف بن سید حسین بخاری کے سوال کرنے پر علی محمد بن ابو محمد بن حسین نے لکھی ہے۔

1454

P480

مفتاحِ مخازن یعنی شرحِ کلیدِ مخازن

سیف اللہ و سیف الدین

سائز :- 12×22½ - 7×14½ - سطور :- 13

اوراق :- 130 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی - حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا اما بعد

اختتام :- واکواب جمع کوکب است وآں ابنہ کہ آنرا عروہ وخرطوم نباشد ابارلق جمع ابرلق است وآں انبہ کہ آنرا عروہ وخرطوم باشد -

نوٹ :- شارح کہتے ہیں وہ حضرت محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں اور حضرت انھیں سیف اللہ وسیف الدین کے نام سے یاد کیا کرتے تھے شارح نے وضاحت کی ہے کہ اس نسخہ میں جہاں لفظ حضرت مجرد واقع ہو تو اس سے مراد حضرت غوث العالم محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں - شارح حضرت محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت ظاہری و باطنی کے بھی متحمل ہیں -

٢٠٧

1454 - 2

P481

مونس الحاضرین

مجہول

سائز :- $12 \times 12\frac{1}{2}$ - $7\frac{1}{2} \times 14\frac{1}{2}$ - سطور :- 13

اوراق :- 131 to 140 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی - حالت :- مجلد

آغاز :- الحمدللہ الذی جعل قلوب العارفین مجلیات اسرار الذات والصفات والصلوۃ علی مظہر الاتم بذاتہ وصفاتہ وافعالہ وعلی آلہ الطاہرین -

اختتام :- چوں سالک بمقام تحقق رسد و جمیع حقائق از الہیات وکونیات بر دمتجلی شود اورا محقق می گویند واللہ اعلم بالصواب -

نوٹ :- رسالہ میں اسرار فقیر بیان کئے گئے ہیں - فقیر کے لوازمات کی صراحت ہے - رسالہ چہار فصول پر مرتب ہے - اس ترتیب میں چہار مقام - **ناسوت معکوت** - جبروت ولاہوت - کو ملحوظ رکھا گیا ہے - دوسری فصل میں اسرار شریعت وطریقت کا بیان ہے - تیسری فصل میں اسرار حقیقت کا بیان ہے - چوتھی فصل میں اسرار معرفت - بیان کئے گئے ہیں - پہلی فصل سوال وجواب کے طور پر مرتب کی گئی ہے مثلاً اے فقیر تجھ سے پوچھا جائے کہ قدم فقیر سے کیا مراد ہے تو کہہ کر راہ عشق میں ثابت قدمی وغیرہ وغیرہ -

P482

1455 مکتوبات صدی

مکتوبات شیخ احمد بن یحیی منیری

جامع زین بدر عباسی

سائز :- $12\frac{1}{2} \times 22\frac{1}{2}$ سطور :- 15

اوراق :- 369 جدول :- 7½x17

تالیف :- سنہ 747ھ خط :- نستعلیق

کتابت :- بروز اتوار ۲۲ شوال سورج کے طلوع ہونے کے وقت سنہ 1146ھ

مہر مالک :- الرموز برہان راز اللہ کے موید

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- سپاس بے پایاں وستائش فراوان حضرت پاک خداوندے را کہ دلہائے عارفاں را بانوار

مشاہدہ جمال بکمال ومکاشفہ جلال لایزال آراستہ گردانید

اختتام :- مجاہدہ وریاضت راخلل افتد سبب ایں ثمر سانند نہ آنکہ حرام میدارند ازاں سبب نمی رسانند۔

نوٹ :- شیخ احمد بن یحییٰ منیری کے بعد یہ عربی عبارت ہے " متع اللہ المسلمین بطول بقائہ وادام علی المؤمنین نعمۃ لقائہ " اس سے پتہ چلتا ہے کہ جامع نے یہ کام جو شیخ کی زندگی میں کیا ہے۔

جامع کہتے ہیں کہ حاکم قصبہ جوسہ قاضی شمس الدین، شیخ کے مریدوں میں سے ایک ہیں۔ لیکن مصروفیات کی وجہ سے خدمت شیخ میں حاضری کا موقع کم ہی میسر آتا ہے۔ انہوں نے گذارش کی کہ علم سلوک کے بارے میں خود ان کی فہم متحمل ہو سکے۔ اسطرح حضرت کچھ نہ کچھ وقتاً فوقتاً تحریر بھیجتے رہیں۔ لہٰذا انکی اس التماس کو منظور کرتے ہوئے یہ " ۱۰۰ " خطوط پر مشتمل نسخہ ہے جسمیں سالکین کے مقامات، مراتب، مریدوں کے احوال ومعاملات، توبہ ارادات، توحید معرفت، عشق ومحبت، گردش و روش، کشش وکوشش، بندہ ہونا، بندگی کرنا، تجرید وتفرید، سلامتی وملامتی، شیخی ومریدی وغیرہ ہر اس نکتہ پر اظہار خیال ہے۔ جسکی ایک سالک کو ضرورت پیش آتی ہے۔ ہمارے یہ خطوط 747ھ میں لکھے گئے

ہیں ۔ اس مجموعہ کو اس وقت موجود خادموں نے استنساخ اور اسکو موجودہ ترتیب دی

اس میں سو مکتوبات ہیں ۔

اس میں حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے ملفوظات بھی شامل ہیں ۔ جن کا تعلق

۱۵ رشعبان 949 ھ سے لیکر آخر ماہ شوال 751 ھ تک ہے ۔ ان کو 50

مجالس میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ یہ آخر میں ہے ۔ ایک رسالہ حاشیہ میں ہے یہ
آخر میں ورق ۲۵۸ سے ۲۶۹ تک ہے

1456

شرح مثنوی مولانا روم (دفتر اوّل) P483

شارحین ، سید میر حسین ، و ، عبدالفتاح العسکری

سائز :- 12½ × 24 ۔ سطور :- 25

اوراق :- 1 to 178 ۔ خط :- نستعلیق خط بدلتا رہتا ہے ۔

موضوع :- تصوف ۔ زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد

آغاز :- بر آئینہ بر آرای زاھرہ ارباب قلوب طاہرہ کرمستکشفان اسرار بدیع فطرت ۔۔۔

اختتام :- این سخن پایان ندارد تیز رانی تا نمانم ارقطار کاروانی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۔

نوٹ :- پہلے پندرہ اوراق تک شارح نے عالمانہ مقدمہ لکھا ہے اسکے بعد شرح شروع ہوتی ہے۔
۱۱۵۶ کی ایک مہر ہے ۔

1456 - 2

مفتاح المعانی :- دفتر اوّل :- P484

ھدایت اللہ

سائز :- 12½ × 24 سطور :- 25

اوراق :- 179 to 281 خط :- نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی === حالت :۔ مجلد ۔ ناقص الآخر ۔

آغاز :۔ حمد و ستائش ذاتی راکہ بمقتضائے احببت ان اعرف فخلقت الخلق بجہت عرفان خود

اختتام :۔ حیف صد حیف کہ عمر ضایع کردی و با یار با دفا ۔

نوٹ :۔ سید عبدالفتاح العسکری الحسینی الاحمد الباری کے ایک مرید خاص جناب ہدایۃ اللہ نے دیکھا کہ ان کے پیر و مرشد نے نکات دقیقہ و عبارات ابیقہ کی شرح کے طور پر کچھ حاشیہ ادھر اُدھر لکھا ہے ۔ انہوں نے صاحب شرح کی اجازت سے اس کو مدون کیا ۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ شرح ان کی دُرِّ مکنون کے علاوہ ہے ۔ یہ شرح آخر میں ناقص ہے ۔

1457

P485

شرح رُباعیات

مجہول

سائز :۔ 12½×22 سطور :۔ 17

اوراق :۔ 33 جدول :۔ 8×12

مہر و مالک :۔ محمد انوار اللہ ابن عبدالفتاح ۔ زبان :۔ فارسی

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ حمد الا لہٗ ہو المحمد حقیق ٭ در بحر نوالش ہمہ ذرات غریق

اختتام :۔ جامی کہ نہ مرد خانقاہست و نہ دیر ٭ نی باخبر از وقفہ نہ آگاہ زیر ہم فاتحہ و ہم خاتمہ اش جملہ توئی ۔ فافتح بالخیر واختم بالخیر

نوٹ :۔ اس کا ایک اور نسخہ اسی کتب خانہ میں ہے۔ دیکھئے ۳/۸

تصوف کے رموز و اسرار سے متعلق خود اپنی ۴۴ رباعیات کی جامی نے خود شرح کی ہے۔ اپنی رباعیات کی بہتر وضاحت کیلئے جامی اور دوسرے صوفیائے کرام و اکابرین کے اقوال کا سہارا بھی لیا ہے۔ اسمیں خاص طور پر اثبات وحدت وجود تنزلات بمراتب شہود اور اسکے درک کی کیفیت جامی نے اپنے کشف و عرفان کے مطابق کی ہے۔ شارح کہتے ہیں کہ میں نے ان رباعیات کو جو سعدالدین کاشغری کی ہیں اپنے بعض احباب کے بار بار اصرار کرنے پر لکھیں ہیں۔ اس کا دوسرا نسخہ ۴=۴۷/۱۴۱ پر ہے۔

1457 - 2

P486

مثنوی گنج و طلسم

سید نعمت اللہ بنگالی

سائز :۔ 12½ × 22 ۔ 7½ × 14½ ـــــ سطور :۔ 15

اوراق :۔ 34 to 44 کتابت :۔ 1081 ھ ۔ خط :۔ نستعلیق

مقام کتابت :۔ اکبرآباد ۔ موضوع :۔ اخلاق و تصوف ۔ زبان :۔ فارسی ۔ حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ ای دادہ بجسم آدمی جاں ∴ گنجی بطلسم کردہ پنہاں

اختتام :۔ بیغم ہمہ عمر شاد کردی ∴ درویش غنی نہاد کردی

ترقیمہ :۔ تمام نسخہ گنج و طلسم در اکبرآباد شہر رمضان المبارک ۱۰۸۱ھ

نوٹ :۔ پروردگار عالم نے آدم کے جسم میں جان رکھدی ہے گویا ایک خزانے کو طلسم کے ذریعہ پوشیدہ کردیا ہے۔ دیدہ حیران کی طلسم کیوجہ سے اس گنج تک رسائی نہیں ہوتی جب یہ طلسم ٹوٹے گا تب جاکر یہ پوشیدہ خزانہ نظر آئیگا۔ اس محنت کدہ میں جہاں کسی کے ہاتھ میں ایک انار آتا ہے تو مٹھی دانا اب تک ساتھ میں لیکر آتا ہے۔ بلبل رات سے لیکر سحر تک گل کیلئے آہ و فغاں کرتی رہتی ہے۔ اور صبح اس گل کا گلاب بنا دیا جاتا ہے۔

ایسے جہاں میں نعت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکی اتباع کے سوا جائز نہیں۔ نفس صابر کو شکار کرنا بڑا کارنامہ ہوگا۔ نفس مثال سانپ افسوں زدہ ہے۔ خدمت اہل اللہ، طہارت بیروں وتصفیہ باطن سے انسان کو خلوت نشینی میسر آتی ہے۔ نفس کیمیائے احسان سے بھی نہیں ہوتا۔ تسبیح و ذکر واخلاص سے دل کو معمور رکھنا چاہیئے۔ دنیا قطب وابدال وغوث واوتاد وغیرہ کے دم سے قائم ہے۔ غبار خویش سے فارغ ہوگا تو اپنے آپ کو پالیگا۔ اور پتہ چلیگا کہ کیسے کیسے خزانے ہاتھ لگے ہیں۔ اور کیسے کیسے طلسم ٹوٹے ہیں۔

1457 - 3

P487

شرحِ کلیدِ مخازن

مجھول

سائز :- 12½×22 . 7×14 سطور :- 13

اوراق :- 49 to 282 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی — حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد قال حضرت غوث الثقلین شیخ محمد غوث۔

اختتام :- گاہ درلباسِ امکان تماشا صورت خود کندگاہ در پرورده دجوب بجمال خود عشق بازد۔

1458

تبصرۃ المُبتدِی وتذکِرۃ المنتہی

P488

مجہول

سائز :- 15½×23½ سطور :- 15

اوراق :- 1 تا 38 مہر :- پڑھی نہیں جاتی ہے ۔

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

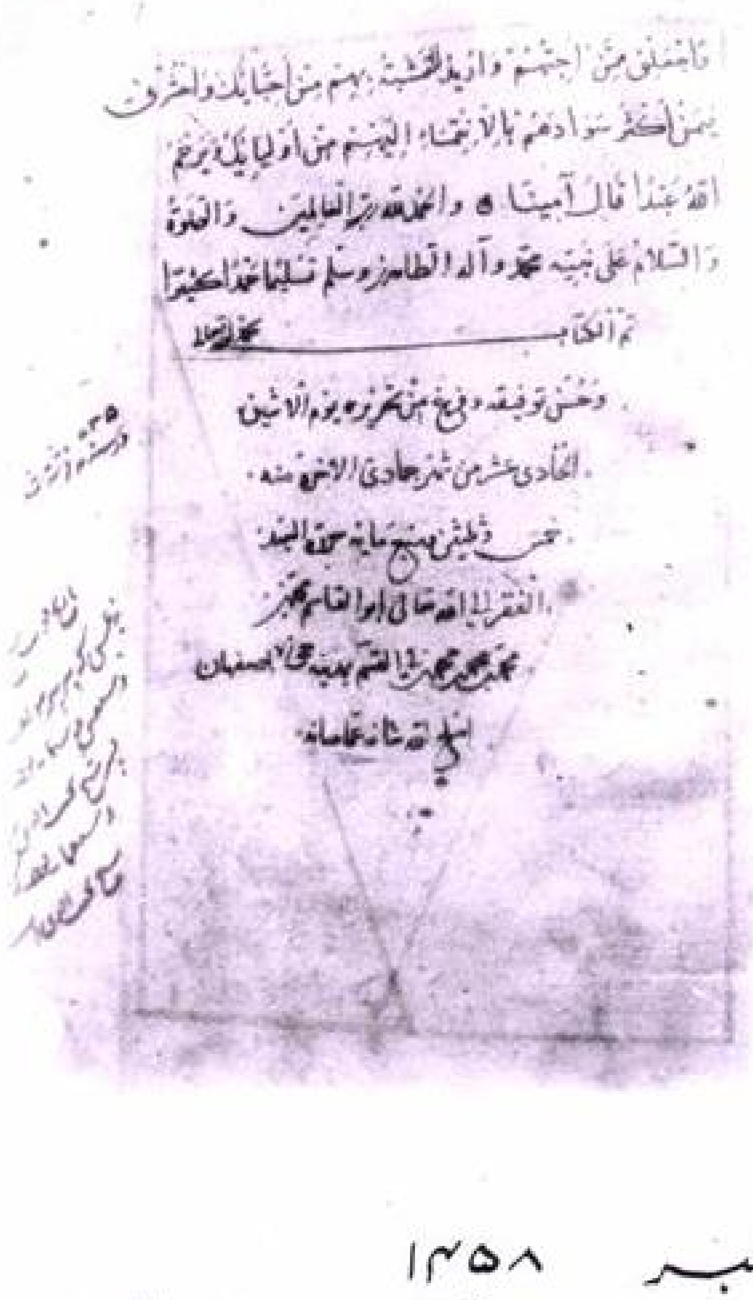
آغاز :- سزاوار ثنا حضرت جلال احدیت راست

اختتام :- برخاک درش چو سرنہی سرداران از خاک در تو تاج تارک دارند

نوٹ :-

یہ کتاب ایک مقدمہ اور تین مصباح پر مشتمل ہے ۔ معرفت اور ہر مصباح چند ابواب پر ۔ صفہ 4 معرفت آفریدگار تعالی جدہ اسکی ذات وصفات وافعال احکال و خواص ۔ و طور ولایت ، و نبوت ، معرفت لقائے روح انسانی وغیرہ کا بیان ہے ۔





مخطوطہ نمبر ۱۴۵۸

مشہور عربی کتاب "عوارف المعارف" کا قدیم ترین

فارسی ترجمہ مکتوبہ ۶۳۵ھ بہ شہر اصفہان

1458 - 2

P489

مِصباحُ الہدایۃ و مفتاحُ الکِفایۃ

محمود بن علی کاشانی

سائز :- 15½×23½ - جدول :- 10½×17½ - سطور :- 15

اوراق :- 278 کتابت :- یوم الاثنین ۲۱ جمادی الآخر 735ھ

مقامِ کتابت :- اصفہان اور مدینہ کاتب :- ابوالقاسم محمد بن محمد بن محمد بن ابی القاسم

مہرومالک :- عنایت اللہ 1064 خط :- نسخ - زبان :- فارسی - موضوع :- تصوف۔

آغاز :- حمدی کہ لمعات صدق ونفحات اخلاص آں دیدہ جاں رامنور و دماغ دل رامعطر دارد۔۔

اختتام :- الحمدللہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ محمد والہ الطاہرین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

ترقیمہ :- تم الکتاب بحمداللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ وفرغ من تحریر یوم الاثنین الحادی عشرین شہر جمادی الآخر سنہ خمس وثلثین وسبع مایہ حررہ العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ ابوالقاسم محمد بن محمد بن محمد ی القسم بمدینۃ جی اصفہان اصلحہ اللہ شانہ ۔ عما صانہ۔

نوٹ :- مؤلف کے پیرو مرشد شیخ نجیب الدین کی سن وفات ۶۷۸ھ تھی اور شیخ نجیب الدین کے صاحبزادے جو اِن کے مرید تھے انکی سن وفات ۷۶۶ھ تھی یہ عبارت فارسی میں آخر میں نقل ہے۔ عنایت اللہ اس نسخہ کو دارالخلافہ شاہجہاں آباد سے ۱۰۶۴ھ میں خریدا تھا۔

1459

P490

مخزنِ جواہرِ اسرار فی حلّ غوامض جواہر الشطّار

عبدالنبی العثمانی الشطاری

سائز :- 13×22 سطور :- 15

اوراق :- 1 to 111 کتابت :- ۵ ذی الحجہ 1002ھ

مقامِ کتابت :- دارالخلافہ آگرہ ـــ کاتب :- عبداللہ بن شیخ عبداللہ

خط :- نسخ خط بدلتا رہتا ہے۔

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی حالت :- مجلد۔ اوراق الگ ہونے لگے۔

آغاز :- مونس جان بخش زلطف کریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اختتام :- ان اللہ مع الذین اتقوا و ان اللہ مع المحسنین۔

ترقیمہ :-

نوٹ :- اسکی کتابت شارح کی زندگی میں ہوئی ہے۔ چونکہ ان کے نام کیساتھ سلمہ اللہ تعالیٰ لکھا ہوا ہے، شارح رقم طراز ہیں کہ یہ جواہر خمسہ محمد غوث گوالیاری کی شرح ہے۔ جو دراصل مسائل مشرب شطار اور حل غوامص جواہر شطار کے مترادف ہے۔ بعض لوگ عناد کی بنا پر اور بعض نافہمی کیوجہ سے جواہر خمسہ پر اعتراض کر رہے تھے۔ اور حضرت مصنف کے کسی مرید و اصحاب نے آج تک اسکی شرح نہ لکھی تھی۔ لہٰذا شارح نے اپنے مرشد حضرت محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا۔ اور مہاجر حرمین حضرت عبداللہ صوفی الشطاری کی بارگاہ میں روئے۔ لبصد نیاز اپنا ارادہ ظاہر کیا۔

حضرت عبداللہ صوفی غالباً حضرت محمد غوث گوالیاری کے صاحبزادے تھے۔ اور حاجیٔ حرمین زائر قبلتین الکریمتین سے پتہ چلتا ہے کہ اسطرح آپ نے حج ادا کیا ہوگا۔

حضرت محمد غوث گوالیاری کے لئے مدحیہ جملہ اس طرح ہیں۔ افاض علینا سحایت منوضا وارسل الینا نسایم فتوحا۔ واذا قناجوعۃ من جام لوالہ واذقنا کثر من ماشد ۃ افضالہ۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شرح لکھتے وقت مصنف لقید حیات تھے۔

شارح جواہر خمسہ اپنے مرشد اور پیر حضرت عبداللہ صوفی سے پڑھی تھی۔ قرارت کیوقت جو نکات دقیقہ و عبارات انیعہ اپنے مرشد کی زبان سے نکلے انہیں بلا کم و بیش ضبط تحریر میں لے آئے۔ اور "آنچہ استاذ ازل گفت می گویم"، اس شرح کو مرتب کیا۔

نیز ہر عبارت کیلئے امام غزالی۔ نسفی، ابن العربی۔ اوران متبعین مثلاً۔ عراقی۔ مغربی۔ سادات حسینی اور شارحان نصوص الحکم۔ مثلاً المولی الکاشی۔ جامی۔ محقق یزدی۔ شیخ نعمت اللہ وغیرہ سے استعاد کیا ہے۔

شرح جوہر چہارم سے شروع ہوتی ہے۔ جو مشرب شطار سے متعلق ہے۔

صہ 5 پانچواں جوہر در اشغال ورثہ الحق صہ 87 سے شروع ہوتا ہے۔

اس کتاب کے کاتب اور مالک مذکور شیخ امین الدین عبداللہ موفی الشطاری کے صاحبزادے عبیداللہ ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کسی اور کاتب نے حاشیہ میں جگہ جگہ مزید وضاحتی اقتباسات نقل کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ منہ عفی عنہ

1459 - 2

کشف الانوار شرح جواہر اسرار

P491

عبدالنبی العثمانی الشطاری

سائز:- 13×22 سطور:- 13

اوراق:- 1 to 86 خط:- نسخ

موضوع:- تصوف زبان:- فارسی — حالت:- مجلد

آغاز:- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و منک العون فی الابتدا والانتہا یا کریم۔

اختتام:- واحفظنا من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا بحرمۃ النبی الامی الامین والہ الطیبین واصحابہ الطاہرین اجمعین۔

نوٹ:- کتاب جواہر خمسہ کی تیسری کتاب کے بعض حصے محتاج شرح ہیں۔ بعض احباب اور اصحاب نے شارح سے اصرار کیا کہ آپ نے جسطرح جواہر خمسہ کے چوتھے اور پانچویں

جوہر کی شرح لکھی اسی طرح تیسرے جوہر پر بھی شرح لکھے ۔ اپنے پیر و مرشد حضرت امین الدین شیخ عبداللہ صوفی سے مسموعات کو ضبط تحریر میں لائے ہیں ۔

کاتب نے حاشیہ میں مخزن الدعوۃ اور شارح کے مزید وضاحتی اقوال منہ عفی عنہ کہکر نقل کیۓ ہیں ۔

1460

P492

اَسماء الاَسرار

مجهول

سائز :-	$13\frac{1}{2} \times 22\frac{1}{2}$	سطور :-	17
اوراق :-	1 تا 10	خط :-	نسخ
موضوع :-	تصوف	زبان :-	فارسی
حالت :-	مجلد		

آغاز :- الحمد للہ خالق اللیل والنہار وجاعل الظلمات والانوار والصلوٰۃ علی محمد رسول اللہ المختار وعلی عترت الاطہار ۔

اختتام :- شیطانیت عبارت از بعد است بیچارہ غوکی کہ در دریا است اگر سر برآورد ازو بدور رود آنگا ...

نوٹ :- مصنف شدید بیمار ہوئے ۔ موت کا خدشہ ہوگیا تھا لیکن خدائے تعالیٰ نے صحت بخشی ۔ مصنف کو غزل لکھنے کا خیال ہوا ۔ اس پر لاحول پڑھی اور شفایائے الٰہیات کے رخ سے نقاب اٹھانے کی غرض سے سمر لکھنے کو ترجیح دی ۔ اس بات کی وضاحت کردی کہ جو کچھ ان کو بزرگوں سے ملا ہے اسکو بلا کمی وبیشی منقول کیا ہے ۔...... اسمیں تیسرا اسمر ناقص ہے ۔

1460 – 2

P493

رسالہ غوثیہ

ولی ملوک شاہ الصدیقی القادری الجرتھاولی

سائز :- 13½ × 22½ سطور :-

اوراق :- 1 to 52 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد جلد الگ ہونے لگی ہے ۔ 1404 پرایک اورنسخہ

آغاز :- حمد بے حد وثنائے بے عدد مرحضرتش راکہ حقیقت انسان آئینہ مظہر ذات وصفات جلال وجمال ویراست ۔

اختتام :- اللھم ارزقنا ھذہ الصلوٰۃ بحق محمدن المحبوب وآلہ المسعود وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین الطیبین الطاھرین برحمتک یاارحم الراحمین ۔

نوٹ :- حضرت غوث الاعظم دستگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس رسالے کو ان کے کسی مرید مسمی بہ ولی ملوک شاہ الصدیقی نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے ۔ مترجم خود شاعر بھی ہیں ۔ اپنے اشعار بھی نقل کئے ہیں ۔ اپنے مرشد کے مرتبہ محبوبی کا مفصل ذکر ہے ۔ اذ ثم الغفر فھو اللہ کی تشریح یہ ہے ۔ خدا نے حضرت غوث الاعظم سے کلام کیا اور حضرت نے اللہ سے باتیں کیں اسی کا یہ ترجمہ ہے ۔ پہلے ورق پر غزل سلمی درج ہے ۔

1461

P494

! لوائح !

جامی

سائز :- 14 × 23½ سطور :- 23

اوراق :- 11 تا 1 - خط :- نستعلیق

کاتب :- رشید ابن شیخ الاولیآء

کتابت :- ۵ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۹ھ - موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد - دوسری جلد

آغاز :- لا احصی ثنا علیک . کیف وکل ثناء یعود الیک . جل عن ثنائی جناب قدسک - انت کما اثنیت علی نفسک .

اختتام :- ہم فاتحہ ہم خاتمہ اش جملہ توئی - فافتح بالخیر یارب واختم بالخیر .

1461-2

اشعۃ اللمعات مفرح اللمعات

P495

جامی

سائز :- 14×23½ سطور :- 22

اوراق :- 70 تا 13 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی — حالت :- مجلد

آغاز :- لولا لمعات برق نور القوم من نحوحی الجود وحی الکرام من یخرجنا من الظلمات العدم ادیعصمنا .

اختتام :- واذ قال اتممنہ قدیرا بما قال تاریخ اتمامہ .

نوٹ :- شارح فرماتے ہیں عراقی نے صدر الدین محمد قونوی سے استفادہ کیا تھا .
اور حقائق فصوص الحکم ان سے سنے تھے اور ان کی لمعات انہی کی صحبت کا ثمرہ ہیں .
لیکن بعض اہل تقلید نے اسی کتاب کی تردید کی ہے . لیکن صاحب نے جنکا نام

اسی عبارت میں پوشیدہ ہے ۔

" اجل اخوان الصفاء واعز خلان الوفا سیرۃ اللہ تعالیٰ علی سیرۃ الوفاء " نے شارح سے اصرار کیا کہ وہ اسکی شرح لکھیں ۔ شارح نے دیکھا کہ متون لمعات میں بہت فرق ہے اور بعض متن تو طریق صواب سے منحرف پائے گئے ۔ اکثر و بیشتر شروح کا مطالعہ کیا کسی سے تشفی نہ ہوئی لہٰذا خود نے بعض تصحیح عبارات اور توضیح اشارات اس کی یہ شرح لکھی ۔

1462

P496

ظفرنامہ

بزرجمہر و ارسطاطلیس

سائز :۔ 13×22½ سطور :۔ 13

اوراق :۔ 1 to 7 خط :۔ نستعلیق

کتابت :۔ ۲۹ ربیع الاول ___ کاتب :۔ مقصود بیگ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین بدانکہ آوردہ اند روزی نوشیرواں عادل

اختتام :۔ بزرجمہر راکہ وزیر او بود گفت من احب الشیئ اکثر ذکرہ

نوٹ :۔ نوشیرواں نے بزرجمہر کو ایک ایسی کتاب تصنیف کرنے کا حکم دیا جو بڑی بھی ہو اور چھوٹی بھی آسان بھی ہو اور مشکل بھی دنیا اور آخرت دونوں کے کام آئے ۔ بزرجمہر ارسطاطلیس کے پاس پہنچا اور اپنی پریشانی کا ذکر کیا ۔ ارسطاطلیس

نے کہا۔ یہ چند سوال ہیں جو بادشاہ کی کسوٹی پر پورے اتریں گے۔ سات دن تک یہی معمول رہا۔ بزرجمہر نے سوال کئے اور ارسطاطلیس نے جواب دئے اور کتاب تیار ہو گئی۔

1462 - 2

P497

شغلِ طوبیٰ

خان محمد بن ولی محمد

سائز :۔	13×22½	سطور :۔	11
اوراق :۔	92 تا 9	جدول :۔	8×15
خط :۔	نسخ	موضوع :۔	تصوف
زبان :۔	فارسی	حالت :۔	مجلد

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ ھادینا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد می گوید بندہ کمینہ درگاہ الٰہی جامع عصیان خان محمد بن ولی محمد نبیرۂ شاہ غزنی منجشاہی۔

اختتام :۔ وباقی تصورات نیز ہمی چنیں فضیلت دارد فافہم والسلام

نوٹ :۔ مصنف شاہ غزنی منجشاہی کے نبیرہ تھے۔ مصنف نے خدا سے التجا کی کہ مجھے ایسا شغل عطا ہو کہ جو آسان ہو۔ تیرے نزدیک۔ جسکا ثواب افضل ہو۔ تمام مخلوق کے کام آئے۔ بغرض ترک دنیا۔ پس یہ القا ہوا کہ ان سات تصورات پر مداومت کیا کرد۔ مصنف نے اسکو چہار مصرع میں تقسیم کرکے اسکا نام شغل طوبی اس لئے رکھا کہ درخت طوبی جامع ثمرات ہے اسکی شاخیں تمام بہشتیوں کے گھر میں ہونگی۔

اس طرح یہ شغل جامع فوائد ہے ......انما الاعمال بالنیات۔ پہلا تصور ہے۔

جگہ جگہ ہندی دوہرے بھی ہیں ۔ مختلف قسم کی نیتوں کا ذکر ہے ۔ نیت کرنے کا فائدہ بتایا گیا ہے ۔ مثلاً عطر لگانے یا سرمہ لگانے کی نیت ۔ دوسرا نسخہ[5] 1461 پر ہے۔

1463

شرحِ رباعیاتِ جامی

P498

جامی

سائز :- 15 × 21½ سطور :- 15

اوراق :- 35 تا 1 کاتب :- یار محمد یوسف زئی

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

مہر و مالک :- قاضی سید محمد نور الدین حسین بحروچ ۔ مولوی نور محمد بن الشیخ احمد ۔ (اول ما خلق اللہ نور محمد)

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- حمد الالہ ہو با محمد حقیق ؛ در بحر نوالش ہمہ ذرات غریق

اختتام :- ہم فاتحہ ، ہم خاتمہ اش جملہ توئی ؛ فافتح بالخیر رب واختم بالخیر ۔

نوٹ :- اس میں خود جامی نے اپنی ہی تقریباً ۴۸ رباعیات کی شرح کی ہے ۔ اثبات وحدت وجود ۔ تنزلات مراتب شہود وغیرہ سے تعلق ان رباعیات میں بقول مصنف دامن نظم و قافیہ تنگ نظر آیا ۔ نثر میں اظہار کیلئے زبان وسعت نظر آئی ۔ اپنی رباعیوں کی منثور شرح لکھی ۔

1463 - 2

شرحِ قصیدہ خمریہ فارضیہ

P499

مجہول

سائز :- 15 × 21½ سطور :- 15

اوراق :- 1 to 44 کاتب :- یار محمد یوسف زئی

مہر و مالک :- مولوی نور محمد بن الشیخ احمد :- اول ما خلق اللہ نور محمد ۱۲۳۲

خط :- نستعلیق . موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- رب انعمت فزد سبحانہ من جمیل لیس لوجہ نقاب الا لنور ولا لجمالہ حجاب الا الظہور .

اختتام :- خواہم کہ شود صحیفہ عمر مرا بر باد تو ختم شد بریں ختم سخن

نوٹ :- شرف الدین ابو حفص عمر بن علی اسعدی المعروف بابن فارض المصری کے قصیدہ خمریہ کی شرح ہے شارح نے پہلے چودہ صفحات تک صوفیاء کرام کی بعض اصطلاحات کو بصراحت واضح کیا ہے تاکہ شراب محبت سے لبریز اس قصیدہ سے انسان محظوظ ہو سکے .

غالباً اس کے شارح بھی جامی ہیں . حالانکہ مخطوطہ میں کہیں ایسا مذکور نہیں . واللہ اعلم بالصواب .

1464

مثنوی مولانا روم

P500

مولانا جلال الدین رومی

سائز :- 19 × 32 سطور :- 22

اوراق :- 1 to 151 کاتب :- رحمت اللہ

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- بشنو از نی چوں حکایت میکند ✣ واز جدا ئیہا شکایت میکند

اختتام :- گر تو خواہی باقی ایں گفتگو ✣ اے اخی در دفتر چہارم بجو

نوٹ :- اس نسخہ میں مثنوی کے تین دفتر اول ، دوم ، سوم شامل ہیں۔
ورق ۱۵۲ سے لطائف اللغات مجلد ہے ۔

1464 - 2

P501

لطائفُ اللّغاتُ

عبد اللطیف بن عبد اللہ العباسی

سائز :- 19×32 سطور :- 19

اوراق :- 153×317 کتابت :- غرہ صفر 1101ھ

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- ایں فرہنگ است مشتمل بر حل لغات غریبہ عربیہ والفاظ عجیبہ عجمیہ مثنوی مولوی رومی

اختتام :- یوفی بمعنی یافہ گوئی یعنی بے ہودہ گوئی

نوٹ :- مصنف نے قاموس ، صراح ، کنز اللغۃ ، فرہنگ میر جمال الدین حسین انجو مسمیٰ بفرہنگ جہانگیری ، (حوالہ منتخب لغات پر مبنی ہے ۔) کشف اللغات ۔ شیخ عبد الرحیم سور بھاری ، مدار الافاضل شیخ الہ داد سرہندی ۔ شرح اصطلاحات صوفیہ شیخ ابن عطار شیخ عبد الرزاق کاشی ۔ اور مثنوی کی بعض ایسی متفرق لغات مثنوی جو ارباب تحقیق نے بارہ سال کی مدت کی عرق ریزی کے بعد تیار کی تھیں ۔ سے استفادہ کر کے یہ لغات لکھی ۔ پہلے حرف کو باب اور آخری حرف کو اسمیں فصل کہا گیا ہے ۔ اور فارسی ، عربی ، ترکی ، سریانی ، عربی

فارسی۔ ترکی فارسی، فارسی ہندی۔ عربی فارسی، کے الفاظ کی علامتیں مقرر کیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسی فرہنگ میں بعض ایسے الفاظ بھی شامل ہوں جو نسخۂ تا نسخہ مثنوی میں نہ پائے جائیں۔ ایک لفظ کئی معنی میں بھی مستعمل ہوسکتا ہے۔ اگرچہ مثنوی میں اسکے صرف معنی مقصود ہیں۔ تاہم وہ تمام معانی درج کیے ہیں۔ مؤلف نے اپنے آپ کو محض ناقل اور راوی کہا ہے۔ اس لیے اس کو لغات قاموس وصراح کا درجہ نہ دیا جائے۔ وہ کہتے ہیں مولانا ابراہیم دہلوی نے اس نسخہ کی تدوین میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

1465

P502

ترجمہ فتوح الغیب

شرف الدین عیسی ابن شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رح

کے ایک عزیز

سائز :۔ 12×23 سطور :۔ —

اوراق :۔ 12 تا 1 خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ کتاب فتوح الغیب مشتمل بر کلمات قدسی آیات و مقامات عالیات حضرت غوث الثقلین قطب الکونین شیخ السموٰت والارضین۔

اختتام :۔ وما سیفتح علیہ فیکثیرا انشاء اللہ تبارک و تعالیٰ

نوٹ :۔ حضرت محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی کے فرزند بزرگوار شرف الدین عیسی نے اسکو جمع کیا تھا اور حضرت ہی کے ایک عزیز نے اسکا فارسی ترجمہ کیا تھا۔ مترجم نے اصل نسخہ میں لکھا تھا کہ اس کتاب شریف کو میں نے فارسی میں نقل کیا یہ نسخہ نہایت کہنہ

تھا۔ اور حضرت شرف الدین عیسیٰ کے خط میں تھا ۔ جو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند بزرگوار ہیں ۔ اور حضرت غوث الاعظم کی حیات طیبہ کے دوران ہی اسکی کتابت ہوئی تھی ۔ اسکے اخیر میں یہ لکھا ہوا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ اس نسخہ کو میں نے اس نسخہ سے نقل کیا جو حضرت غوث الاعظم کے صاحب زادے کے خط میں تھا ۔ (۲۵ رصفر ۵۵۵ھ) اور اس کتاب کے مصنف ابو محمد محی الدین سید عبدالقادر بن ابی صالح الجیلی بروز سنیچر ۱۸ ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں واصل بحق ہوئے ۔ آپکی ولادت باسعادت ۴۸۱ھ میں ہوئی تھی ۔

1465 - 2

P503

اَسرارُ الاَولیاء

ملفوظات حضرت شیخ بابا فریدالدین

بدرالدین اسحاق

سائز :۔	12×23	سطور :۔	17
اوراق :۔	13 to 34	خط :۔	نسخ
موضوع :۔	تصوف	زبان :۔	فارسی
حالت :۔	مجلد		

آغاز :۔ الحمدللہ نور قلوب العارفین بنور معرفتہ وفضل احوال المحقیقین علی العالمین بکمال فضلہ وحکمتہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ ونبیہ

اختتام :۔ ہر دری کہ از لفظ مبارک ایشان شنیدہ خواہد شد آں بنسبتہ خواہد آمد انشاءاللہ

نوٹ :۔ بدرالدین اسحاق کو حضرت فریدالدین کی پابوسی کی سعادت نصیب ہوئی ۔ اسی وقت بیعت ہونے کا شرف عطا کیا گیا اور کلاہ چہار ترکی بھی عطا ہوئی ۔ فصل اوّل میں لکھا ہے کہ دوشنبہ در شعبان ۹۳۱ھ میں دولت پابوسی نصیب ہوئی تقریباً

بھی زمانہ اسکی تالیف کا بھی ہوا ہے یہ کتاب ۲۲ فصول پر مشتمل ہے ۔ اسرار عشق ذکر متعبدان ذکر خدمت و آداب بزرگان ذکر فضیلت سورۂ اخلاص ۔ ذکر خوف حق و توکل ۔ حسن عقیدت مرید ۔ بزرگوں کے ہاتھ کا چومنا ذکر کشف و کرامات ذکر رنج و محنت و مشقت وغیرہ کا بیان ہے ۔

ترقیمہ :۔ تمت ہذا الملفو بندگی شیخ حضرت شیخ المشائخ والاولیا رقدوۃ المحققین شیخ الاسلام المسلمین شیخ فرید الحق والشرع والدین قدس اللہ سرہ العزیز ۔

بحر الحقائق

1465-3 P504

حضرت قطب الدین اوشی (بختیار کاکی رح)

سائز :۔ 12×23 سطور :۔ 17

اوراق :۔ 35 تا 72 خط :۔ نسخ

مہر و مالک :۔ حافظ عبد الکریم ولد عبد الرحیم

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ ایں فقیر حقیر قطب الدین اوشی سگ کرکین درگاہ شیخ معین الحق والشرع والحقیقۃ والدین ایں فقیر می خواہد کہ چند جواہر جمع کند ۔

اختتام :۔ ہر یک حور آنجا دیدم و شمار کردم یک یک جنس بودند و ناصد سال خانہ آں صوفی ماندم ۔

نوٹ :۔ خلوت میں سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت قطب الدین کو حکم دیا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے ہر ایک لفظ کو لکھ لیا کرو امتثالا للامر آپ نے مرشد کے ملفوظات کو جمع کیا ہے ۔

1466 - 2

P505

اشعار

مولانا زمانی

سائز :- $9\frac{1}{2} \times 17\frac{1}{2}$ ۔ سطروں کی تعداد یکساں نہیں ہے ۔

اوراق :- 104 تا 96 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- بدرون ماقدم نہ بہ تفرج معانی

اختتام :- نیم شب آواز درمیفروشی

نوٹ :- مولانا زمانی کے نام کیساتھ کاتب نے سلمہ لکھا ہے ۔ معلوم ہوا ان اشعار کی کتابت انکی حین حیات ہوئی ہے ۔

1466 - 3

P506

رُباعیاتِ شاہ سُبحانؔ

شاہ سبحان

سائز :- $9\frac{1}{2} \times 17\frac{1}{2}$ سطور :-

اوراق :- 110 تا 105 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- در قدرتِ حق نظارہ کردن چہ خوش است ؛ وز مردم بدکنارہ کردن چہ خوش است

اختتام :- بر ما ہمہ آں رود کہ اورا شاید ؛ در مملکت آں رود کہ سا فرمانیم

نوٹ :- تقریباً ۵۰ رباعیات درج ہیں۔

1466

P507

شرح گلشن راز

محمد بن صفر شروانی

سائز :- 9½×17½ سطور :- 15

اوراق :- 95 تالیف :- 887ھ

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- شکر و سپاس حضرت احدیت را که محبوسان ظلمت آباد وجود علمی را بیک کرشمه که باطن نمود ...

اختتام :- بحق من لا نبی بعدی والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔

نوٹ :- شارح نے گلشن راز کا مطالعہ کیا تو کتاب کے اکثر الفاظ اہل کشف کے قاعدے اور اصطلاح کے مطابق پایا۔ انہیں مصطلحات کی توضیح ضروری سمجھی گئی۔

1467

P508

نفائس الارقام

محمد دھدا

سائز :- 12×22½ سطور :- 12

اوراق :- 1 to 34 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- ثنا و ستایش مر خداوندی راکہ دلیل است ذات او بر ذات او و منزہ ات از مجانست مخلوقات

اختتام :- وغرض ما تلویحی بود نہ اثبات ایں مدعا الحمد للہ رب العلمین

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں کہ انہیں بعض خلاصہ انام جیسی ہستیوں سے مصاحبت کا شرف حاصل ہے ۔ لیکن اجتماع کے بعد افتراق لازمی چیز ہے ۔ لہٰذا وہ سفر کو نکل کھڑے ہوئے راستے میں دوستوں کا ایک خط ملا ۔ ابطال واجب بطریق متکلمین وحکمار و صوفیار اور ابطال دور رد تسلسل سے متعلق تھا اسکا جواب ناگزیر معلوم ہوا یہ جواب دس رقم یعنی باب پر مبنی ہے ۔ اس لئے اسکا نام نفائس الارقام لکھا ۔ ابطال دور ابطال تسلسل بیان برھان سلم اثبات واجب بطریق متکلمین اثبات ، واجب بطریق حکمار ۔ حکمار اور متکلمین سے جو مخصوص نہیں ایسے دلائل سے استدلال توحید ، توحید بطریق حکمار توحید موافق مشرب صوفیار اور تلویح کا بیان ہے ۔

1467 — 2

P509

محمدی

محمد بن شیخ حسن محمد چشتی الفاروقی

سائز :- $12 \times 22\frac{1}{2}$ سطور :- 12

اوراق :- 1 to 467 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- عربی و فارسی

آغاز :- الحمد للہ الذی ہو واحد لا مثل لہ واحد فرد و توحد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

اختتام :- ہو الآن کما کان اللہ المحمد والمنہ فافہم واللہ الموافق الحق والملہم ۔

نوٹ :- لمعات عراقی پر محمد ابن حسن محمد چشتی الفاروقی الاحمد نے شرح لکھی ہے اور
بتایا ہے کہ یہ کتاب قرآن وشریعت کے متضاد نہیں ہے ۔ احمد آباد کے شاہپور علاقہ کے مشہور چشتی خاندان
کے بزرگ کی تصنیف ہے ۔

ترقیمہ :- تم الکتاب المسمی بالمحمدی فی شرح اللمعات القدسی بعون اللہ الملک الوہاب الذی ہو نطق علی لسان عمر ابن الخطاب
وقد وقع الفراغ من تصنیف ہذہ العجائب وتالیف ہذہ الغرائب العبد الحقیر الفقیر الی رحمۃ اللہ الصمد محمد ابن محمد المعروف
بشیخ حسن محمد الچشتی والفاروقی ایدہ اللہ اللطیف بلطفہ الخفی والجلی ۔

1468

شغل طوبیٰ

P510

خان محمد بن ولی محمد

سائز :-	12½×20½	سطور :-	11
اوراق :-	1 to 52	خط :-	نستعلیق
موضوع :-	تصوف	زبان :-	فارسی

حالت :- مجلد ۔ دوسرا نسخہ ۔ مہرومالک :- عبدالقادر حلی

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی ھادینا محمد والہ
واصحابہ اجمعین میگوید بندہ کمینہ درگاہ الٰہی

اختتام :- و دریں شغل این چیزہا است وباقی تصورات نیز ہم چنیں فضیلت دارد ۔ فافہم والسلام

نوٹ :- مختلف اعمال کیلئے نیت بیان کی گئی ہے ۔ مثلاً نیت جامہ پوشیدن ۔ نیت سوال کردن ۔
نیت شانہ کردن ۔ اس میں ہندی دوہرے شامل ہیں ۔ اس کا ایک اور نسخہ نمبر ۲۶۲ اپر ہے۔

225 1468 - 2

زادالعاشقین فی سبیل الصادقین

P511

عبداللطیف بن سراج بن جمال پٹنی

سائز :- 12 ½ × 20 ½ سطور :- 11

اوراق :- 1 to 59 خط :- نسخ

جدول :- 5 ½ × 11 اکثر اوراق پر جدول بنی ہوئی نہیں ہے۔

کتابت :- بروز پیر ۲۸ / شعبان سنہ 1120ھ

کاتب :- محمد بن عبدالکریم

مہر :- ایک مہر ہے پڑھی نہیں جاتی ۔ حالت :- مجلد

موضوع :- تصوف زبان :- عربی

آغاز :- الحمدللہ الذی حبب ذاتہ الی خواص اولیائہ وخصھم من بین عبادہ بخصائص الطافہ۔

اختتام :- باقی حکایات اہل القرب من ہذالشیخ والمشائخ الکبار الآخر ستذکر فی الرسالۃ الکبیرۃ التی سیؤلف انشاءاللہ تعالیٰ واللہ الموافق والملہم۔

ترقیمہ :- قدتم بید الضعیف محمد ابن عبدالکریم بعون اللہ الملک القوی الستار الحلیم یوم الاثنین المنتظم فی شہر شعبان من تاریخ ثمانیہ وعشرین فی سنۃ الف ومائۃ و عشرین من ہجرۃ النبویہ من مکۃ الی مدینۃ ۔

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں مجھے میرے پیر و مرشد برہان الدین الحسینی البخاری المعروف بہ قطب عالم نے حکم دیا کہ احوال مشتاقین اور اقوال محققین کو جمع کردوں جسکے مطالعہ کے نتیجے میں قلوب صادقین میں خدا کی محبت میں اضافہ ہو انہوں نے اسکو پانچ ابواب میں مبوب کیا ۔ حب للہ تعالیٰ، الشوق الی اللہ ، انس باللہ ، رضا عن اللہ ، اولیاء اور انبیاء جیسے محبین خدا

٩٦

کی حکایات آخر میں شیخ نے ایک اور بڑا رسالہ تصنیف کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ جسمیں محبانِ الٰہی کی مزید حکایات درج ہونگی۔ حاشیہ میں مختلف کتابوں کے اقتباسات کے ذریعہ کہیں کہیں متن کی وضاحت کی ہے۔

1468 - 3

صد کلمہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؓ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

P512

سائز:- 12½ × 20½ سطور:-

اوراق:- 59 to 67 خط:- نسخ

موضوع:- تصوف زبان:- عربی

حالت:- مجلد

آغاز:- لوکشفت الغطاء ما ازددت یقینا۔

اختتام:- لیسعد الرجل بصاحبہ السعید۔

نوٹ:- حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب اقوال زرین ہیں۔ پہلے قسم کے اقوال حروف تہجی کے اعتبار کے بغیر جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اسکے آخری قول قلب الاحمق وراء لسانہ ورق ۶۲ پرا کے بعد آپکے اقوال با عتبار حروف جمع کئے گئے ہیں۔ اور جگہ جگہ منہاج العمال سے ان اقوال کی حاشیہ میں صراحت کی گئی ہے۔

1469

P513

حق نما

دارالشکوہ

سائز :- 12×21 سطور :- 19

اوراق :- 1 to 15 تالیف :- 1056

خط :- نسخ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی

آغاز :- هوالاول هوالآخر والظاهر والباطن حمد ذاتی راکه اوست موجود مطلق۔

اختتام :- این رساله حق نما باشد بنام ÷ در هزار و پنجه و شش شد تمام

نوٹ :- مصنف کہتے ہیں خدایابی فقیر یابی پر موقوف ہے مصنف ملک کے بیشتر اولیاء سے مستفید ہوئے اور ایک کامل ہستی کے منظور نظر ہوئے اور بے ریاضت و مجاہدہ بہت کچھ پایا 1055ھ میں دارا کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ان بزرگوں کے اسامی و احوال پر ایک رسالہ لکھیں اور سلسلہ قادریہ صوفیوں کے سلاسل میں اعلیٰ وارفع ہے۔ عالم ناسوت ملکوت اشغال عالم جبروت عالم لاہوت کا ذکر ہے۔

1469 - 2

P514

مجہول

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ والرضوان

سائز :- 12×21 سطور :- 15

اوراق :- 1 to 10 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- تصنیف حضرت خواجہ معین الدین سنجری قدس اللہ سرہٗ العزیز چناں کہ میگوید کہ اول حق تعالیٰ خواست کہ خود را خود بہ بیند

اختتام :- و آں یک نام کہ ہست آں الف بود و چوں دور کشید ہو شد و ہو مقام خود میم ساخت و از میم نون و از نون واؤ و ہو السمیع العلیم ۔

نوٹ :- کیفیت دم، حواس ظاہری، و باطنی، اقسام نفس، اقسام لاہوت، وغیرہ کا بیان ہے .....

1461-3

اعمال السادات

P515

سید بدر عالم جعفر بن جلال الدین محمد مقصود عالم رح

سائز :-	12×21	سطور :-	17
اوراق :-	11 to 15	خط :-	نسخ
موضوع :-	تصوف	زبان :-	فارسی

آغاز :- از رسالہ اذکار کہ منسوب بحضرت شاہیہ است دام جلالہ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

اختتام :- ایں طریق مخصوص حضرۃ مقدسہ شاہیت و در تلطیف سر و نفی خواطر اثری تمام دارد چنانچہ بعد از مشغول معلوم شود انشاء اللہ تعالیٰ ۔

نوٹ :- اذکار سہروردیہ اعمال السادات سے منقول ہیں ۔ اس کتاب کا لقب سادات الاعمال ہے اور اسکی دو کنیتیں ہیں ابو الفوائد " اور ابو العوائد " شاہیہ سلسلہ کے بزرگوں کے معمولات مذکور ہیں ۔

1470

P516 # رسالہ آداب لباس حضرت سید البشرؐ

عبدالحق ابن سیف الدھلوی البخاری

سائز :۔ 17×11½ سطور :۔ 13

اوراق :۔ 1 to 25 مقام :۔ اسیر

کتابت :۔ بوقت ظہر غرہ ذی القعدہ 1133ھ

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ بعد حمد و ستائش الٰہی و پس نعت و تحیہ رسالت پناہی نمودہ می آید کہ ایں رسالہ ایست مختصر در بیان آداب لباس خیر البشر

اختتام :۔ اگر مستحق باشند کہ دریں اجر بسیار و ثواب بیشمار است ۔

نوٹ :۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس اور لباس کے بارے میں آپکی احادیث کو جمع کیا ہے ۔ اور سنت طریقہ پر لباس پہننے کی توضیح کی ہے ۔

1470 - 2

P517 # ہدایۃ السالکین مماہم فی الدین ہا

محمد فاضل ابن الشیخ حامد

سائز :۔ 17×11½ سطور :۔ 13

اوراق :۔ 27 to 65 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف ——— زبان :۔ فارسی ——— حالت :۔ مجلد

آغاز ۔ الحمد للہ بکل لسان المنعوت بالصدق والفاد وقیۃ ۔

اختتام :۔ اللھم اجعلنا ممن حقیق ایمانہ فعمل بمقتضاہ وحسن اسلامہ ففاز برضاء مولاہ انک قریب مجیب ۔

نوٹ :۔ اسلام کے مختلف ارکان مثل نماز، روزہ، حج، وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ شہواب بطن وغیرہ کا ذکر ہے ۔

مصنف نے اپنے آپکو خویدم الحجاج بالسفن الجواری فی البحر الاجاج کہا ہے۔ غالباً یہ سورت کے ہونگے ۔ مصنف کے بارے میں مزید معلومات کیلئے دیکھئے ”حقیقت السورت“ صفحہ ۸۲ ۔ حجاج کے سفن کی خدمت انکا پیشہ تھا۔ محمد فاضل حضرت پیر محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید خاص بھی گذرے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

1470 - 3

P518

رسالہ در تہذیب اخلاق

محمد فاضل بن شیخ حامد

سائز :۔ 17 × 11½ سطور :۔ 13

خط :۔ نستعلیق موضوع :۔ تصوف

زبان :۔ فارسی حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ دربیان تہذیب الاخلاق بدان ..... ہرگاہ از ذکر اصول عبادات کہ مناط نفس ... وبعض فروع کہ موجب رفع درجات است فارغ شدہ ایم ۔

اختتام :۔ رجاء واثق از خوانندگان ایں کتاب آنست کہ ایں گنہ گار بی سروسامانی را بدعاء حسن خاتمہ سرفراز فرمائید والسلام ۔

لوٹ :- مصنف نے هدایۃ السالکین کے بعد یہ نیا مختصر رسالہ شروع کیا ہے۔ علم ریاضت نفس، کسر شہوت، لبطن وفرج، آفات لسان، غضب و حسد وحقد، مذمت حُبّ دنیا، ذم حُبّ مال وحرص وبخل۔ ذم حُبّ جاہ، ذم کبر وعجب، ذم غرور، توبہ وحیا، خوف ورجاء، فضیلت فقر، توکل علی اللہ، محبت وشوق، نیت واخلاص، محاسبہ ومراقبہ، ذکر موت، آداب معیشت، وغیرہ کا بیان ہے۔ اور یہ رسالہ ۲۰ ابواب پر مشتمل ہے۔

1471

P519

شرح بعض اشعار سلسلۃ الذہب

عبدالغفور لاری

سائز :- 20 × 10½ سطور :- 15

اوراق :- 19 to 1 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- بعد حمد اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ محمد وآلہ الاطہار وصحبہ الابرار بعرض مخادیم می رساند فقیر قلیل البضاعت۔

اختتام :- وما اتخذ اللہ هواہ فان الجنت ما ورا۔

لوٹ :- بعض لوگ سلطان مظفر الدین کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلۃ الذہب جامی کے بعض اشعار پر اعتراض کیا کہ ان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اسارت ادب واقع ہوتی ہے خاص طور پر شعر مورد اعتراض تھا۔

آں علی کش منسم بجاں بندہ ÷ سہلت نفس شوکرا کندہ

سلطان نے عبدالغفور لاری کو جواب دینے کا حکم دیا مصنف نے ایسے چند اشعار کی تشریح کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت موصوف کے نہ صرف شایان شان ہیں۔ بلکہ جامی نے انکے ذریعہ اپنی بندگی کا بھی اظہار کیا ہے ۔ عبدالغفور کا جواب نہایت مدلل ہے۔ اور چند فقرات پر مشتمل ہے ۔

1471 - 2

P520

انیس الارواح

حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری

سائز :-	20 × $10\frac{1}{2}$	سطور :-	15
اوراق :-	49 تا 20	خط :-	نستعلیق
موضوع :-	تصوف	زبان :-	فارسی
حالت :-	مجلد		

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین بدان اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین۔

اختتام :- حضرت خواجہ ایں فواید تمام کرد مشغول شد دعاگو باز گشت الحمد للہ علی ذالک ۔

نوٹ :- حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپنے جو کچھ حضرت خواجہ عثمان ہاردنی سے سنا اسی کو قلم بند کیا یہ کلمات اور انفاس متبرکہ خود انکے مرشد گرامی کے ہیں۔ شروع میں یہ بتایا کہ آپکو اپنے مرشد گرامی کیطرف سے خلافت و ولایت کیسے ملی حضرت خواجہ عثمان ہاردنی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں معتکف ہوئے اور خواجہ معین الدین سے فرمایا کہ روزانہ خدمت میں حاضر رہا کرو اور میری باتوں کو قلم بند کر لیا کرو۔ اسطرح یہ کتاب تیار ہوئی جو ۲۸ مجالس پر مشتمل ہے ۔

1471 - 3

P521

مونس الارواح

جہاں آرار بنت شاہجہاں

سائز :- 20 × 10½ سطور :- 15 اوراق :- 50 تا 98

کتابت :- 27 رمضان 1049ھ - خط :- نستعلیق - زبان :- فارسی

موضوع :- متصوف حالت :- مجلد

آغاز :- حمد و سپاس افزوں از عدد و شمار مر صانعی کریمی راکہ جل جلالہ بقدرت کاملہ خویش۔

اختتام :- درحقیقت الحقایق است کہ ہستی موہومی رفتہ بہ ہستی آں ہست بے زوال ماندہ۔

نوٹ :- شروع میں جہاں آرا بیگم نے اپنے بھائی محمد دارالشکوہ کی کتاب سفینۃ الاولیار کے حوالے سے حضرت خواجہ معین الدین کا شجرہ چشتیہ نقل کیا ہے بزرگان دین میں سے عموماً اور بزرگان چشتیہ سے خصوصاً محبت کی بنار پر حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمہ پر متقدمین و متاخرین نے جو بعض رسائل مرتب کئے ہیں وہ ہمیشہ جہاں آرار کے زیر مطالعہ رہے تھے۔ پھر خیال آیا کہ ان تمام رسائل کا لب لباب اور خلاصہ کسی ایک کتاب میں کیوں نہ جمع کردیا جائے۔ لہٰذا یہ رسالہ ترتیب دیا اور چونکہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ کا نام انیس الارواح رکھا ہے۔ اسی لئے جہاں آرار نے اپنے رسالہ کا نام مونس الارواح رکھا اسی میں حضرت کے حالات و اقوال ص۴۳ الف پر ہیں۔ اور حضرات خلفار کا مختصر ذکر ہے۔ ۱۰۴۹ھ میں رسالہ مکمل کرنے کے بعد جہاں آرار نے اپنے والد کیساتھ اجمیر شریف کی ۱۰۵۳ھ میں زیارت کا والہانہ انداز میں مفصل ذکر کیا ہے۔

شرح لمعات 1472

P522

نظام الدین تھانیسری چشتی رح

سائز :- 12×21 سطور :- 13 -

اوراق :- 1 to 41 تا 1 to 145

خط :- نسخ موضوع :- تصوف ـــــ زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد اللہ الذی نور وجہ حبیبہ بتجلیات الجمال جمیع محامد مختص است مرحضرت وجود مطلق را ۔

اختتام :- وھوالمحمود اولا وآخرا وسبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔

ترقیمہ :- ایں رسالہ حق نما باشد تمام ÷ در ہزار و پنجہ وشش تمام ÷ ہست از قادر ملان از قادری ÷ آنچہ ما گفتیم فانہم والسلام ۔ بتاریخ نہم رمضان المبارک تمام شد ۔

خلاصة الاذکار القادریہ

P523

فقیر محمد حسین المنجندی القادری

سائز :- 12×21 سطور :- 12

اوراق :- 146 to 154 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ الذی نور قلوب العاشقین بانوار وصالہ واحرق ما سواہ من صدورھم بنار النصالہ ۔

اختتام :- کہ در آدر آ عراقی کہ تو غواص ازاں مائی ۔

نوٹ :۔ مصنف کو قادریہ طریقہ کے اذکار کی تلقین اپنے پیرو مرشد میر محی الدین محمد قلندری قادری سلمہ سے ہوئی تصنیف کے وقت حضرت پیرو مرشد مذکور بقید حیات تھے چوں کہ انکے نام کیساتھ سلمہ اللہ تعالیٰ لکھا ہوا ہے۔ سے انہی کی رہنمائی میں مصنف نے یہ اشغال و اذکار پر عمل کیا اور ذکر کے اس طریقے کو مکمل کیا انہی کی اجازت سے تمام سالکین بغرض نفع رسانی اور خاص طور پر اپنے پیر بھائی خواجہ محمدی کو مستفیض کرنیکی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی اسمیں ایک مقدمہ اور چھ فصول ہیں۔

1472 - 3

P524

حفظ مراتب

خوب محمد چشتی احمد آبادی قدس سرہٗ

سائز :۔ 12 x 21 سطور :۔ 12

اوراق :۔ 154 to 169 خط :۔ نسخ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ ای خوب محمد اگر کسی سوال کند کہ واجب الوجود خود بہ ممکن مشارک نمی شود چراکہ اگر شارک باشد پس وجود من ہوازین ہر سہ حال خالی نہ باشد۔

اختتام :۔ چراکہ ہر کرا اگر وجوب لذاتہ لغیرہ باشد و وجود اضافی بود او شایان الوہیت ت مگر اللہ وجوب لذاتہ است و وجود او عین ذات او۔

1472 - 4

P525

حق نما

؛ محمد داراالشکوہ ؛

سائز :- 12 × 21 سطور :- 12

اوراق :- 170 to 199 خط :- نسخ

تالیف :- بتاریخ نہم رمضان المبارک سنہ 1056ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی - حالت :- مجلد - دوسرا نسخہ

آغاز :- ہوالاول والآخروالظاہروالباطن حمد ذاتی راکہ اوست موجود مطلق ونعت نبی راکہ ......

اختتام :- ہست از قادر مدان از قادری - آنچہ ما گفتم فافہم والسلام

ترقیمہ :- ایں رسالہ حق نما باشد بنام - در ہزار و پنجہ و شش شد تمام

بتاریخ نہم رمضان المبارک تمام شد

1473 - 6

مَدینۃ القِلب

P526

مجہول

سائز :- 10×18½ سطور :- 15

اوراق :- 173 to 190 خط :- نسخ

کتابت :- 1100ھ کاتب :- محمد

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- ناقص الاول - مجلد

آغاز :- کہ اگر عروس ایں حال را در حجلہ قال جلوہ دہم خالی از فائدہ نخواہد بود -

اختتام :- واز دیدار حسن مطلق بہرہ ور گردانند للہ الحمد علیٰ نعمائہ ولہ الشکر علیٰ اعطائہ -

نوٹ :- حکایات غریبہ اور روایات عجیبہ پر مشتمل ہے -

1473

دُرِّ مکنون

P527 (شرح مثنوی مولانا روم)

عبدالفتاح الحسنی العسکری

سائز :- 10 × 18½ سطور :- 16

اوراق :- 100 تا 1 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد . ایک اور نسخہ

آغاز :- الحمد للہ الذی ھدانا الی الصراط المستقیم الذی ھو صراط المحققین العارفین الواصلین ۔

اختتام :- قصہ کوتہ کن کہ رفتم در حجاب ٭ ہیں خمش واللہ اعلم بالصواب
نوٹ :- خاتمہ کے بعد ایک شعر ہے ۔ اشعار کی تعداد تخمیناً ساڑھے تین ہزار بتائی ہے ۔

1473 - 2

زُبدۃُ الحقائق

P528

عبدالجلیل

سائز :- 10 × 18½ سطور :- 13 . زبان :- فارسی

اوراق :- 126 تا 105 مقام :- احمد آباد . حالت :- مجلد

کتابت :- شنبہ ۲۶ صفر بوقت ظہر 1106 . خط :- نستعلیق

کاتب :- محمد زاھد ولد محمد صالح ابن نصیر محمد قریشی صدیقی ۔

آغاز :- الحمد للہ دائما والصلوۃ علی النبی قائما ----

اختتام ، وراہ دویم تقدیر است کہ آنجا اختیار خود شرک است ۔ ہر جاکہ باشد ہمون جا وطن اصلی است ۔ ازانکہ کار بخدا است کسی کہ اختیار کند ۔ کما قال علیہ السلام ، ،، الاختیار شوم ،،

نوٹ :۔ مراقبات ، مشاہدات ، مقامات کا بیان ۔ مصنف کو خواجگانِ چشت سے عقیدت ہے ۔

1473 - 3

P529

مکتوبات

عبدالجلیل

سائز :۔	10×18½	سطور :۔	13
اوراق :۔	148 صہ 126	خط :۔	نستعلیق

کتابت :۔ غرہ ربیع الاول بوقت عصر سنہ 1106ھ

مقام :۔ احمد آباد ـــــ کاتب :۔ محمد زاہد ولد محمد صالح قریشی صدیقی

خط :۔	نستعلیق	موضوع :۔	تصوف
زبان :۔	فارسی	حالت :۔	مجلد

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی النبی المرسلین وعلی اصحابہ الکاملین بعد سیقول مکتوبات وکبھا لاجل الاصحاب السالکین ۔

اختتام :۔ اللھم احیینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین ۔

نوٹ :۔ عبدالجلیل نے متصوفانہ انداز میں مختلف نکات پر اپنے مریدین و سالکین کو مکاتیب لکھے ہیں ۔ کل ۴۰ مکتوبات ہیں ۔

P530

رموزات

از عبدالجلیل

سائز :- 10×18½ سطور :- 13

اوراق :- 165 تا 148 کتابت :- 1106ھ

مقام :- احمدآباد خط :- نستعلیق

کاتب :- محمد زاھد ولد محمد صالح بن نصیر محمد

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ علی صانع القدرۃ والحیات علی العبرۃ والثناء علی الکثیرۃ ۔

اختتام :- از ملک عدم بیروں آمدم بولایت لا رسیدم و ہرچند کہ گشتم باز بملک لا آمدم ۔

نوٹ :- از ارکان خمسہ اسلام رمز تلاوت قرآن رمز ذکر رمز ذکر رمز تقوی رمز صلاحیت رمز مسکنت رمز توکل وغیرہ ایک سو رمز کا بیان ہے ۔

1473 - 5

مجھول

P531

عبدالجلیل

سائز :- 10×18½ سطور :- 13

اوراق :- 171 تا 165 مقام :- احمدآباد

کتابت :- شنبہ بوقت عصر ربیع الثانی 1106ھ

کاتب :- محمد زاھد ولد محمد صالح بن نصیر محمد قریشی صدیقی

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد ۔ ناقص الطرفین

آغاز :- اصل سیوم در بیان آں کہ سلوک چیست و نیت سالک در سلوک چیست ۔

اختتام :- امید کہ درآں برایشاں بکشاید بمنتہ وکمال کرمہ

نوٹ :- سالک صحیح ، سالک کی نیت ، سالک کو نصائح ۔ اور سلوک کی حقیقت کا بیان ہے ۔

1474

P532

شرح رسالہ غوثیہ

حضرت سید الاکبر محمد حسینی گیسودراز

سائز :- 11×21 سطور :- 15

اوراق :- 65 صفحہ 1 کاتب :- غلام حسین

کتابت :- ۶ ربیع الاول سنہ 1161ھ

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

حالت :- مجلد ۔ ایک اور نسخہ متن

آغاز :- البارد فی الایصال و ـــ ابتداء الموجودات باللّٰہ والحادثات من اللّٰہ

اختتام :- بحرمۃ جمیع عاشقان و اولیاء توفنی مسلما والحقنی بالصالحین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

1474 - 2

P533

اللطیفۃ اللغیبیہ

عبداللّٰہ بن حسام الدین بن عبداللّٰہ بن رشید بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن حماد الدین بن عمر المعروف

الشیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی القریشی۔

سائز:۔ 11×21 سطور:۔ 12

اوراق:۔ 1 to 27 خط:۔ نستعلیق

موضوع:۔ تصوف زبان:۔ فارسی

حالت:۔ مجلد

آغاز:۔ الحمد للہ المذکور بکل لسان والمشہود فی کل جنان والمحمود فی کل زمان والمعبود فی کل مکان۔

اختتام:۔ روزم ایں است و روزگارم ایں است ؛ جویندہ ہمدم و شکارم ایں است

نوٹ:۔ مصنف کے لوح قلب پر اسرار ربوبیہ و خفا ہائی الوصیہ اور حقائق ارشاد و دقائق رشاد کا عکس ملہم غیب کی طرف سے تھا۔ فارسی زبان میں یہ مختصر رسالہ اسی لئے لکھا کہ افادیت عام ہو جائے ۷ا فصول پر مشتمل ہے نفس سلوک اور سلوک براہ سلوک خاندان عشقیہ مشرب شطار۔ توبہ و استغفار، تلقین ذکر، مراقبہ، بیان کشش دم، شرائط تلقین ذکر وغیرہ کی وضاحت۔

1474 - 3

P534

نفائس الارقام

خواجہ محمد بن محمود دھناسی

سائز:۔ 11×21 سطور:۔ 13

اوراق:۔ 1 to 24 ــــ کتابت:۔ ۱۹ محرم

کاتب:۔ میاں صاحب (غلام پیر دستگیر)

خط:۔ نستعلیق موضوع:۔ تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد - ایک اور نسخہ

آغاز :- ثنا و ستائش مر خدا وندیرا کہ دلیل است ذات او بر ذات او و منزہ است از مجانست مخلوقات صفات او ۔

اختتام :- وغرض ما تلویحی بود نہ اثبات این مدعا الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین ۔

نوٹ :- ایک اور نسخہ ١٤٦٧ پر ہے ۔

1474-4

شرحِ رباعیاتِ جامی

P535

جامی

سائز :- 11x21 سطور :- 15

اوراق :- 1 to 24 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ایک اور نسخہ

آغاز :- حمد الا الہ ھو بالحمد حقیق ؛ در بجہانوانش ھمہ ذرات غریق ۔

اختتام :- جمیع تعینات وجودیہ غیر متناہیہ مظاہر این نسب متعلقہ در مرتبہ واحدیت است ۔

نوٹ :- ایک اور نسخہ نمبر ١٤٥٧ پر گذر چکا

1474 - 5

رسالہ جنونیہ

P536

محمد دفا

سائز :- 11 × 21 سطور :- 15

اوراق :- 1 تا 6 .... خط :- نستعلیق

کتابت :- ۱۶ ربیع الاول سنہ 1160ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ اجمعین . بعد ہذا می گوید پابستہ خرملوہوا وگرفتار ماسوی اللہ محمد وفا .

اختتام :- مالک آگہ ازیں خطابت نیست .

نوٹ :- سید عبدالمجید نے کلام ہندی محمد وفا کے سامنے پڑھا اور اسکی تشریح چاہی چنانچہ یہ رسالہ لکھا گیا . - دوسرا نسخہ ۱۴۳۴ پر ہے .

1475 - 5

افضل الفوائد

P537

حضرت امیر خسرو رح

(ملفوظات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رح)

سائز :- 16x21-9½x20 سطور :- 25

اوراق :- 174 تا 65 خط :- نستعلیق

کتابت :- بروز بدھ ۱۲ شوال . اورنگ زیب کے جلوس کا تیرہواں سال تھا سنہ 1080ھ

مقام :- شاہجہاں پور و دہلی

کاتب :- کاتب کا نام پڑھا نہیں جاتا ---- حالت :- مجلد

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- ایں گوہر گنج علوم غیبی وایں درر آثار زواہر لاریبی از خزانہ دل خواجہ راستین ملک المشائخ والارضین . قطب الوقت مجمع الافتخار والارشاد حجۃ اللہ علی العباد .

اختتام :- من از توبیخ مرادی دگرنمی خواہم ؛ بہیں قدر بکنی کز خودم جدا بکنی ۔

نوٹ :- ۲۴ ذی الحجہ بروز اتوار 713ھ میں جامع کو قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا ۔

۱۰ ذی القعدہ بروز اتوار 715ھ کا احوال اسمیں درج ہے ۔

خاتمہ کا شعر مولانا شہاب الدین میرٹھی انصاری کا ہے حضرت نظام الدین اولیاء کے مریدوں میں سے ایک تھے ۔

یہ ملفوظات کے اکثر اوراق پڑھے نہیں جاتے پھٹ گئے ہیں ۔ اور دوسرا کاغذ چسپاں کیا گیا ہے ۔

1475 - 4

ملفوظات شیخ فرید شکر گنج

P538

راحت القلوب :-

جامع :- نظام احمد بدآیونی

سائز :- 16×27 ۔ 9½×20 سطور :- 25

اوراق :- 112 تا 63 خط :-

کتابت :- ۲۴ شعبان 1080ھ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- ایں گوہر گنج الہام ربانی وایں جواہر فضل علوم سبحانی از زبان دربار و گوہر نثار سلطان المشائخ شیخ الشیوخ العالم قطب العلامہ الدنیا والدین بدر الطریقہ برہان الحقیقہ ۔

اختتام :- الٰہی بحرمت کریم خویش وباحسان قدیم خویش من بیچارہ با جمیع یگاں یگاں بہشت کرامت گرداں بشرف دیدار مشرف وجملہ سختی دریں دنیا آسان

گردانی بمنہ وکما کرمہ آمین یارب العالمین ۔

نوٹ :۔ جامع ملفوظات کو ۱۵ رجب بروز بدھ ۔ شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا انہیں کلاہ مبارک ، خرقہ مبارک ، نعلین چوبیں ۔ وغیرہ ۔ نظام احمد کو عطا کیئے اور کہا ہم تو چاہتے تھے کہ ہندوستان کی ولایت کسی اور کو دیں لیکن کیا کریں تم راہ میں تھے ۔

1475 - 3

P539

فوائد السالکین

ملفوظات حضرت بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ

جامع فرید مسعود اجودھنی

سائز :۔ 16X27 ۔ 9½×20

اوراق :۔ 47 تا 62 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ ایں سلوک اسرار الٰہی و ایں فوائد الوار نامتناہی از لفظ درر د بار گہر نثار ملک المشائخ نظام الطریقت برہان الحقیقت زین السالکین امام العابدین ۔

اختتام :۔ این فوائد سلوک کے از زبان مخدوم عالمیان شنیدہ شد دریں موجزہ ثبت افتاد والحمدللہ علی ذالک ۔

نوٹ :۔ حضرت فرید مسعود اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ کو 584ھ میں پا بوسی کا شرف حاصل ہوا ۔ اس روز قاضی حمید الدین ناگوری ، مولانا علاء الدین کرمانی ، سید نور الدین مبارک ، شیخ نظام الدین ابوالموید ، مولانا شمس الدین ترک اور دوسرے عزیز شریک مجلس تھے ملفوظات حضرت بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ پر مشتمل ہے ۔

1475

انیس الارواح

P540

ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی رہ

جامع خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رہ

سائز :- 16X27 - 20 × 9½ سطور :- 25

اوراق :- 1-15 خط :- نستعلیق

مہر :- پہلے ورق پر تین مہریں ہیں جو پڑھی نہیں جاتی

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد -

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و الہ واجمعین ۔ بداں اسعدک اللہ تعالیٰ این اخبار و آثار انبیاء و این اسرار وانوار اولیا از انفاس متبرکہ سید العلمین ۔

اختتام :- ہمیں کہ خواجہ ایں فوائد تمام کرد بندہ کمینہ روی بر زمین آورد و باز گشت والحمد للہ علی ذالک رب العلمین وصلوات علی خیر خلقہ محمد والہ اجمعین ۔

نوٹ :- (۱) اس مجموعہ میں حسب ذیل ملفوظات ہیں (۱) انیس الارواح (۲) دلیل العارفین (۳) فوائد السالکین (۴) راحت القلوب (۵) افضل الفوائد ۔

انیس الارواح یعنی ملفوظات شیخ معظم خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ جنکو حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے جمع کیا ہے ۔ خواجہ صاحب کی ملاقات خواجہ حضرت ہارونی کے ساتھ مسجد خواجہ جنید بغداد میں ہوئی تھی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا ۔ مراحل سلوک ایک پل میں طے کر لئے ۔ اور اپنے ساتھ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ لے گئے بخارا ہوتے ہوئے ۔ دوبارہ بغداد میں معتکف ہوئے تو فرمایا کہ میں

چند روز عزلت اختیار کروں گا۔ لیکن آپ روزانہ چاشت کیوقت حاضر خدمت ہوناجو کچھ میں کہوں قلم بند کرنا اسی طرح یہ ملفوظات تیار ہوئے جو ۲۸ مجالس پر مشتمل ہے۔ ایمان مناجات شہر آدم علیہ السّلام خرابی شہرہا۔ عورتوں کی فرماں برداری۔ صدقہ شراب موبز۔ آزار مومنین۔ قذف کہنا، کسب معصیت۔ جانوروں کو مارنا سلام کہنا۔ نمازوں کا کفارہ۔ فاتحہ داخلاص۔ جنت و وصفت۔ جنت۔ فضیلت مسجد۔ دنیا عطیہ۔ بانگ نماز۔ صفت مومن۔ حاجت رواکردن مؤمن۔ موت کو یاد کرنا۔ مسجد میں چراغ بھیجنا۔ درویش لوگ۔ شلوار پائچہ علماء اور امراء جابر۔ اور توبہ وغیرہ کا بیان ہے۔

1475 - 2

دلیل العارفین

P541

ملفوظ خواجہ معین الدین چشتی رح

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح

سائز :- 16×27 جدول :- 20×9½ سطور :- 25

اوراق :- 46 تا 16 خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- این صحیفۂ علوم ربانی داین تحفۂ فقہ مبانی از کلمات جان پرور ......

اختتام :- خواجہ فرمود کہ خدای تعالی مرا بیامرزید، نزدیک عرش کرد بیان ساکنان عرش مقام دادند تا آنجا بیاشم۔

1476 - 4

P542

رسالہ باباحاجی رتن

مجہول

سائز :- 14×20 سطور :- 13 اوراق :- 31to47

مہر :- عبدہ محمدابوبکر خط :- شکستہ ونستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی ۔ حالت :- مجلد ۔ ناقص الطرفین

آغاز :- دہ چیزرا ترک دہد اوّل کامنا یعنی خواستن مقصود دنیا۔ کرودھ یعنی غضب ۔

اختتام :- در آں جا موصوف چاشت وارد

نوٹ :- یہ نسخہ محمدابوبکر احمدآبادی نے شاہجہاں آباد سے خریدا تھا ۔

1476 - 3

P54

مُناجاتِ خواجہ عبداللہ انصاری

عبداللہ انصاری

سائز :- 14×20 سطور :- 15

اوراق :- 24 to 30 جدول :- 9×16

خط :- نستعلیق موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- ناقص الطرفین ۔ ایک اور نسخہ

آغاز :- ای زوردت بیدلاں رابوی درماں آمدہ ۔

یادتوی عاشقاں رامونس جان آمدہ ۔

اختتام :- درخلوۃ خلق محفوظ باش ۔

نوٹ :۔ ایک اور نسخہ ① ۱۴۷۶ نمبر کا اسی مجامع میں شامل ہے ۔

1476 - 2

P544

نیاز العاشقین

ملفوظات شاہ شرف الدین حسین عرف شاہ بوعلی قلندر

جامع :۔ شرف الدین حسینی

سائز :۔ 14 × 20 سطور :۔ 15 اوراق :۔ 1 تا 23

جدول :۔ 9×16 خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

کتابت :۔ جمعرات ربیع الاوّل سنہ ۱۱۱۱ھ ، حالت :۔ ناقص الآخر

مالک :۔ محمد ابی بکر الاحمد آبادی ۔ مہر :۔ عبدہ محمد ابوبکر

آغاز :۔ حمد بیحد و ثنائی بے عدد مر خالق را سیزد کہ جمیع موجودات و مصنوعات ....

اختتام :۔ یوں نیم شب شود باز بہ ہمون قسم بہ نہج کہ بالا مذکور شد بعمل آرد

نوٹ :۔ محمد ابوبکر نے رمضان ۱۱۲۴ میں شاہجہاں آباد سے خریدی ۔

1476

P545

مناجات خواجہ عبداللہ انصاری

عبداللہ انصاری رح

سائز :۔ 14 × 20 سطور :۔ 16

اوراق :۔ 6 خط :۔ نستعلیق

کتابت :۔ ۵ رجب ی الاوّل ۲۴ / آذرماہ الہی 1074 سنہ ہجری

مقام :۔ آگرہ موضوع :۔ تصوف

زبان :- فارسی
حالت :- مجلد۔ درمیان میں کرم خوردہ ہے۔

آغاز :- ای ز درت بیدلاں رالبوی درماں آمدہ۔ یاد تو مر عاشقاں رامونس جاں آمدہ

اختتام :- بحرمت ایں کلام بزرگ عاقبت جمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات را عاقبت بخیر باد۔

ترقیمہ :- تمام شد ہذا الکتاب رسالہ شاہ عبداللہ انصاری بتاریخ پنجم جمیدی الاول موافق بیست و چہارم آذر ماہ الہی سنہ ۱۰۷۴ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس والا یوم جمعہ بوقت یکپاس شب گذشتہ در دارالخلافہ اکبرآباد تحریر یافت .... بندہ فقیر کمینہ حقیر خاکپای گلاب رای کھتری عرف اتول، ساکن سرہند۔

نوٹ :- ایک اور نسخہ نمبر ③ ۱۴۷۶ پر بھی ہے۔

1477

مجہول

P546

مجہول

سائز :- 22 × 12 سطور :-

حالت مجلد ناقص الطرفین ہے۔

اوراق :- 44 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- وقتی کہ سالک از اذکار بر گذرد در اشغال تصور قدم نہد

اختتام :- نزول ثانی تحقیق بعین حقیقت الآن کما کان

نوٹ :- اذکار و اشغال اور تنزلات و مظاہر تفصیلات کی وضاحت ہے

1477-3

P547

مجہول

مجہول

سائز :- 12×22 سطور :- 13

اوراق :- 1 تا 21 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- ناقص الآخر

آغاز :- الحمدللہ بمن قام بحمدہ والصلوۃ علی من دام لبصلواتہ

اختتام :- انا الذی یملکنی اللہ خرق الارض ۔

نوٹ :- بزرگوں کی ذکر و تلقین کا ذکر ہے ۔ عالم برزخیت کی تشریح ہے ۔
تصور مہدی کی تفصیل ہے ۔ (ص ک)

1477-2

P548

مجہول

مجہول

سائز :- 12×22 سطور :- 13

اوراق :- 36 تا 1 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- حضرت میاں صاحب جل شانہ درتصور برزخین چہار وجہ می فرمودند

اختتام :- تا بہ چنگ آورد دل محمود ؛ لطراز در لشانہ زلف ایاز

لوٹ :- حقیقت محمدی برزخ ، اور رموز حروف کا بیان ہے

1478-5

P549

رسالہ در علم سلوک

مجہول

سائز :- 13½ cm - 8½ cm سطور :- 15

اوراق :- 4 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- ناقص الآخر

آغاز :- الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین۔

اختتام :- تا خود این دولت نصیب دیدہ بیدار کیست۔

لوٹ :- مصنف نے ان مقام کا ذکر کیا ہے۔ جنکا جاننا سلوک کیلئے ضروری ہے خود ہی سوالات قائم کئے ہیں۔ اور خود ہی نے جواب دیا۔ مثلاً اگر کوئی پوچھے تو یوں جواب دو۔

پیشوائے فقر کون ہے۔ وہ پندرہ مقام گنوائے ہیں۔ جنکے جانے بغیر کوئی شخص درویش کہلانے کا مستحق نہیں۔ درویش کیلئے پانچ مراتب ضروری ہیں۔ کلید فقر کیا ہے۔ طریقت کی کتنی قسمیں ہیں۔ جب خرقہ آسمان سے اترا تو اسکے گریبان پر کیا لکھا ہوا تھا۔ اسکے دامن پر کیا لکھا ہوا تھا۔ وغیرہ

سوالوں کے جواب دیئے ہیں ۔

1478 - 4

P550

رسالہ سوال و جواب

حضرت سید ابراہیم قدس سرہ

سائز :- 8½cm - 13½ cm سطور :- 15

اوراق :- 7 خط :- نستعلیق

کتابت :- غرہ شہر ربیع الاول سنہ 1112ھ بروز شنبہ

کاتب :- یار محمد ابن شیخ مسعود

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- الحمدللہ الذی خلق آدم علی صورتہ ومعرفتہ موقوف بمعرفت نفسہ کما قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم من عرفہ نفسہ فقد عرف ربہ

اختتام :- ولا الہ الا اللہ و الا اللہ لا الہ فی ہذا سرٌ غامضٌ لا یجوز کشفہ فہم من فہم والسلام

نوٹ :- اگرچہ کاتب کا نام اس رسالہ کے آخر میں مرقوم ہے ۔ مگر کتابت کو دیکھتے ہوئے آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کتاب میں ایک ساتھ مجلد تمام رسالوں کا کاتب ایک ہی ہے ۔ اور غالباً سن کتابت بھی سنہ 1112ھ ہی ہے ۔

یہاں شیخ پیر محمد ساکن سلون نے تین سوال دریافت کیئے ہیں اور حضرت سید ابراہیم قدس سرہٗ نے تینوں کے جواب بوضاحت دیئے ہیں ۔ پہلا سوال یہ ہے ۔ کہ جب سالک پیر کی دستگیری سے مقامِ معرفت کو پہنچ جائے ۔ تو خارجِ ذات بھی اُسے کچھ نظر آتا ہے یا نہیں ۔ جواب نفی میں ہے ۔

دوسرا سوال لفظ تمثیل کی وضاحت سے متعلق ہے ۔ جواب میں مثل، مثل، تمثیل اور تمثیل کے معانی میں فرق واضح کیا گیا ہے ۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ جب عاشق

معشوق کے وصال سے مشرف ہوتا ہے۔ تو بصورت مرد یا بصورت نساء۔

جواب یہ ہے کہ جب عاشق بدرجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے تو اپنے آپکو عین معشوق پاتا ہے۔ فرق فراق ووصل نہیں رہتا۔ شروع میں وصال کبھی لڑکے کبھی عورت کبھی بنات کی شکل میں ہوتا ہے۔

1478 - 3

رسالہ حقیہ

P551

شیخ نظام الدین تھانیسری

سائز:۔ 13½ × 9½ اوراق:۔ 11

سطور:۔ کہیں بارہ کہیں تیرہ کہیں چوردہ۔ یکساں نہیں ہے۔

خط:۔ نستعلیق تالیف:۔ ۷ ربیع الاول سنہ 1112ھ

موضوع:۔ تصوف زبان:۔ فارسی

آغاز:۔ بداں کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ رامن حیث توجہہ الی عالم الظہور، مراتب ظہور، و مظاہر است۔

اختتام ودیگر طالبان را راہ نموئی کند والسلام علی من اتبع الہدیٰ

نوٹ:۔ سالک کے جواب کے طور پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔ پانچ مراتب ظہور کی وضاحت کے بعد حضرت ابی ذر ابن العقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل سوال کی متصوفانہ تاویل ہے۔ جسمیں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا این کان ربنا قبل ان یخلق الخلق۔ مصنف کی ایک غزل بھی شامل ہے۔

دوسرا سوال سالک کا مراط سے متعلق ہے۔ صوفیہ کے نزدیک اس سے سات مراتب مراد ہیں۔

حضرت شیخ علاءالدین سمنانی۔ ملا نورالدین عبدالرحمن جامی۔

حسین منصور، امام حسن بصری، اور ابوسعید ابوالخیر کے اقوال سے استفادہ کیا ہے۔

ورق نمبر ۴ر پر مندرجہ ذیل دو عبارتوں کا املا اسطرح ہے جو غلط ہے۔

سبحانی ما اعظم الشانی ۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔

1478 - 2

رسالہ احسانیہ

P552

حضرت شیخ نظام الدین ابن شیخ عبدالشکور معمری تھانیسری

سائز :۔ $13 \times 9\frac{1}{2}$ سطور :۔ یکساں نہیں ۹ ر ۱۰ ر ۱۱

اوراق :۔ 7 خط :۔ نستعلیق

کتابت :۔ ۲۴ ر ربیع الاول سنہ 1112ھ

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ وعلیہ اعتمادی والیہ بمعادی

اختتام :۔ خاک او باش بادشاہی کن ؛ آن او باش ہرچہ خواہی کن

نوٹ :۔ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم یکن تراہ فانہ یراک

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر یہ رسالہ مبنی ہے۔ اور اسی کی مناسبت سے اسکا نام رسالہ احسانیہ رکھا گیا ہے۔ اس حدیث کے ہر ایک ٹکڑے کی متصوفانہ تاویل کی ہے۔ اخیر میں لکھ دیا ہے کہ ہر ایک محقق کا اظہار اسرار کا طریقہ مختلف ہے۔ کیونکہ حسنك واحد و عبارا تنا شتّی ۔

:478

رسالہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ (جزء الاول)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

P553

سائز :- 13 × 8½ سطور :- 12

اوراق :- 8 خط :- نستعلیق

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- رسالہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در بیان آنکہ در وجود آدمی اند۔

اختتام :- چوں دور گشتند ہو شد ہو مقام خود میم ساخت واز میم نون واز نون واؤ و ہو السمیع العلیم۔

نوٹ :- یہ کسب وراز کی باتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمہ کو سکھلائی تھیں۔ خواجہ عثمان ہارونی رح حضرت خواجہ معین الدین کی روح کو لیکر روح رسالت مآب کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور درخواست کی کہ یہ کسب انھیں بھی سکھایا جائے۔ آپنے فرمایا دیکھو معین الدین یہ کسب خدائے تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو سیکھایا تھا۔ اور جب خدا کے حکم سے کوئی پیغمبر اس کا اظہار کرتا تو اس سے علیحدہ کردیا جاتا تھا۔ پھر ہم واصل کسب ہوئے اور کسب با شغل تمام ہوا تو معراج نصیب ہوئی۔ اے معین الدین ہم نے آپکو یہ کسب عطاء کیا۔ خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ میں بھی اسی کسب میں مشغول ہوا تو مجھے بھی معراج نصیب ہوئی۔ شروع میں اس راز کے لکھنے کی اور کسی کو بتانے کی اجازت نہ تھی۔ مترجم نے بارگاہِ رسالت میں منت و عاجزی کر کے اب اس شرط پر اجازت حاصل کری ہے کہ صرف طالب صادق۔ اور واثق ہما کو اسکا اہل سمجھا جائے۔

انسان کے جسم میں ۱۴۳۶۵ رگیں ہیں ۔ اہم رگوں کے ہندی نام یہ ہیں۔ سکھمنان ، اہکلا اور نوبالک ۔ ورق نمبر ۲۳ اور ۲۴ پر مربعات کے ذریعہ عناصر اربعہ کی توضیح کی گئی ہے ۔

1479

وُجُودُالعَاشِقِین

P554

سید محمد حسینی بندہ نواز گیسودراز

سائز :۔ 21 × 15½ سطور :۔ 15

اوراق :۔ 8 تا 1 ۔۔۔۔۔ کاتب :۔ یار محمد یوسف زئی

خط :۔ نستعلیق شکستہ ۔

مہر و مالک :۔ مولوی نور محمد بن الشیخ احمد

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد

آغاز :۔ سپاس بے حد و ستائش بے عدد مر قادر مطلق و حاکم برجانان عاشقان صاحب خانہ جہان ۔

اختتام :۔ عشق روشن ہم نجوم و عشق مل ۔ عشق در صورت جمال خود نمود

نوٹ :۔ بعض عبارات کے پرانی دکنی میں بھی معنی لکھے ہوئے ہیں ۔ عشق عاشق اور معشوق کے صوفیہ کے تخیّل کی وضاحت کی ہے ۔

اخیر میں فارسی کی ایک طویل غزل ہے ۔

1479 - 2

P555

رسالہ شطاریہ

بہاءالدین ابن ابراہیم عطاء اللہ انصاری القادری الحسنی

سائز :- 21 × 15½ سطور :- 15

اوراق :- 1 تا 24 خط :- نستعلیق ۔ شکستہ

مہرومالک :- نور محمد بن الشیخ احمد ۔ موضوع :- تصوف

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- الحمدللہ علی کل حال والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین بعد حمد حضرت صمدیت و درود بر روح احمدیہ رامی گوید خاک آستانہ درویشان ۔

اختتام :- با ہیچ آفریدہ سخن نگوید دلشنود در ریاضت تمام بجاآرد واکثر احوال شبہا را زندہ دارد ۔

نوٹ :- تصوف کے مسائل سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کیلئے مصنف نے یہ رسالہ لکھا ہے ۔ چونکہ بقول مصنف انکے زمانہ قحط الرجال کا زمانہ ہے چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر ایک فصل میں اللہ کے اسرار بیان کئے ہیں ۔

کیفیت سلوک ، شرائط ذکر ، اسناد ذکر ، مختلف طریقوں سے ادار ذکر ، کلمات مراقبہ وتسمیہ وہ انوار جو حالت ذکر میں پیدا ہوتے ہیں ۔ انکا ذکر ہے ۔ عربی فارسی اور ہندی کتابوں سے استفادہ کیا ہے ۔ اس میں موحد جوگیوں کے اذکار بھی ہیں اور ایسے منتر بھی (دعوات) ہیں ۔ جنکا تعلق علم سیمیا سے ہے ۔

1479 - 3

P556

کشفُ العوالم

مجہول

سائز :۔ 21 × 15½ سطور :۔ 15

اوراق :۔ 10 تا 1 کاتب :۔ یار محمد

کتابت :۔ ۳ر جمادی الاول چہار شنبہ میان پیش و عصر 1056ھ

مہر و مالک :۔ مولوی نور محمد بن الشیخ احمد خط :۔ نستعلیق

موضوع :۔ تصوف زبان :۔ فارسی

آغاز :۔ الحمد للہ حمداً کثیراً و سبحان اللہ بکرۃ واصیلا و صلی اللہ علی خیر خلقہٖ محمد و آلہ و اصحابہٖ اجمعین و سلم تسلیما کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اختتام :۔ تا جز ترا نہ بیند و نخواہد ہرچہ خواہش او گردد۔ بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تمت۔

نوٹ :۔ پہلے ورق پر شیخ نظام الدین کی منظوم مناجات ہے۔

مصنف نے اپنے آپ کو معتقد شاہ برھان بن حضرت شاہ میرانجی شمس العشاق کہا ہے۔

اخیر میں کتاب کا نام کشف العوالم کے بجائے کشف العلام لکھا اور کہا ہے۔ یہ گفتار شاہ برہان ہے۔ ایک روز کسی نے حضرت برہان سے دریافت کیا کہ عوالم کتنے ہیں۔ آپ باطن کیطرف متوجہ ہوئے۔ اور عالم غیب سے جو کچھ القا ہوا۔ وہ انکا جواب تھا۔ اسکے مطابق سات عوالم ہیں۔ وہ سات عوالم یہ ہیں۔

عالم جسمانی۔ عالم نفسانی۔ عالم قلبی۔ عالم روحانی، عالم سری۔ عالم نورانی۔ عالم ذاتی۔ اسلئے یہ کتاب بھی سات ابواب اور سات فصول پر مبنی ہے۔ جنمیں مذکورہ عوالم کی صراحت کی گئی ہیں۔

1479 - 4

مجہول

P557

قطب جہاں ذاکر

سائز :- 15½×21 سطور :- 15

اوراق :- 1 to 32 خط :- نستعلیق

مہر و مالک :- مولوی نور محمد بن الشیخ احمد

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- سپاس وستائش مرخدا وندی راکہ نہ از طاعت مطیعان حضرت او را جالیست وکمالی ونہ ز معصیت عاصیان ۔

اختتام :- فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله والله ذو الفضل العظیم الحمد لله رب العلمین ۔

نوٹ :- نور محمد بن فرید نامی ایک صاحب نے مصنف سے التماس کی کہ ایک خط لکھا جائے جو تصوف کے نکات پر محتوی ہو ۔ چنانچہ یہ رسالہ تصنیف کیا گیا ۔ اسمیں فضیلت فقر، جہاد بالنفس، اور عشق حقیقی وغیرہ کا ذکر ہے ۔

اسکے پہلے صفحہ کی پشت پر شیخ نور الحق بن عبد الحق محدث دہلوی کی آگہی نامہ سے عالم مثال سے متعلق ایک چھوٹی عبارت منقول ہے ۔ اسی طرح جامی کی مراتب السنہ میں سے بھی ایک چھوٹی عبارت عالم مثال سے متعلق منقول ہے ۔

1479 - 5

P558

عقائد صوفیہ

شیخ محمد فضل اللہ برہان پوری

سائز :- 15½×21 سطور :- 11

اوراق :- 1 to 7 خط :- نستعلیق

مہر و مالک :- مولوی نور محمد بن الشیخ احمد

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ بدان ای عزیز ارشدک اللہ تعالیٰ ۔

اختتام :- فافہم بہذا الطریق وتامل واعمل علیہ وتوکل تمت بالخیر

نوٹ :- شیخ محمد فضل اللہ برہان پوری غالباً حضرت شاہ وجیہہ الدین علوی کے مرید و خلیفہ تھے ۔ صوفیاء کرام وحدت وجود کے بارے میں جو عقیدہ رکھتے ہیں ۔ اسکی متصوفانہ وضاحت کی گئی ہے ۔

1479 - 6

P559

لوایح

جامی

سائز :- 15½×21 سطور :- 15

اوراق :- 1 to 21 خط :- نستعلیق

کتابت :- چہارشنبہ جمادی الآخر 1156ھ کاتب :- یار محمد یوسف زئی

مہر و مالک :- (اول ما خلق اللہ نور محمد) مولوی نور محمد بن الشیخ احمد ۱۲۳۲

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد ۔

آغاز :- لا احصی ثناء علیک کیف وکل شئی یعود الیک ۔ جل عن ثنائی جناب قدسک ۔ انت کما اثنیت علی نفسک ۔

اختتام :- گنجینہ دربای حقائق نشوی = مادام کہ چوں صدف نکردی ہمہ گوش

نوٹ :- اسکے پہلے ورق پر یہ فارسی اشعار ہیں ۔ اور انکا ہندی ترجمہ منظوم ہے ۔

شعر فارسی :- لب بہ بند و چشم بند و گوش بند ٭ گر نہ بینی ذات حق بر ما بہ خند

ترجمہ ہندی :- آنکھہ ناکھہ موند کر تام نرنجن مے ٭ باطن کے پٹ تو کھلیں کہ ظاہر کے پٹ دی

اخلاق خور رکھیں تسخیر ہے تو یہ ہے ٭ خاک اپنے تئیں سمجھنا اکسیر ہے تو یہ ہے

سر اپنے کرے تقدیر کے حوالے ٭ نزدیک عارفوں کے تقدیر ہے تو یہ ہے۔

1480

P560

اربعون رسائل

حضرت شیخ محمد چشتی رح

سائز :- 12½×22½ سطور :- 15

اوراق :- 242 خط :- نستعلیق

کتابت :- بروز پیر بوقت تہجد رمضان المبارک سنہ 1105ھ بعہد محمد شاہ ۱۳ سنہ جلوس والا

مقام :- مسجد روشن ضمیر ۔ مقبرہ خواجہ محمد دہدار سورت

کاتب :- سید محمد مفلح ولد سید میر سہا نری الکھنوی الاودھی

موضوع :- تصوف زبان :- عربی

آغاز :- آداب النوم وھی السواک والطہارۃ وکثرۃ الاستغفار والاحتراز من الفراش النائم

اختتام :- قل انما انا بشر مثلکم تم واللہ الموافق والسلیم ۔

نوٹ :- اوراق نہایت بوسیدہ ہیں یہانتک کہ پہلے ورق پر کاغذ چسپاں ہے عبارت پڑھی

نہیں جاتی حضرت محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی چالیس مختصر رسائل کا مجموعہ جو تصوف کے

مسائل کو محتوی ہے ۔ بعض رسائل عربی میں بعض فارسی میں ہیں ۔

1481

مجموعاتِ میاں خوب محمد چشتی

P561

خوب محمد چشتی

سائز :- 14×21 سطور :- 17

اوراق :- 110 تا 1 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- بعد از حمد و صلوٰۃ بیان عقیدۂ صوفیہ کہ قایل اند بوحدۃ وجود

اختتام :- چنانچہ بادہ در میکدہ شنید همان طور می باید چشید

نوٹ :- (۱) عقیدۂ صوفیہ (۲) خلاصۂ موجودات (۳) صلح کل

(۴) حفظ مراتب (۵) رسالہ شراب جام (۶) امواج خوبی

اخیر میں ایک غزل ہے غالباً خوب محمد چشتی ہی کی ہے ۔

1482

مَعرفتہ السّلوک

P562

شیخ محمود چشتی

سائز :- 12×9 سطور :- 24

اوراق :- 44 خط :- نستعلیق ۔ شکستہ

موضوع :- تصوف زبان :- فارسی

آغاز :- حمد بے غایت و شکر بی نہایت مر واجب الوجودی را کہ ممکن الوجود در دایرہ ممتنع الوجود پیدا کرد ۔

اختتام :- محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین الطیبین الطاہرین وسلم تسلیما کثیراً کثیرا برحمتک یاارحم الراحمین ۔

نوٹ :- یہ کتاب سن عرف لفظہ فقد عرف ربہ کی چشتیہ زاویہ نگاہ سے تفسیر د تاویل ہے۔ مصنف نے اسمیں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا بلکہ پیرومرشد حضرت شاہ برآن کے خلیفہ حضرت شاہ برہان کی متابعت کی ہے یہ طریقہ شاہ برہان کا تھا جو انھیں حضرت شاہ میراجی سے ملا تھا ۔ اور انھیں حضرت کمال الدین مجرد سے ملا تھا ۔ اور انھیں حضرت شاہ کما جمال الدین سے صدرالدین ابوالفرج بندگی ۔حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے ملا تھا ۔ رسالہ پانچ دوائر پر مشتمل ہے ۔

دائرہ واجب الوجود دائرہ ممکن الوجود دائرہ ممتنع الوجود دائرہ عارف الوجود اور دائرہ واحد الوجود اگرچہ مصنف نے دوائر کا ذکر کیا ہے مگر شکل مربع کی دی ہے ۔ اسمیں وجود خاکی کو واجب الوجود کہا گیا ہے اور وجود روحانی کو ممکن الوجود اسی طرح اکثر اصطلاحی الفاظ کو نئے مفہوم کا جامہ پہنایا ہے ۔

1483

مترجم مہابھارت

P563

جیوانند لعل ولد برج لعل عرف امرت لعل ناگر برنگرہ

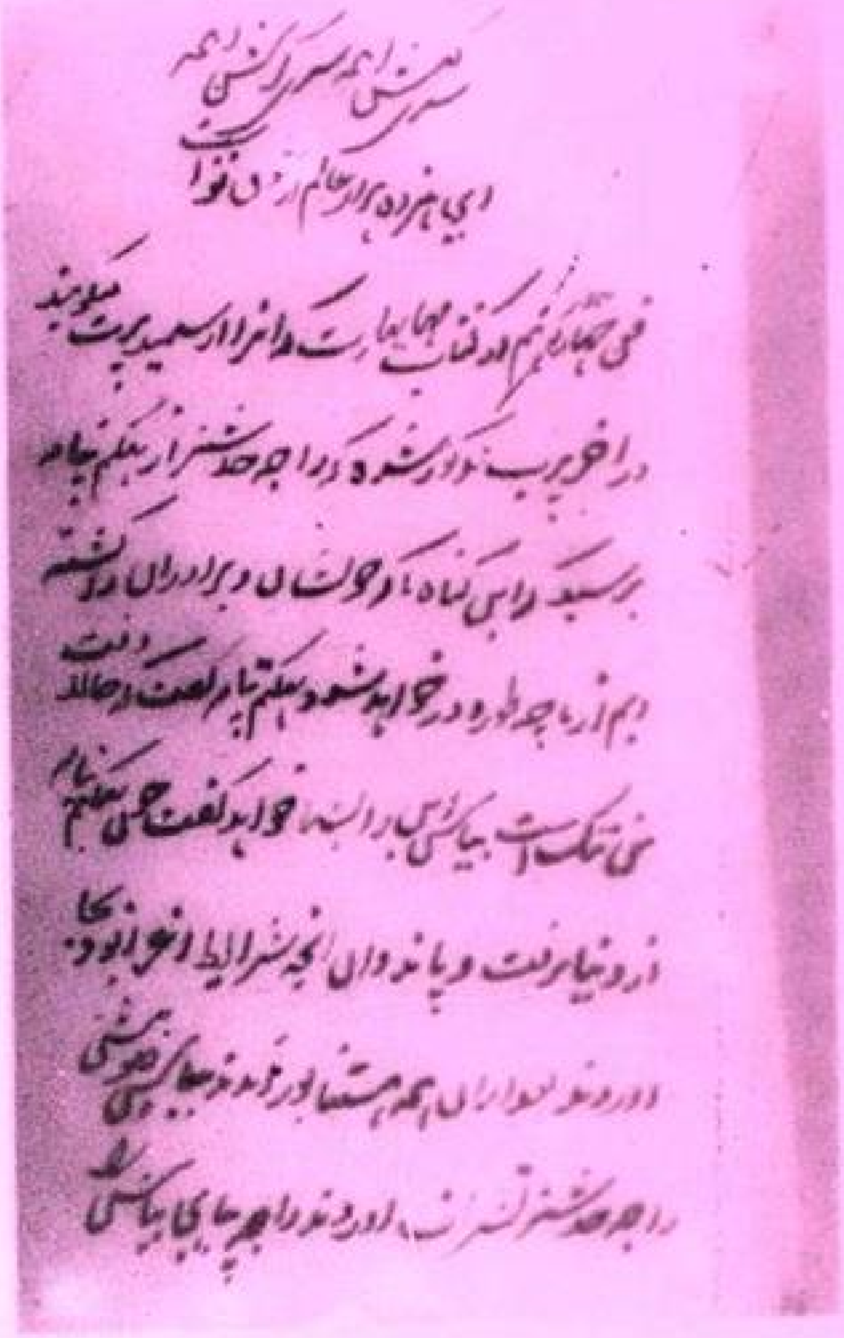
سائز :- 20½×10½ سطور :- 12

اوراق :- 227 صفحہ 1 تالیف :- 1887ء

خط :- نستعلیق موضوع :- مذہب ۔

حالت :- مجلد

آغاز :- فن چہاردہم از کتاب مہابھارت کہ آنرا اسمید برت می گویند



مخطوطہ نمبر ۱۴۸۳

مہابھارت کا فارسی ترجمہ
جسکے مترجم وڈنگر (گجرات) کے
ناگر براہمن جیون داس ہیں۔

اختتام :- آسودگی یابد ۔ تمام شد

لوٹ :- مصنف کھمبات کے متوطن ہیں چند روز سے دہ پیٹلاد میں آباد ہیں ۔ بعد میں تلاش معاش میں ملک دکھن پہنچے نواب صاحب نظام الدین بہادر کی سرکار میں ملازم ہو گئے وہاں بیگم صاحبہ کی خدمت میں ۱۳ سال گزارے دو سال جگہ جگہ نوکری کی اس عرصہ میں یہ کتاب اشو مید جگ لکھی ۔

مہابھارت کے چودھویں باب کا فارسی ترجمہ پانڈو ہستاپور پہنچے ہیں ۔ تب سے واقعہ شروع ہوتا ہے ۔

1484

P564

عقائدِ سُنیّہ

اِبراہیمُ بن محمّد

سائز :- 12x23 ۔ 6x13 سطور :- 17

اوراق :- 79 خط :- نستعلیق

کتابت :- ہفتم ربیع الاوّل 1117ھ

موضوع :- عقائد زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد حمد وصلوات گوید بندہ صمد ابراہیم بن محمد کہ رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام

اختتام :- اگر او ملعون است مارا ہیچ فائدہ نیست وگر ملعون نیست روز قیامت اوراچگویم حاصل کلام اینست واللہ اعلم بالصواب

لوٹ :- معرفت الٰہی کا وجوب ، حدوث عالم ، خدا واجب الوجوب ہے ۔ اسکی ذات عارضی

نہیں۔ یہ صفات کا مسلہ ذاتی وفعل حق تعالیٰ ، صفات ذاتی سات ہیں ۔ صفات فعل ثابت ہیں ۔ افعال قبیحہ برضا رحق نہیں ہیں ۔ حق تعالیٰ تکلیف مالا یطاق نہیں دیتا۔ حق تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے عدل ہے ۔ عصمت انبیاء قبل نبوت و بعد نبوت صفات حق غیر ذات ہیں یا عین ذات ۔ اسمار حسنیٰ رب العزت جل جلالہ ، رویت باری تعالیٰ ، خدائے تعالیٰ خالق افعالِ بندگان ہے ۔ ملائکہ کے بارے میں عقائد انبیاء ملائکہ سے افضل ہیں اعادت معدوم بعینہٖ کا امکان ۔ بہشت و دوزخ حق ، ثواب فضل اور عقاب عدل ہے ۔ معرفت کبائر و صغائر میں اختلاف ۔ الہام وساوس قلبی ، توبہ اور اسکی قسمیں یزید پر لعنت کا مسئلہ وغیرہ کا بیان ہے ۔

1485

مشارق الاذواق

P565

علی بن شہاب الدین ہمدانی

سائز :- $12\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ سطور :- 14

اوراق :- 30 خط :- نسخ

موضوع :- تصوف و علم کلام ۔ زبان :- عربی و فارسی

آغاز :- حمد اتم و ثنا ءاتم بر حضرت ودودی راکہ صفا مودت و وفا محبت را تاج و طوق جانہای شیفتگان عکس جمال و مفتاح ذوق سوختگان سبحات جلال ساخت

اختتام :- انہ الواھب المنان ذوالفضل والاحسان والجود والامتنان والحمد للہ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

نوٹ :- اہل ذوق نے اسرار معرفت کے بیان کو زلف وخال و میخانہ وغیرہ جیسی اصطلاحات میں واضح کیا ہے ۔ اس لیے بعض کوتاہ نظر اعتراض وارد کرتے ہیں ۔ ابو حفص عمر ابن فارض کے قصیدہ میمیہ کا بھی حال ہوا لہٰذا علی بن شہاب الدین نے اس قصیدہ

کی شرح (فارسی) میں لکھی پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے۔ جسمیں محبت کے مفہوم کی وضاحت کی ہے۔ اسکی تسمیں بتائی ہیں ۔ دوسری اصطلاحات اہل تصوف کی وضاحت کی ہے۔ اور پھر ابن فارض کے قصیدہ میمیہ کے تیس اشعار کی متصوفانہ انداز میں شرح لکھی ہے ۔

1486

P566

اِرشادُ المحققین

امیر عرف محمد آصف الدین

سائز :- 12 × 21 cm سطور :- مختلف السطور

اوراق :- 38 خط :- نستعلیق شکستہ

موضوع :- تصوف ۔ اثبات وحدت الوجود

زبان :- فارسی حالت :-

آغاز :- الحمد للہ الذی ذاتہ وجودہ مطلق

اختتام :- وشیون ذات خواند وباز شنو چون

نوٹ :- حضرت محمد ناصر الدین شمس الحق بومبئی سے مستفیض ہیں ۔ وحدت کامل محمد عبد الحق کے مرید امیر محمد آصف الدین نے اپنے شیخ سے اجازت طلب کی سیاحت کے بعد اقامت گزیں ہوئے تو دیکھا کہ اس جگہ کے بعض مشائخ علماء وحدت وجود کے قائل تو ہیں مگر اس عقیدہ کی تفسیر و تاویل شریعت کے مطابق نہیں کرتے بلکہ اسمیں بہت قباحتیں ہیں۔ جس سے خروج و دخول و اتحاد و حلول و مکان و مکین لازم آتے ہیں ۔ جو الحاد و زندقہ و کفر ہے ۔ لہذا انہوں نے اس عقیدہ کی شرعی توضیح ضروری سمجھ کر یہ رسالہ تحریر فرمایا اور غیر طالب سے اسکو مخفی رکھنے کی تلقین کرتے ہیں ۔

انکا دعوی ہے کہ انکے پیر دستگیر کے سوا کسی مصنف کی تصنیفات میں یہ ندرت و غرابت و تفصیل دیکھنے نہ ملیگی ۔

1487

P567

روضۃ الاصحاب

مجہول

سائز :- 14½×23 سطور :- 15

اوراق :- 30 جدول :- 9×16

کاتب :- عبدالفتاح بن ولی محمد بن عبدالفتاح الصدیقی ۔

مہر دمالک :- (ابوبکر محمد عبدہ) ۱۱۱۷ھ

خط :- نسخ موضوع :- عقائد

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

آغاز :- فصل پنجم در اثبات صحت اعتقاد اہلسنت وجماعت وبطلان اعتقاد اہل رفض وبدعت بدانکہ امور دینیہ بر دو قسم است ـــــ

اختتام :- الحمدللہ اولاً وآخراً وظاہراً تمت الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب ۔

نوٹ :- ابوبکر نے اس کتاب کو سنہ 1117ھ میں خریدا تھا ۔

اس کتاب کے اخیر میں توحید ونعت وصفات کے بیان میں ایک قطعہ ہے ۔

اور صرف فہرست پر خاتمہ ہوتا ہے ۔ متن نہیں ہے ۔ کفایۃ المؤمنین ۔

نقہ میں ایک کتاب ہے اسکے دو تین قلمی نسخے نقہ میں اسی کتب خانہ میں ہیں ۔

مگر ان میں کہیں مصنف کا نام درج نہیں ۔ اس کتاب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کون تھے ۔

1488

P568 # مناقب العارفین 1489

1490

شمس الدین احمد افلاکی العارفی

سائز :- 8×21- 13½ × 27½

سطور :- 21 کاتب :- ناصر

اوراق :- 1 to 153 - 154 to 291 - 292 to 375

خط :- نستعلیق موضوع :- سیرت و کرامات اولیاء

زبان :- فارسی حالت :- مجلد

① آغاز :- الحمد اللّٰہ الذی نور قلوب اولیائہ بانوار المعانی والبیان

① اختتام :- گفتند آری گفت شما وفا را سخت گیرید دائماً

② آغاز :- فرمودی کہ بحق وفای مردان و یا گفتی بحق وفا

② اختتام :- میکائیل کہ نائب سلطان بود استدعا نمود کہ صحبت مولانا شمس الدین

③ آغاز :- رایکدم دریا بدھی ہماناکہ چلپی حسام الدین بحضرت خداوند گار گفتہ

③ اختتام :- رحیم از خوان الوانت بدہ نان کہ نامم را تومیدانی ولی خان

نوٹ :- افلاکی کی یہ کتاب دس فصول پر مشتمل ہے ۔ ذکر بہاء الدین ولد مناقب برہان الدین
مناقب مولانا سعداللہ ، شمس الدین ترمذی ، مناقب صلاح الدین زرکوب ،
مناقب حسام الدین ، مناقب جلال الدین چلپی ، مناقب شمس الدین چلپی ،
آپکی اولاد و اصغار کا ذکر ہے ۔

1491 1492

P569

اخبار الاخیار

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

سائز :- 12½×22½ سطور :- 15

اوراق :- 1 to 264 - 499 to 268

کتابت :- ۲ ر ذی الحجہ دوشنبہ وقت عصر 1179ھ

کاتب :- محمد شفیع - خط :- نسخ

موضوع :- سیرت زبان :- فارسی

حالت :- مجلد :- بزرگانِ دین کے حالات ہیں -

آغاز :- شکر مر حضرت واہب العطیات لاتعالی وتقدس کہ عطای ادرا پایان نیست

اختتام :- قولہ الاٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین

آغاز :- ای آمنت الآن وقد کنت من العاصین المفسدین من قبل -

اختتام :- برائے آں سہو و خطا شدہ است معاف فرمائید دعای خیر فرمائید -

1493 1494 1495 1496

P570

خلاصۃ التواریخ

سبحان رائے

سائز :- 18×29 - 11×20 سطور :- 15

اوراق :- (478) 1 to 125 - 126 to 244 - 245 to 360

361 to 478 خط :- نستعلیق

تالیف :۔ 1107-A.H 1753 વિક્રમસંવત

موضوع :۔ تاریخ ۔ زبان :۔ فارسی

حالت :۔ مجلد

① آغاز :۔ نقاش نگار خانہ کائنات و مصور کارگاہ ممکنات چوں اقتضائے آں کردکہ ۔

① اختتام :۔ تکبرٗ عزازیل را خوار کرد ٭ بزندان لعنت گرفتار کرد

② آغاز :۔ چوں دانی تکبر چرا می کنی ٭ خطا می کنی و خطا می کنی ۔

② اختتام :۔ حضرت ظہیرالدین محمد بابر پادشاہ بن عم شیخ مرزا بن سلطان سعید مرزا بن سلطان محمد مرزا بن جلال الدین میران شاہ بن حضرت صاحب قراں امیر تیمور گورگان ۔

③ آغاز :۔ صاحب قران امیر تیمور گورگان ۔ برمستطران اخبار سلاطین و متر صدان اسمار خواقین پوشیدہ و مسطور نماند ۔ ۔ ۔

③ اختتام :۔ فہرستِ اہلِ خدمت معروض گشت ، کس از روئ اخلاص خدمت بجا آوردہ ۔ ۔ ۔

④ آغاز :۔ بود بر عایت و عنایت سرافراز گشت ۔

④ اختتام :۔ یارب از فضل خویش رحمت کن ، جائے کاتب میان جنت کن

نوٹ :۔ ہندوستان کے مختلف صوبے ۔ شاہجہاں آباد ، الہ آباد ۔ اکبرآباد ۔ اودھ ۔ بنگال ، اورنگ آباد ۔ برار ۔ برہانپور ۔ صوبہ خاندیش ، اجمیر ۔ گجرات ، ٹھٹہ ۔ ملتان ۔ لاہور ۔ وغیرہ کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے ۔ بعد میں ہستناپور کے تحت پر فرمانروائی کرنیوالے ہندو راجاؤں کا ذکر ہے ۔ پانڈو ، رجدشٹر ۔ جلوس راجہ سمت بن الہیمن بن ارجن جے چند ۔ شہاب الدین غوری ۔ دیگر مسلم سلاطین مثلاً ۔ ناصرالدین محمود غزنوی ۔ امیر مسعود بن سلطان محمود ۔ قطب الدین ایبک ۔ التمش ۔ فیروزشاہ ۔ رکن الدین ۔ غیاث الدین عرف الف خان ۔ جلال الدین خلجی ۔ علاء الدین خلجی ۔ فیروزشاہ تغلق ۔ ملک بہلول لودھی ۔ ظہیرالدین محمد بابر بن شیخ عمر مرزا ۔ ہمایوں ۔ فریدخاں ۔ افغان سور ۔ نتح ہمایوں ۔ اکبر ۔

1497 1498

طبقاتِ اکبری

نظام الدین احمد بخشی

سائز :- 17x27 سطور :- 19

اوراق :- (566) 1 تا 291 - 566 تا 292

جدول :- 12x22 خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی

حالت :- مجلد

آغاز :- چوں طرفین بہم رسیدند جنگ در پیوست

اختتام :- ذکر محاربہ خانخانان با داؤد افغان و شکست یافتن او از افواج ۔

آغاز :- فیروزی نشان چوں باقبال حضرت شاہنشاہی دارالملک ٹانڈہ بحوزہ و تصرف خانخانان منعم خاں در آمد

اختتام :- وی گفت در آں وقت اختیار از من می رود و بجا طرچناں می رسد

نوٹ :- سلطان محمود غزنوی کی موت کے بعد سے کتاب شروع ہوئی ہے ۔ سلطان محمد امیر مسعود بن سلطان محمود طبقۂ سلاطین دہلی محمد سام غوری المشتہر بہ شہاب الدین قطب الدین ایبک بختیار ۔ خلجی ۔ شمس الدین التمش ۔ غیاث الدین بلبن ۔ علاء الدین خلجی ۔ غیاث الدین تغلق ۔ بہلول لودی ۔ سکندر لودی ۔ ابراہیم لودی ۔ بابر ۔ ہمایوں ۔ اکبر ذکر بنائے قلعہ آگرہ ۔ در سال دہم الٰہی ۔ ولادت شہزادہ سلیم ۔ سال الٰہی کے ۳۸ برس کا احوال ۔ ذکر اسامی امرا اکبری ۔

طبقہ دکنیہ ۲۹ سلاطین اور انکی مدت حکومت سنہ 748ھ سے لیکر سنہ 1002ھ تک ذکر حکومت جنت آشیانی ہمایوں ۔ طبقہ حکام کشمیر ۔ طبقہ حکام سندھ

طبقہ حکام سندھی شاہ ایبک بن میرزدالنون ایبک کے احوال تک ہے۔

1499

محاصرۂ حیدرآباد

نعمت خان عالی

سائز :- 10×15 5×10 سطور :- 11

اوراق :- 219 خط :- نستعلیق

موضوع :- تاریخ زبان :- فارسی۔ کتابت :- ۱۲ رجب ۳۰

حالت :- مجلد ـــــ لیکن تمام اوراق الگ ہو چکے ہیں۔

آغاز :- دمیکہ مدرس کشاف صبح در صفہ صدق وصفا نشستہ چوں قاضی بیضاوی تفسیر والشمس والضحا بخط شعاعی۔

اختتام :- اگرچہ عمرا دالغزو دائمًا قل ادکم شد

نوٹ :- روزنامہ وقائع ایام محاصرہ دارالجہاد حیدرآباد وقائع تاریخ سنہ دہم شہر رجب المرجب اورنگ زیب نے اپنے سن جلوس کے تیسویں سال یعنی ۱۰۹۷ھ مطابق ۸۶-۱۶۸۵ میں حیدرآباد۔ گولکنڈہ۔ پر حملہ کیا تھا۔ ایام محاصرہ کے آٹھ روز کا احوال ہے۔ یہ کتاب وقائع نعمت خاں عالی روزنامچہ روزنامہ۔ وقائع حیدرآباد روزنامہ وقائع ایام محاصرہ تا بہ دارالجہاد حیدرآباد وقائع گولکنڈہ وغیرہ جیسے مختلف ناموں سے مشہور رہے۔

1500

P.573

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عفیف الدین محمد بن مسعود الکازرونی

سائز :- 13×20½ - 8×14 - سطور :- 17

اوراق :- 321 خط :- نسخ

موضوع :- سیرت حالت :- مجلد - ناقص الاول

آغاز :- .... تقدس اسمار کہ نور محمد مصطفیٰ - از ہمہ انوار آفرید

اختتام :- والحمدللہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد باطناً و ظاہراً وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

نوٹ :- اصل مصنف عفیف الدین محمد بن مسعود الکازرونی ہیں - انہوں نے یہ کتاب عربی زبان میں لکھی تھی - بعد میں محمد بن احمد بن احمد الصوفی السمرقندی نے اسکا فارسی زبان میں ترجمہ کیا - کتاب ۱۱ ابواب و خاتمہ پر مشتمل ہے - خاتمہ سات فصول پر مشتمل ہے -

قدیم کتابوں میں اور انبیاء علیہم السلام کی زبانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی بشارت آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک کسطرح اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں منتقل ہوتا رہا دورانِ حمل میں پیش آنے والے عجیب و غریب واقعات - ذکر ولادت باسعات شب ولادت وقوع پذیر واقعات - آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے آبا و امہات کا نسب کچھ حلیمہ سعدیہ رضہ کے بارے میں - حیات طیبہ کے شروع بارہ سال کے واقعات قصہ راہب - و تزویج خدیجۃ الکبریٰ رضہ - احوال مکہ معظمہ - نبوت کے آثار نزولِ وحی الٰہی کا پہلا سال - اور پہلے شخص جنہوں نے اسلام قبول کیا - نبوت کے شروع چند سال - ہجرتِ حبشہ - حیات علی بن ابو طالب اور عمر بن خطاب کا ایمان لانا - حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم و حضرت ابوبکر کا غار ثور میں رہنا - قصہ ام سلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں استقبال - تحویل قبلہ - مقتل حمزہ - غزوات - بہتان

One more notable feature of the lot under notice is that it contains almost all the famous commentaries of the Masnavi of Maulana Rum by Indian authors like Muhammad Riza, Nurullah Ahrar, Sayyid Abdul-Fattah Askari, Sayyid Husain Khwarazmi and the like. What is more important is that these are quite early copies (No. 1306-1308, etc.) Then again the commentary like ***Mukashifat-i-Rizavi*** has manginal notes by eminent savants including those of Gujarat like Sayyid Abdul-Fattah, Maulana Ahmad bin Sulaiman and the like. Also we have ***Miftahul-Maali*** (No. 1456) in which Hidayatullah a pupil of Abdul-Fattah has compiled glosses of his master on the same book.

In short it is hoped that this volume will provide rich fare to the students and researchers in religious studies, sufism, history, history of Persian literature, etc. The Dargah Sharif Trust and its enthusiastic Prerident Dr. Muhammad Habib Kakiwala, Chairman Library Committee and other Trustees and members of the Executive Committee and also the personnel of the Trust's office as well as the National Archives of India, New Delhi, through whose substantial grant the library has been able to undertake the publication of this series deserve our utmost thanks and also of the scholarly fraternity which latter it is hoped will find the entire exercise worthwhile.

I shall fail in my duty if I do not acknowledge the deep debt of gratitude to the Board feels towards its two members in particular, namely one Prof. M.A.Abbasi who has very scrupulously gone through the first draft and made a number of corrections and additions and two, Prof. M. G. Bombaywala, the Honorary Librarian, without whose indefatigal efforts at all stages of the entire exercise like compilation, correction, printing, etc., this volume would not have seen the light of the day. To all of them we are most grateful.

In the end, it is earnestly hoped that scholars will bring to our notice mistakes, errors and other shortcomigs that may have crept in the present work.

celebrated servant Shaikh Ali Muttaqi. A folio bound with what is very probably the ***Tarikh-I-Sorath*** of Diwan Amarji of Junagadh in Gujarat (No. 1551) contains an elegy on the death in a battle of the said Diwan composed by one Mugut Ram Nagar. The endorsement on the ***Mirsadul-Ibad*** mentioned above (No. 1346) furnishes a very interesting history of that manuscript. Likewise the ***Jawahirul-Asrar*** also mentioned above (No. 1345) contains marginal notes by Sayyid Jafar Badr-i-Alam and his Persian verses, the most important of these notes being one referring to his having undertaken four journeys to Bimban (on way to Uch in Bhawalpur district of Panjab); this note helps settle the spelling of this place-name to which the celebrated Bimbani-Abbasi family of Gujarat which produced Mufassirin, Muhaddisin, scholars, teachers and ministers under the Gujarat sultanate.

A distinctive feature of the present lot is that it has preserved some works, or parts or contents of some manuscripts which are either lost or exist in a unique copy but are inaccesible. ***Risala-I-Khazana*** (No. 1564) contains 39 folios which appear to be folios of a copy of an extremely important hagiological work ***Mukhbirul-Auliya*** of Shaikh Abdur-Rashid MaududLala Chishti of Ahmedabad. Of this voluminous work reported to comprise about 900 folios, only a very defective copy, less than one fourth of the text, is available in the library of the Bombay Branch of the Royal Asiatic Society, while a complete and very likely autograph copy is with the present spiritual head of the Chishti order in Ahmedabad. This last-mentioned being inaccessible, these stray 39 folios cotaining notices of saints not found in the Bombay copy assumes great importance.

This brief review of important titles of the manusripts listed in the present volume may be concluded with the copy of the Persian translation of the ***Mahabharata*** by a Gujarati Vadnagara Brahmin Jiwanand Lal son of Brij Lal by name (No. 1483).

Arabic and Persian scholar-saint and Gujari poet Shah Khub Muhammad Chishti, all listed in this volume, of which ***Amwaj-i-Khubi*** (No. 1393) and ***Hifz-i- Maratib*** (No. 1380) were transcribed under his supervision; ***Arbaun Rasail*** (No. 1480), of Shaikh Muhammad Chishti, the most erudite and prolific member of the Chishti family of Ahmedabad; ***Tuhfatul-Qari*** (No. 1531) of Shah Mansur bin Chand Muhammad, an important work dealing with the life of Qazi Mahmud Daryai, a famous 16th century saint of Gujarat and containing a large number of his Gujari poems and those of other members of his family and descendants, etc. Then there is a fairly good number of books which were transcribed in their anthor's life-time.

The present lot contains a few manuscripts which once belonged to the library of the Mughal emperors or their noblemen or the saintly and learned familties of Gujarat. These are a copy of the ***Tamhidat-i-Ainul-Quzat Hamadani*** (No. 1337); ***Mirsadul-Ibad*** of Shaikh Najmud-Din Daya (No. 1346); ***Kulliyat-i-Juziyyat*** of Ziya Nakhshabi (No. 1580); ***Diwan-i-Talib-i-Kalim*** (No. 1588); ***Miratul-Arifin*** of Masud Bek (No. 1319); ***Jawahirul-Asrar*** of Shaikh Azari (No. 1345); ***Rauzatul-Ahbab*** (No. 1550); an anonymous history of Mughal emperors compiled for the Nawab of Radhanpur in Gujarat (No. 1552); etc.

Then again, quite a few manuscripts listed here contain interesting colophons, endorsements, marginal notes, etc. For example, the metrical colophon of the ***Rahatul-Qulub*** (No. 1360) names all the high provincial officers of Gujarat, namely the Diwan, Qazi, Muhtasib (Public Censor), Mir Adl (Chief Judicial Officer), Amin (Revenue Offcier), Mufti, Sadr (Ecclestiacal Officer) and Bakhshi (Pay-Master). A marginal note on ***Nurush-Shuyukh*** (No. 1384) supplies important new information about the pedigree of Hazrat Pir Muhammad Shah to whose Dargah the library is attached; another marginal note on a second copy of the same work (No. 1385) gives the pedegree of the

(No. 1596) of Qazi Nurud-Din Muhammed with the poetical name Faiq, welknown author of the biography of the Urdu poets of Gujarat, the ***Makhzanush Shura***; ***Hidayatus-Salikin*** (No. 1470), of a ship-merchant and businessman of Surat, Shaikh Muhammed Fazil son of Shaikh Hamid, etc. Of great interest to Mughal historians is No. 1430 bearing the title ***Sawanih-i-Bahaud-Din Amuli*** in which in the beginning occurs an incomplete work in 20 folios containing the account of various items pertaining to the factory-karkhana-departments of Aurangzeb's time, which furnish rare and valuable information about the Farashkhana and Karkiragkhana; these entries under various heads have been authenticated by at least three Mughal officials under their seals.

Apart from their great value as an indispensable source for literary history of Gujarat, these works are important for providing first rate material for an indepth study of the life and teachings of the saints of such various Sufi orders as the Maghribi, Chishti, Suhrawardi, Qadiri and Shattari which were so popular in Gujarat during 15th-18th centuries. It is hoped that some competent scholar would make an indepth study of these works for an analytical dissertation like the ***Sufis of Bijapur*** of Prof. R.M.Eton.

The rare works in the lot under notice include ***Ganj-i-Taslim***, a masnavi by a 17th century saint Shah Nimatullah Bengali (No. 1457); ***Zadul-Ashiqin*** (No. 1468) an Arabic work of the 15th century Gujarat scholar-saint Shaikh Abdul-Latif bin Jamal Pattani (i.e. of Patan); ***Risala Haq Numa*** (two copies, Nos. 1468,1472), ***Anwarut-Tahqiq*** (No. 1407) of Ali bin Taifur Bustami, author of ***Hadaiqus-Salatin***; it is dedicated to the famous Qutbshahi general Riza Quli Neknamknan; ***Hashiya*** (Gloss) on Maulana Jami's ***Nafahatul-Uns*** (No. 1515) of Khwaja Muhammed bin Mahmud Dihdar of Surat (whose works are catalogued in the present volume (Nos. 1347-50, 1467, etc.); ***Diwan of Persian ghazals*** of the Mughal emperor Humayun (No. 1574); about half a dozen works of the celebrated

also lies in the fact that it is an early copy, having been transcribed by his grandson, according to its endorsement which again is very interesting. There is also an unique copy, transcribed in A.H. 735 (1334-35A.D.), of the earliest Persian translation of the famous ***Awariful-Maarif*** (No. 1458).

To this category belong a fairly good number of works by the members of the saintly and learned families of Ahmedabad, which, apart from their academic value, furnish ample material for the evaluation of Gujarat's contribution to sufism on one hand and to the growth of Persian language and literature on the other, both of which fields await painstaking research by competent scholars. These works range in their dates between the 15th and 19th century. To name only a few here : ***Sharh-i-Risala-i-Ahmadiyya*** (No. 1425), which supplies much information about the saints of the Maghribi order about whom not much is known; ***Ash-Shajaratul-Maghribiyya*** (No. 1446), which is particularly important for an account of the journey of Shaikh Ahmad Khattu Maghribi, in India and abroad; ***Irshad-i-Ahmadiyya*** (No. 1316); ***Musilut-Talibin*** of Sayyid Brurhanud-Din Qutb-i-Alam, and ***al-Musil ilallah*** of his son Sayyid Sirajud-Din Muhammad Shah Alam; ***Risala-i-Kumchi*** (No. 1438) of the well-known prince-turned disciple of Hazraf Shah Alam, namely Shah Ghazni son of Salman Manjhanshahi; ***Diwan of Persian ghazals*** of the 17th century Ahmedabad saint Shahjiv Qadiri (No. 1449), which also contains a few of his Gujari verses; ***Shaghl-i-Tuba*** (two copies, Nos. 1462 and 1468), a 17th century work which contains more than a dozen Gujari poems and dohras; ***Persian Poems of Maulane Zamani and Rubais of Shah Subhani*** (No. 1466); etc.; ***Amal-wa-Ashghal-i-Shahiyya*** (No. 1426) and ***Amalus-Sadat*** (No. 1469) of Sayyid Jafar Badr-i-Alam, a sajjada-nashin of Hazrat Shah Alam and an erudite scholar and author of many works; ***Jawahir-i-Ghiyasi***, a malfuz of Ghiyasud-Din al-Qadiri al-Baghdadi, a 16th century saint of Sarsiwni near Ahmedabad (No. 1323); ***Insha-i-Faiq*** (No. 1593) and ***Kalam-i-Faiq***

I

FOREWORD

Dr. ZIYAUD-DIN A. DESAI
Retd. Director (Epigraphy)
Archaeological Survey of India
Nagpur-Delhi

It is a matter of great satisfaction that by the grace of God and the cumulative efforts of all the concerned with Hazrat Pir Muhammadshah Dargah Library, Ahmedabad, it has been possible to fulfil the target of bringing out evey year one volume in its series of the descriptive catalogue of its collection of Arabic,Persian and Urdu manuscripts totaling about 3,000. The Board of Editors are happy to place before the public the fifth volume which, like the previous one, almost exclusively deals with Persian manuscripts. In this volume 300 titles (Serial Nos 1301 to 1600) are catalogued.

The manuscripts dealt with in this Volume comprise known and unknown books and treats both in prose and in verse on different subjects like tasawwuf, commentaries, pure literature like poetry and miscellaneous subjects in prose, accounts of saints and their precepts and practices, history, rhetorics, epistolography, translation from Sanskrit, etc. As in the case of the previous volumes, the present one has a fairly good number of manuscripts important from different points of view.

For example, there are a considerable number of works in the present lot which are either autographs or are unique or rare. The autograph copies include the ***Manbaul-Khairat*** of Maulana Sulaiman Ahmedabadi (No. 1505), ***Samaniyya*** of Abbas Asruri Rizawi (No. 1445) and ***Ahwal-wa-Ashghal-i-Shahiyya*** of Sayyid Jafar Badr-i-Alam Rizawi Shahi Bukhari. Among the unique manuscripts, the earliest is the ***Usulut-Tariqa*** of the celebrated early 13th century saint Sufi Hamidud-Din Saidi Suali Nagauri (No. 1371); its importance

Dr. Mohammed Habib M. Kakiwala
M.S. (Surgeon)
President, Hazrat PirMohammed Shah
Dargah Sharif Trust,
Ahmedabad-1.

DREAMS COME TRUE

During December 1994, I had an opportunity to meet some of the renowned men of letters like Dr.Nazir Ahmed, Dr. Saiyed A.H. Abidi, Dr. N.A. Farookhi and many others, as they were invited to participate in seminar on Sufism. The seminar was held at Hazrat PirMohammed Shah Dargah Sharif campus. It was a memorable event in the history of the spiritual and cultural life of the city-Ahmedabad. Since then it was my earnest desire to see this precious Library of this Dargah functioning as source of learning as well as in exploring some of the new areas of research and literary works. By the grace of 'Allah' the almighty our hopes are materialized

In this direction to meet and fulfill the desires of the Scholars, researchers and readers some considerable efforts are made to enhance the process of research and learning. Most of the manuscripts are already microfilmed under the Auspicious of Iran culture house, Embassy of Islamic Republic of Iran. At the same time, we are obliged of Film reader equipment also to enable the Scholar to read his microfilms.

Further more, we have installed Zerography copier machine also to facilitate research activities at this centre. As a matter of fact, all these facilities and services are part and parcel of PirMohammed Shah research centre. On the other hand, this fifth volume of this catalogue containing details of 300 manuscripts of Persian language shall invoke the curiosity of scholars who are always invited to this centre. Our enthusiastic efforts shall complete 'Insha-Allah' the project of chatalouging the manuscripts following the Fifth Volume.

Published by Secretary, Hazarat PirMohammed Shah
Dargahsharif Trust, Ahmedabad - 1.
Phone : 5351772

Price Rs. 150
1995

The Book can be had from :
Kalimbook Depot, Khasbazar, Ahmedabad.
Educational Publishing House Lalkunva - Delhi - 6
Modern Publishing House, Daryaganj, New Delhi - 2.
Maktaba Jamia Pvt. Ltd.
Jamia Nagar, New Delhi - 25
Jama Masjid, New Delhi - 6
Nr. J.J. Hospital, Bombay - 3

Printed By :
Khatib Kitab Ghar & Printers
Khas Bazar, Three Gate, Ahmedabad - 1
Phone : 352468

Hazrat Pirmohmmedshah
Dargah Sharif Library

Descriptive Catalogue of Arabic, Persian & Urdu Manuscripts

Vol. : V
(1301 to 1600)

HAZRAT PIRMOHMMED SHAH
DARGAH SHARIF TRUST

Pirmohammedshah Road,
Pankornaka, Ahmedabad-380 001
(India)

Hazrat Pirmohammedshah Dargah Sharif Library

Descriptive Catalogue Of Arabic, Persian & Urdu Manuscripts

Vol. : V
(1301 to 1600)

HAZRAT PIRMOHAMMED SHAH
DARGAH SHARIF TRUST

Pirmohammedshah Road,
Pankorenaka, Ahmedabad-380 001
(India).